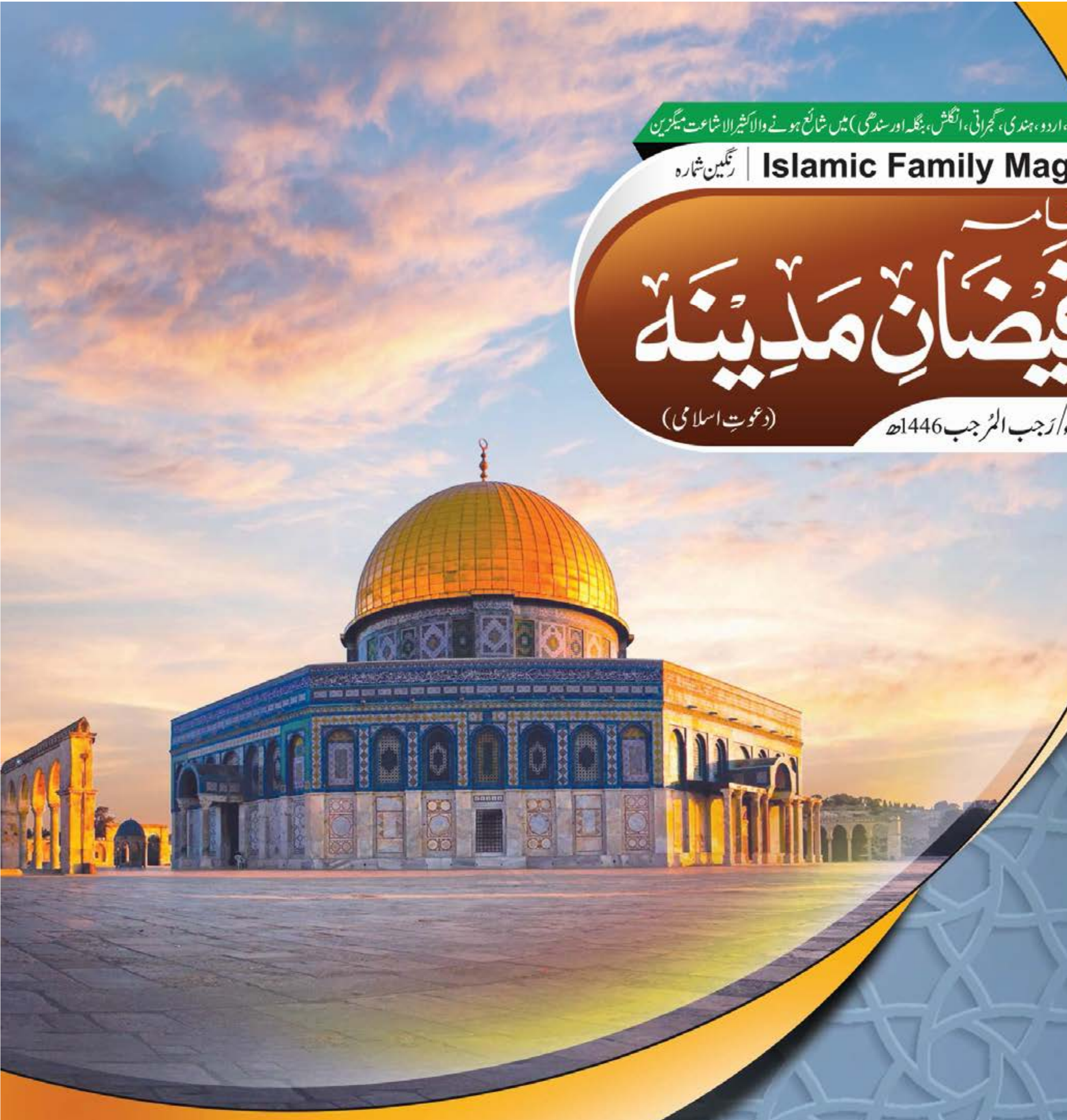

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیرالاشاعت میگزین

Islamic Family Magazine | رنگین شمارہ

ماہنامہ

فَیضانِ مَدِینَہ

جنوری 2025ء/ رجب المرجب 1446ھ

(دعوتِ اسلامی)

◄ فلاح و کامیابی کے قرآنی اصول 4

◄ اپنی جان، مال اور آل کو بد دعا نہ دو! 7

◄ شبِ معراج کے غمگین پہلو 15

◄ بااثر شخصیت کی پُرکشش تحریریں 34

◄ نرمی اپنائیے، اللہ کے پیارے بن جائیے 53

مصائب وآلام سے حفاظت

اللہ پاک نے چاہا تو مَصائِب و آلام سے نجات ملے گی۔
”یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب“ 500 بار، (اوّل آخر دُرُود شریف 11، 11 بار) بعد نَمازِ عشا قبلہ رُو باوُضو ننگے سر ایسی جگہ پڑھئے کہ سر اور آسمان کے دَرمیان کوئی چیز حائل نہ ہو، یہاں تک کہ سر پر ٹوپی بھی نہ ہو۔ اِسلامی بہنیں ایسی جگہ پڑھیں جہاں کسی اَجنبی یعنی غیر مَحرم کی نظر نہ پڑے۔ (اغوا سے حفاظت کے اوراد، ص3)

سردی کی شدت ہو تو

حدیثِ پاک کا مضمون ہے: سخت سردی میں جب بندہ یہ کہتا ہے: ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، یَا اَللّٰه! آج سخت سردی ہے مجھے جہنم کی ”زَمْهَرِیْر“ سے بچا“ تو اللہ پاک جہنم سے فرماتا ہے کہ میرا بندہ تجھ سے پناہ مانگ رہا ہے میں نے اس کو تجھ سے پناہ دی۔

(عمل الیوم واللیلۃ، ص136، حدیث:307)

جب بھی سخت سردی ہو تو اللہ پاک کی جناب میں یہ دُعا کرنی چاہئے۔ ”زَمْهَرِیْر“ جہنم کا ایک طبقہ ہے جس میں ٹھنڈک کا عذاب ہے، جب کافر کو اس میں پھینکا جائے گا تو سردی کی وجہ سے اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔

(سردی سے بچنے کے طریقے، ص1)

کاروبار اور کام کاج میں دل نہ لگتا ہو تو!

جن لوگوں کا کام، کاروبار میں دِل نہیں لگتا ان کے لئے امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے یہ وَظیفہ تحریر فرمایا کہ ”یَا اَللّٰهُ 101 بار کاغذ پر لکھ کر تعویذ بنا کر بازو پر باندھ لیجئے، اِن شَآءَ اللہ جائز کام دَھندے اور حلال نوکری میں دِل لگ جائے گا۔“ (چڑیا اور اندھا سانپ، ص29)

مَرضِ گناہ دُور کرنے کا وظیفہ

یَا بَرُّ (اے بھلائی کرنے والے)

جو کوئی روزانہ سات بار (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر اپنے دِل پر دَم کرے گا، اِن شَآءَ اللہ گناہوں کی بیماری دور ہو جائے گی۔ (مُقدَّس تحریرات کے اَدَب کے بارے میں سُوال جواب، ص31- ملفوظات امیر اہل سنت، 1/42)

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں جاری ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ

رنگین شمارہ

فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

جنوری 2025ء / رَجب المُرجب 1446ھ

جلد: 9 | شمارہ: 01

ہیڈ آف ڈیپارٹ	مولانا مہروز علی عطاری مدنی
چیف ایڈیٹر	مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی
ایڈیٹر	مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی
شرعی مفتش	مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی
گرافکس ڈیزائنر	شاہد علی حسن عطاری

مہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

بفیضانِ نظر سِراجُ الْاُمّہ، کاشِفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیِّدُنا
امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدِّدِ دین وملّت، شاہ
امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت
علامہ محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

آراء و تجاویز کے لئے

+9221111252692 Ext:2660

WhatsApp: +923012619734

Email: mahnama@dawateislami.net

Web: www.dawateislami.net

- قیمت — رنگین شمارہ: 200 روپے — سادہ شمارہ: 100 روپے
- ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات — رنگین شمارہ: 3500 روپے — سادہ شمارہ: 2200 روپے
- ممبر شپ کارڈ (Membership Card) — رنگین شمارہ: 2400 روپے — سادہ شمارہ: 1200 روپے

ایک ہی بلڈنگ، گلی یا ایڈریس کے 15 سے زائد شمارے بک کروانے والوں کو ہر بکنگ پر 500 روپے کا خصوصی ڈسکاؤنٹ

رنگین شمارہ: 3000 روپے — سادہ شمارہ: 1700 سو روپے

بکنگ کی معلومات وشکایات کے لئے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278

Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلّہ سوداگران کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

قراٰن وحدیث	فلاح وکامیابی کے قراٰنی اصول	مولانا ابوالنور راشد علی عطاری مدنی	4
	اپنی جان، مال اور آل کو بددعا نہ دو!	مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مدنی	7
فیضان سیرت	رسول اللہ ﷺ کا بیماروں اور پریشان حالوں کے ساتھ اندازِ محبت	مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مدنی	11
	شبِ معراج کے غمگین پہلو	مولانا عمر فیاض عطّاری مدنی	15
مدنی مذاکرے کے سوال جواب	عورت کا مردانہ سوئیٹر پہننا کیسا؟ مع دیگر سوالات	امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری	18
دارالافتاء اہلِ سنّت	قسم کھا کر فوراً واپس لینے کا حکم مع دیگر سوالات	مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی	20
مضامین	کام کی باتیں	نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطّاری	22
	اپنی زندگی بدلئے	مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مدنی	23
	بزرگانِ دین کے مبارک فرامین	مولانا ابو شیبان عطّاری مدنی	25
تاجروں کے لئے	احکامِ تجارت	مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی	26
بزرگانِ دین کی سیرت	حضرت سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہما	مولانا عدنان احمد عطاری مدنی	28
	حضرت محمود بن لبید اور عبد الرحمٰن بن اَبزیٰ	مولانا اویس یامین عطّاری مدنی	30
	وہ جنہیں رسولِ کریم نے اپنے سینے سے لگایا!	مولانا ابو محمد عطّاری مدنی	31
	بااثر شخصیت کی پُرکشش تحریریں	مولانا عبداللہ نعیم صدیقی عطّاری مدنی	34
	اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے	مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مدنی	38
متفرق	مثال کی ضرورت و اہمیت	مولانا محمد آصف اقبال عطّاری مدنی	40
	سفرِ عراق (دوسری اور آخری قسط)	مولانا عبد الحبیب عطّاری	43
	ایمان و عقائد اور رسائلِ امیرِ اہل سنت	مولانا ابو واصف عطّاری مدنی	47
قارئین کے صفحات	آپ کے تاثرات		48
	نئے لکھاری	محمد عبداللہ چشتی / حافظ محمد حماس / احمد رضا عطاری	49
بچّوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"	نرمی اپنائیے، اللہ کے پیارے بن جائیے / حروف ملائیے	مولانا محمد جاوید عطّاری مدنی	53
	سست اونٹ تیز کیسے ہوا؟	مولانا سید عمران اختر عطّاری مدنی	54
	رات میں سیر	مولانا حیدر علی مدنی	55
	بچوں کو وقت کا پابند بنائیں	ڈاکٹر ظہور احمد دانش عطّاری مدنی	58
اسلامی بہنوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"	بیٹیوں کی استانی کیسی ہو؟	اُمِّ میلاد عطّاریہ	60
	اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل	مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی	62
اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے!	دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں	سید شعیب احمد عطّاری	63

فلاح وکامیابی کے قرآنی اصول

مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی*

توحید و رسالت کی طرح مسلمان کا بنیادی اور اہم ترین عقیدہ ”عقیدۂ آخرت اور حساب و میزان“ ہے۔ عقیدۂ آخرت کے انسانی زندگی پر بہت گہرے اثرات ہیں۔ عقیدۂ آخرت پر جس قدر ایمان مضبوط ہوگا اور جس قدر اس کا تصور ذہن نشین رہے گا، بندہ حقوق اللہ اور حقوق العباد سبھی کے معاملے میں بہت احتیاط کرے گا۔ بندے کی ہر دم یہی کوشش و تمنا ہوگی کہ وہ آخرت میں اپنے کریم رب اور خالق ومالک کی بارگاہ میں کامیاب وسُرخرو ہوجائے اور فلاح پا جائے۔

قراٰنِ کریم جو کہ کتابِ ہدایت ہے، اس میں کئی مقامات پر ایسے عقائد، اعمال اور اوصاف کا ذکر موجود ہے جو آخرت کی کامیابی اور فلاح کا ذریعہ بنتے ہیں۔

فلاح کا لفظ مختلف مشتقات کی صورت میں قراٰنِ کریم میں 40 بار آیا ہے، جن میں سے 23 بار مکی سورتوں میں اور 17 بار مدنی سورتوں میں آیا ہے۔

فلاح کے لغوی و مرادی معنٰی بیان کرتے ہوئے حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: فلاح کے لغوی معنٰی ہیں چیرنا اور کھلنا اور قطع کرنا، اسی لیے کسان کو فَلّاح کہتے ہیں کیونکہ (وہ) زمین کو چیرتا ہے۔ اصطلاح میں فلاح کے معنٰی ہیں ”کامیابی“ کیونکہ وہ بھی آڑوں اور پَردوں کو چیر کر مشکلات کو دفع کرکے حاصل کی جاتی ہے۔ معنٰی یہ ہوئے کہ اس قسم کے لوگ دنیا اور برزخ اور آخرت ہر جگہ کامیاب ہیں۔

خیال رہے کہ ہدایت و کامیابی سے مراد اگر دنیا کی ہدایت وکامیابی ہے تو معنٰی یہ ہیں کہ یہ لوگ دنیا میں اچھے عقیدوں پر ہیں اور اچھے اعمال کی توفیق والے ہیں، امیری، فقیری، سلطنت وغیرہ ہر حال میں کامیاب ہیں۔ اگر برزخ کی ہدایت و فلاح مراد ہے تو معنٰی یہ ہیں کہ مرتے وقت حسنِ خاتمہ اور قبر میں سوالات کے جوابات کی ہدایت پر ہیں پھر برزخی نعمتوں سے کامیاب ہیں۔ اگر قیامت کی ہدایت و فلاح مراد ہے تو مطلب یہ ہے کہ قیامت میں سوالاتِ ملائکہ کے جوابات کی ہدایت پالیں گے، پھر رب کی مغفرت سے کامیاب ہوں گے۔[1]

امام اللغۃ امام مرتضٰی زبیدی رحمۃ اللہ علیہ تاج العروس میں لکھتے ہیں: فَلَيْسَ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ كُلِّه اَجمعُ من لفظۃِ الفلاحِ لخيرَيِ الدُّنيا وَالْآخِرَة یعنی کلامِ عرب میں فلاح کے علاوہ کوئی ایسا لفظ نہیں جو دنیا اور آخرت دونوں کی خیر کو جامع ہو۔[2]

قراٰنِ کریم میں فلاح و کامیابی دلانے والے اعمال کا بیان دو انداز میں ہے، بعض مقامات پر کثیر اعمال وعقائد کو بیان کرکے ان کے فلاح وکامیابی کا سبب ہونا بیان کیا گیا ہے اور بعض مقامات پر کسی ایک یا دو اعمال کو اور کہیں ایک یا دو عقائد کو فلاح و کامیابی کا سبب واصول فرمایا گیا ہے۔ آیئے! ذیل میں پڑھیے:

ایمان و عمل سورۃ البقرۃ کے آغاز میں قراٰنِ کریم کو متقین

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ایڈیٹر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

کے لئے ہدایت فرمایا گیا ہے، ساتھ ہی متقین کی صفات بیان کی گئیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جو بے دیکھے ایمان لاتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، اللہ کے دیے ہوئے مال ورزق میں سے راہِ خدا میں خرچ کرتے ہیں، قراٰنِ کریم اور اس سے پہلی آسمانی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں، آخرت پر یعنی مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر یقین رکھتے ہیں۔ ایمانیات و اعمال کے یہ تمام پہلو بیان کرنے کے بعد اِن لوگوں کو ہدایت یافتہ اور فلاح پانے والے فرمایا گیا ہے۔(3)

تقویٰ زمانۂ جاہلیت میں لوگوں کی یہ عادت تھی کہ جب وہ حج کے لئے احرام باندھتے تو کسی مکان میں اس کے دروازے سے داخل نہ ہوتے، اگر ضرورت ہوتی تو گھر کی پچھلی جانب کی دیوار توڑ کر آتے اور وہ لوگ اسے نیکی سمجھتے تھے،(4) اللہ کریم نے فرمایا کہ اصل نیکی تقویٰ ہے، چنانچہ درست یہی ہے کہ گھروں میں اصل دروازے ہی سے آؤ، اور فلاح و کامیابی کی طلب ہے تو تقویٰ اختیار کرو۔(5)

اس آیتِ کریمہ سے یہ بھی درس ملتا ہے کہ تقویٰ، پرہیزگاری، ذرائع ثواب و نجات وہی ہیں جو قراٰن و حدیث اور سلف صالحین نے بیان کئے ہیں، ناجائز، حرام اور فضولیات و لغویات کو ذرائع نجات و معرفت سمجھ لینا نری جہالت ہے چنانچہ حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اس سے وہ مسلمان عبرت پکڑیں جو کہ نماز و روزے چھوڑ کر سینہ کوبی یا بھنگ چرس پینے یا آگ جلانے اس پر دھونی رما کر بیٹھنے یا آج کل کے حرام گانے بجانے کو قوالی کہہ کر انہیں اصل عبادت سمجھ بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سچی سمجھ نصیب کرے، ہمیں حق کو حق دکھائے اور باطل کو باطل۔(6)

نیکی کی دعوت اور بُرائی سے ممانعت فلاح و کامرانی کا ایک اصول "نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا" بھی ہے۔ قراٰنِ کریم نے امّتِ محمدیہ سے اس کا تقاضا کیا ہے کہ اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے جو بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بُری سے منع کریں۔ پھر ان کی فلاح کو یوں بیان فرمایا کہ یہی لوگ مُراد کو پہنچے۔(7)

تقویٰ پر مشتمل اعمال قراٰنِ کریم نے اللہ سے ڈرنے اور تقویٰ اختیار کرنے پر مشتمل کئی ایسے اعمال کا بھی ذکر فرمایا ہے جو فلاح و کامرانی کا اصول اور ذریعہ ہیں جیسا کہ سود سے بچنے کے بارے میں فرمایا کہ "اے ایمان والو سود دُونا دُون نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو اُس امید پر کہ تمہیں فلاح ملے"(8)

اسی طرح صبر کرنے، دشمنوں سے زیادہ صبر کرنے اور اسلامی سرحد کی نگہبانی کرنے کا حکم دیتے ہوئے تقویٰ کا حکم دیا گیا ہے، ترجمہ کنزالایمان: "اے ایمان والو صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ کامیاب ہو۔"(9)

یونہی سورۃ المآئدۃ میں ایمان والوں کو مخاطب کرکے تقویٰ کے ساتھ وسیلہ ڈھونڈنے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا حکم دیا گیا اور اسے فلاح و کامرانی کا ذریعہ بتایا گیا۔

اسی طرح سورۃ التغابن میں اللہ سے ڈرنے اور حسبِ استطاعت عبادت کرنے کے ساتھ اللہ و رسول کی اطاعت کرنے، راہِ خدا میں خرچ کرنے اور لالچ سے بچنے کو فلاح پانے کا ذریعہ بتایا گیا ہے جیسا کہ: "تو اللہ سے ڈرو جہاں تک ہوسکے اور فرمان سنو اور حکم مانو اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اپنے بھلے کو اور جو اپنی جان کی لالچ سے بچایا گیا تو وہی فلاح پانے والے ہیں"(10)

اسی طرح سورۃ المآئدۃ میں ہر حال میں حق ہی کو حق سمجھنے کی ترغیب دلائی اور اسے تقویٰ کا حصہ فرمایا گیا کہ "ستھرا اور گندہ برابر نہیں (یعنی حلال و حرام، نیک و بد، مسلم و کافر اور کھرا کھوٹا ایک درجہ میں نہیں ہوسکتا) اگرچہ تجھے گندے کی کثرت بھائے تو اللہ سے ڈرتے رہو اے عقل والو کہ تم فلاح پاؤ۔"(11)

شیطانی اعمال سے بچنا فلاح و کامرانی کا ایک اصول شیطانی کاموں سے بچنا بھی ہے، قراٰنِ کریم نے شراب، جوئے، شرک

اور فالناموں کو شیطانی عمل قرار دیتے ہوئے ان سے بچنے کو لازم اور حصولِ فلاح کا ذریعہ بتایا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ شیطان یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی ڈلوا دے اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے،[12] اور ہم دنیا میں ایسے کئی واقعات و حادثات جانتے ہیں کہ جوئے کے باعث خود کشی اور قتل ہوگئے، شراب پی کر قتل کر دیے، طلاق دے دی، فساد کیا، لڑائی جھگڑا کیا۔

نعمِ الٰہیہ کا ذکر و شکر کرنا قراٰنِ کریم نے سورۃ الاعراف میں قومِ عاد کو مخاطب کر کے اللہ کی نعمتیں یاد کرنے اور مُنعمِ حقیقی پر ایمان لانے، طاعات و عبادات بجالانے اور اللہ ربّ العزّت کے احسان کی شکر گزاری کرنے کا فرمایا ہے اور اسے فلاح و کامیابی کا ذریعہ بتایا ہے۔[13]

کفر کے مقابل ثابت قدمی اور طلبِ مددِ الٰہی فلاح و کامیابی کا ایک اصول "کافروں کے مقابلے میں ثابت قدم رہنا اور اللہ سے مدد چاہنا اور غلبہ کی دعائیں کرتے ہوئے اللہ کو بہت یاد کرنا" بھی ہے اس اصول سے یہ بھی معلوم ہوا کہ "انسان کو ہر حال میں لازم ہے کہ وہ اپنے قلب و زبان کو ذکرِ الٰہی میں مشغول رکھے اور کسی سختی و پریشانی میں بھی اس سے غافل نہ ہو۔"[14]

نماز اور عملِ صالح (صلہ رحمی و مکارمِ اخلاق) نماز صرف فاتحہ اور چند دعائیں پڑھنے اور رکوع سجود کرنے کا نام نہیں بلکہ یہ خالقِ حقیقی و مالکِ ازلی کے حکمِ عظیم کی پیروی اور عبادات میں سے عظیم عبادت ہے اور فلاحِ ابدی کا معتبر ذریعہ ہے۔ قراٰن کریم میں اللہ کریم نے اہلِ ایمان کو بالخصوص مخاطب کر کے فرمایا کہ "اے ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی بندگی کرو اور بھلے کام کرو اس اُمید پر کہ تمہیں چھٹکارا ہو۔"[15] بھلے کاموں میں "صلہ رحمی اور مکارمِ اخلاق وغیرہ نیکیاں" شامل ہیں۔[16]

ایمان کے 7 اہم اعمال فلاح کا واضح مژدہ پانے والے اہلِ ایمان کی عملی تعیین سورۃ المؤمنون میں تفصیلاً ملتی ہے اور واضح ہوتا ہے کہ فلاح کے اصول و ذرائع کون کون سے ہیں، چنانچہ ابتداء میں فرمایا کہ "بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے" اس کے بعد ان ایمان والوں کے ان اعمال کا بیان فرمایا ہے جو فلاح کا ذریعہ بنتے ہیں چنانچہ "نمازوں میں خشوع و خضوع اپنانا، بیہودہ باتوں کی جانب التفات نہ کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بدکاری سے بچنا، امانت ادا کرنا، عہد پورا کرنا اور نمازوں کی پابندی کرنا" فلاح پانے کے ذرائع ہیں۔[17]

شرم و حیا اور پردہ و عفّت سورۃُ النّور میں مسلمان مردوں اور عورتوں کو کچھ اعمال کا حکم دیا گیا ہے جن کے فلاح و کامرانی کا ذریعہ ہونے کی بشارت بھی دی گئی ہے ان اعمال میں "نامحرم اور ناجائز و حرام دیکھنے سے بچنے کے لئے نگاہیں نیچی رکھنا، بدکاری سے بچنا، عورتوں کا اپنی زیب و زینت اور بناؤ سنگھار نا سمجھ بچوں، اپنے شوہر اور محرم رشتوں کے علاوہ سبھی سے چھپانا، چلنے میں پاؤں اور زیور کی آواز نہ کرنا اور اللہ کریم کی بارگاہ میں توبہ کرنا" شامل ہے۔[18]

اللہ کی بکثرت یاد اللہ کریم کو بکثرت یاد کرنا بھی فلاح و کامرانی کا سبب و ذریعہ بتایا گیا ہے، جیسا کہ فرض نماز کے وقت نماز ادا کرنے کا حکم ہے اور جب نماز ادا کر چکو تو اللہ کا فضل تلاش کرو یعنی معاش کے کاموں میں مشغول ہو یا طلبِ علم یا عیادتِ مریض یا شرکتِ جنازہ یا زیارتِ علماء اور اس کے مثل کاموں میں مشغول ہو کر نیکیاں حاصل کرو اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ رَبُّ العزّت کو خوب یاد کرو۔[19]

فلاح و کامرانی کے مزید اصول اِن شآءَ اللہ اگلے ماہ کے شمارے میں شامل کریں گے۔

---

(1) تفسیر نعیمی، 1/117 (2) تاج العروس، 7/26، تحت "فلح" (3) پ1، البقرۃ: 2تا5 (4) خزائن العرفان (5) پ2، البقرۃ:189 (6) تفسیر نعیمی، 2/261 (7) پ4، اٰل عمرٰن:104 (8) پ4، اٰل عمرٰن:130 (9) پ4، اٰل عمرٰن:200 (10) پ28، التغابن:16 (11) خزائن العرفان پ7، المآئدۃ:100، (12) پ7، المآئدۃ:90، 91 (13) پ8، الاعراف:69 (14) خزائن العرفان پ10، الانفال:45، (15) پ17، الحج:77 (16) خزائن العرفان، پ17، الحج:77 (17) پ18، المؤمنون: 1تا10 (18) پ18، النور:31 (19) پ28، الجمعۃ:9، 10۔

لو مدینے کا پھول لایا ہوں   میں حدیثِ رسول لایا ہوں
(از امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ)

اپنی جان، مال اور آل کو بددعا نہ دو!

مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی*

مسلم شریف میں ہے: محمد عربی، مکی مدنی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لَا تَدْعُوا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلٰى اَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلٰى اَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوا مِنَ اللهِ سَاعَةً يُسْاَلُ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ ترجمہ: اپنی جانوں پر بَدْدُعانہ کرو اور اپنی اولاد پر بددعانہ کرو اور اپنے اموال پر بددعانہ کرو کہ اتفاقاً یہ وہ گھڑی ہو جس میں تم ربّ تعالیٰ سے جو مانگو وہ تمہیں دے دے۔ (1)

شرحِ حدیث

یہ نصیحت آموز کلمات ایک طویل اور صحیح حدیث شریف کا جزو ہے۔ اس کے راوی حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہُ عنہ ذکر کرتے ہیں کہ ایک سفر میں ایک انصاری کے اونٹ نے سرکشی کی تو اس نے اونٹ پر لعنت بھیجی، حضور نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے اونٹ سے اتر جانے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: فَلَا تَصْحَبْنَا بِمَلْعُوْنٍ اور ہمارے ساتھ "ملعون" جانور کو نہ رکھو۔ پھر اپنی جان، اولاد اور مال وغیرہ پر بددعا سے منع فرمایا جس کے الفاظ شروع میں نقل کئے گئے ہیں۔ یوں انصاری کا اپنے اونٹ پر لعنت کرنا اس فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سبب بنا۔ (2)

دو چیزوں کی ممانعت

قارئین! نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کو حسنِ اخلاق، اچھی بات کرنے اور بُری بات سے بچنے کی تربیت فرمایا کرتے تھے۔ اس فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں بنیادی طور پر دو چیزوں کی ممانعت کی گئی ہے، 1 جانوروں پر لعنت کرنا 2 اپنی جان، مال، آل وغیرہ کو بددعا دینا۔

لعنت کرنے کا مطلب اور شرعی حکم

لعنت کا معنی ہے: رحمتِ الٰہی سے دوری کی دعا کرنا۔ (3) امامِ اہلِ سنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: کسی مسلمان پر لعنت نہ کرے اور اسے مردود و ملعون نہ کہے اور جس کافر کا کفر پر مرنا یقینی نہیں اس پر بھی نام لے کر لعنت نہ کرے، یہاں تک کہ بعض علماء کے نزدیک مستحقِ لعنت پر بھی لعنت نہ کہے، یوں ہی مچھر اور ہوا اور جمادات و حیوانات پر بھی لعنت ممنوع ہے۔ (4)

اپنی جان مال اور آل وغیرہ کو بددعا دینا

مطلب یہ ہے کہ غصّے یا جوش میں اپنی جان، اولاد کو نہ کوسو اور اپنے اموال (جانور، غلام، جائیداد، زمین وغیرہ) کی تباہی

* استاذ المدرّسین، مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی

وہلاکت کی دعا نہ کر بیٹھو کہ کہیں یہ قبولیت کی گھڑی نہ ہو۔

امام عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ جب کسی جانور پر سوار ہوتے، اگر وہ لڑکھڑاتا تو آپ اسے مارتے نہیں تھے اور نہ ہی بددعا دیتے۔[5] اس حدیث شریف میں ان لوگوں کیلئے دعوتِ عبرت ہے جو بات بات پر اپنے آپ یا اولاد کو کوسنے اور بددعاؤں کے عادی ہوتے ہیں، مثلاً: • میں کوڑھی ہو کر مروں (مَعاذَ اللہ) • تُو ذلیل ہو جائے • تُو خوشی کو ترس جائے • تجھے سانپ کاٹے • تیرے ہاتھ پاؤں ٹوٹ جائیں • تیری گردن کٹے • تُو کتے کی موت مرے • تُو اندھا ہو جائے • تیرا ایکسیڈنٹ ہو جائے • تجھے کبھی اولاد نہ ملے • تیری اولاد بھی نافرمان نکلے • تم دانے دانے کو ترسو • ایسی فصل کو آگ لگے • تیری لاش کو کتے کھائیں • تجھے گولی لگے۔! پہلے ماں یا باپ غصے کی شدت میں لمبی چوڑی بددعائیں دیتے ہیں پھر اگر کوئی ایسا حادثہ ہو جائے تو پھر سر پکڑ کر روتے ہیں۔[6]

کیا ماں باپ کی اولاد کے لئے بددعا قبول ہوتی ہے؟

اس حوالے سے دو قسم کی حدیثیں موجود ہیں، ایک روایت ترمذی شریف میں نقل کی گئی ہے کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تین دعائیں بیشک مقبول ہیں: دعا مظلوم کی اور دعا مسافر کی اور باپ کا اپنی اولاد کو کوسنا۔[7] اور دوسری روایت دیلمی کی ہے کہ نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بیشک میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ کسی پیارے کی پیارے پر بددعا قبول نہ فرمائے۔[8]

علّامہ شمسُ الدّین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ اسے لکھ کر فرماتے ہیں: صحیح حدیثوں سے ثابت کہ اولاد پر ماں باپ کی بددعا رَدّ نہیں ہوتی تو اس حدیث کو ان سے تطبیق دینی چاہئے۔

علّامہ سخاوی کی عبارت کے تحت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: دعا 2 طور پر ہوتی ہے: **ایک** یہ کہ داعی (یعنی دعا کرنے والے) کا قلب حقیقۃً اس کا یہ ضرر (نقصان) نہیں چاہتا، یہاں تک کہ اگر (نقصان) واقع ہو تو خود سخت صدمے میں گرفتار ہو۔ جیسے: ماں باپ غصے میں اپنی اولاد کو کوس لیتے ہیں مگر دل سے اس کا مرنا یا تباہ ہونا نہیں چاہتے اور اگر ایسا ہو تو اس پر ان سے زیادہ بے چین ہونے والا کوئی نہ ہوگا۔ دیلمی کی حدیث میں اسی قسمِ بددعا کیلئے وارد کہ حضور رَءُوْفٌ الرَّحِیْم رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے اس کا مقبول نہ ہونا اللہ تعالیٰ سے مانگا۔ نظیر اس کی وہ حدیث صحیح ہے کہ حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے عرض کی: "الٰہی! میں بشر ہوں بشر کی طرح غضب فرماتا ہوں تو جسے میں لعنت کروں یا بددعا دوں اسے تو اس کے حق میں کفارہ واجر و باعثِ طہارت کر۔"

دوسرے اس کے خلاف کہ داعی کا دل حقیقۃً اس سے بیزار اور اُس کے اس ضرر کا خواستگار (امیدوار) ہے اور یہ بات ماں باپ کو مَعاذَ اللہ اسی وقت ہوگی جب اولاد اپنی شقاوت سے عقوق کو (یعنی نافرمانی و سرکشی کو) اس درجۂ حد سے گزار دے کہ ان کا دل واقعی اس کی طرف سے سیاہ ہو جائے اور اصلاً محبت نام کو نہ رہے بلکہ عداوت آ جائے۔ ماں باپ کی ایسی ہی بددعا کے لئے (نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) فرماتے ہیں کہ رَدّ نہیں ہوتی۔[9]

قراٰنی تعلیمات

اپنی جان، مال اور آل وغیرہ کو بددعا نہ دی جائے، اس حوالے سے قراٰن پاک بھی ہماری راہنمائی کرتا ہے۔ پارہ 15 میں ہے: ﴿وَیَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَیْرِؕ-وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا(۱۱)﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور آدمی برائی کی دعا کرتا ہے جیسے بھلائی مانگتا ہے اور آدمی بڑا جلد باز ہے۔[10]

تفسیر خزائن العرفان میں ہے: اپنے لئے اور اپنے گھر

والوں کے لئے اور اپنے مال کے لئے اور اپنی اولاد کے لئے اور غصّہ میں آکر ان سب کو کوستاہے اور ان کیلئے بد دعائیں کرتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اس کی یہ بد دعا قبول کرلے تو وہ شخص یا اس کے اہل و مال ہلاک ہو جائیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کو قبول نہیں فرماتا۔(11)

ماں باپ کی خدمت میں اہم گزارشات

ماں باپ اپنے دل کے چین، آنکھ کے نور اور جگر کے ٹکڑے کو بد دعائیں کیوں دیتے ہیں؟ اس کا ایک سبب اسلامی معلومات میں کمی اور تربیت کا نہ ہونا ہے کہ ہم نے کیا دعا کرنی ہے اور کونسی نہیں کرنی۔

1 یہ بھی معاشرتی حقیقت ہے کہ تھوڑا بہت علم رکھنے والے ماں باپ کو اپنے حقوق تو یاد آجاتے ہیں لیکن اولاد کے بھی ان پر کچھ حقوق ہوتے ہیں! یہ پتا نہیں ہوتا۔ بہر حال اولاد کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ اسے کوسنے نہ دیئے جائیں: اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: موقع پر چشم نمائی، تنبیہ، تہدید کرے (مناسب موقع پر سمجھائے اور نصیحت کرے) مگر کوسنا (بد دعا) نہ دے کہ اس کا کوسنا ان کیلئے سببِ اصلاح نہ ہو گا بلکہ اور زیادہ اِفساد (بگاڑ) کا اندیشہ ہے۔(12)

2 اس عبارت کی روشنی میں غور کیجئے کہ اولاد کا بھی دل ہوتا ہے، وہ بھی احساسات رکھتے ہیں، اگر ان کا یہ ذہن بن گیا کہ میری ماں یا باپ کا مجھے بد دعائیں دینے کے علاوہ کوئی کام نہیں تو وہ بد گمان ہو کر مزید بگڑ سکتی ہے۔ اس لئے بیٹا یا بیٹی غلطی کر بیٹھے تو در گزر کیجئے کہ وہ کم تجربہ کار اور ناسمجھ ہیں اور انہیں نرمی، محبت اور شفقت سے سمجھائیے تو وہ دل سے آپ کی بات پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

3 اولاد کی طرف سے تکلیف یا پریشانی پہنچنے پر ماں باپ کے لئے ایک مفید راستہ یہ بھی ہے غصہ کرنے کے بجائے صبر کریں اور ثوابِ آخرت کمائیں۔ نیز یہ بھی سوچنا چاہئے کہ اگر وہ بد دعا اس لئے دے رہے ہیں کہ اولاد گھبرا کر بُرے کام سے باز آجائے تو یہ مقصد ان کے حق میں حسبِ حال دعائے خیر کرکے بھی حاصل ہو سکتا ہے کہ یااللہ! میری اولاد کو گناہوں سے بچا، ان کو نیک و پرہیز گار اور باادب بنا، انہیں ہمارے حقوق پہچاننے کی توفیق دے، ہماری دل آزاری کرکے صدمہ پہنچانے سے بچا، ہماری وجہ سے انہیں آخرت میں عذاب نہ دینا، انہیں اچھی صحبت نصیب فرما، انہیں محتاجی کی ذلت سے بچانا، عزت والی حلال روزی عطا فرمانا، حرام سے بچانا۔ کچھ اچھی دعائیں نافرمان اولاد کے سامنے بھی اچھی نیت سے کی جاسکتی ہیں، شاید یہ دعائیں سُن کر وہ نادم ہوں کہ میں اپنی ماں یا باپ کو کتنا ستاتا ہوں لیکن یہ پھر بھی میرے لئے خیر کی دعائیں کر رہے ہیں!! یوں وہ نیکی کے راستے پر آجائے۔

4 ماں باپ کو چاہئے کہ پہلے توکل اور تفویض کا وصف اپنائیں پھر اولاد کو سدھارنے کی تدبیریں کیجئے، اِن شآءَ اللہ آپ کی مُراد پوری ہو گی۔ (توکل و تفویض کی تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"توکل"** پڑھنا مفید ہے۔)

5 اولاد کو کوسنا تنگ دستی کا سبب بھی بن سکتا ہے، چنانچہ علّامہ زرنوجی رحمۃُ اللہِ علیہ نے تنگدستی کے 44 اَسباب میں ایک یہ بھی لکھا: اپنی اولاد کو کوسنیں دینا۔(13) غور کر لیجئے کہیں آپ کی تنگ دستی کا سبب یہ تو نہیں؟

اولاد بھی سنبھل جائے

اپنے والدین کو کسی بھی طرح سے ستانے والے خبر دار ہو جائیں کہ اگر ماں یا باپ میں کسی نے دکھی دل سے آپ

کے خلاف بددعا کردی تو آپ کہیں کے نہ رہیں گے۔ ابھی بھی وقت ہے توبہ کرکے ان سے معافی مانگ لیجئے، ورنہ آپ کو پچھتاناپڑ سکتا ہے۔

سوشل میڈیا پر ایسے نوجوانوں کی داستانیں بکھری پڑی ہیں جنہیں ماں باپ کی بددعائیں لے بیٹھیں۔ مثلاً ایک نوجوان نے لکھا: جب میری امی نے مجھے یہ بددعا دی تھی کہ ”خدا کرے تو کبھی کامیاب نہ ہو“ جب سے اب تک مجھے نوکری نہیں مل رہی ہے۔ یہ واقعہ بھی کسی نے شیئر کیا: ایک ماں اپنے بیٹے پر ناراض ہوئی تو اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرکے کہا جا تجھے اللہ کبھی بھی بیٹے نا دے۔ اللہ پاک کا کرنا ایسا ہوا کہ اُس کی یکے بعد دیگرے چھ بیٹیاں پیدا ہوئیں اور وہ بیٹے کی نعمت سے محروم رہا۔ اس طرح کی کئی مثالیں آپ کو اپنے جاننے والوں میں مل جائیں گی۔

جبکہ ایسوں کی اسٹوریز بھی موجود ہیں جو اپنی خوشحالی اور سکون کو ماں باپ کی دعاؤں کا نتیجہ قرار دیتے ہیں، ایک شخص کا کہنا ہے: میرا ایک عزیز زیادہ پڑھا لکھا بھی نہیں تھا، اس کا ایک بہت ہی چھوٹا سا کاروبار تھا مگر صاف ستھرا گھر، مثالی بیوی اور کھیلتے کودتے پیارے پیارے بچے۔ ایک دن میں نے حیرت سے اس کی پُرسکون زندگی کا راز پوچھا تو کہنے لگا: یہ سب میری ماں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے، جب میری ماں حیات تھی اور میں گھر جاتا تو جاتے ہی اپنی ماں کے سر پر بوسہ دیتا، وہ مجھے دعا دیتی اللہ تیرے سر کو ہمیشہ بُلند رکھے۔ لگتا ہے یہی سبب ہے کہ میں اس دعا کے طفیل آج برکتوں کے حصار میں گھرا رہتا ہوں۔ ایک شخص نے لکھا: میں ایک ایسے کاروباری شخص کو بھی جانتا ہوں جو اس دنیا کے امیر ترین لوگوں میں سے ایک ہے۔ اُس نے ایک دن خود مجھے بتایا تھا میری ساری ترقی اور مال و دولت کے پیچھے میری والدین سے محبت و عقیدت، اُن کی رضا اور دعائیں ہیں۔

کسی نے پنجابی میں شعر کہا ہے:

تُپاں دا نئی ڈر مینوں چھاواں میرے نال نیں
لوکو میری ماں دیاں دُعاواں میرے نال نیں

(یعنی مجھے دھوپ کا کیا ڈر میری ماں کا آنچل میری چھاؤں ہے، اے لوگو! میری ماں کی دعائیں میرے ساتھ ہیں)

اللہ پاک ہمیں اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

---

(1) مسلم، ص1226، حدیث:7515 (2) مسلم، ص1226، حدیث:7515 (3) دیکھئے: مراٰۃ المناجیح، 8/73 (4) فضائل دعا، ص188 (5) المنن الکبریٰ، ص577 (6) دیکھئے: مراٰۃ المناجیح، 3/294 (7) ترمذی، 5/280، حدیث: 3459 (8) مسند الفردوس، 1/52، حدیث189 (9) فضائل دعا، ص213، 214 (10) پ15، بنی اسراءیل:11 (11) تفسیر خزائن العرفان، ص527 (12) اولاد کے حقوق، ص25 (13) تعلیم المتعلم طریق التعلم، ص125۔

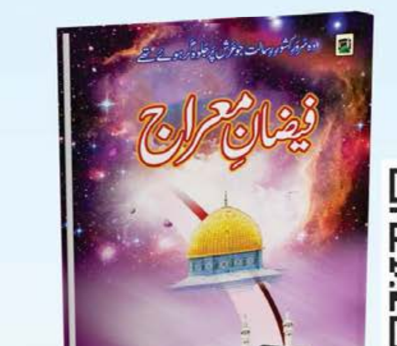

واقعۂ معراج کے بارے میں تفصیل سے جاننے کے لئے آج ہی مکتبۃُ المدینہ سے کتاب **”فیضانِ معراج“** حاصل کیجئے یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net یا اس Q-RCode کے ذریعے ڈاؤن لوڈ کرکے پڑھئے اور دوسروں کو شیئر کیجئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیماروں اور پریشان حالوں کے ساتھ اندازِ محبت

مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مَدَنی*

اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اللہ کی مخلوق سے بہت محبت فرمائی ہے، مخلوق سے محبت فرمانے کے بہت سارے انداز ہمیں سیرتِ مصطفےٰ میں ملتے ہیں، یہی وہ انداز ہیں جو زخموں کے لئے مرہم، بیماری کے لئے دوا اور بے قرار روح کے لئے تسکین کا باعث ہیں۔ کریم آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کرم نوازی والے انداز کو پڑھنا بھی بہت بابرکت ہے کہ یہ انداز ہمیں بتاتے ہیں کہ تکلیف میں راحت و سکون اِس انداز سے پہنچایا جاتا ہے، رنج و ملال میں گرفتار کو ڈھارس یوں بندھائی جاتی ہے اور مفلس و پریشان حالوں کی بے چینی و اضطراب اِس طرح سے ختم کیا جاتا ہے۔

مریضوں کے ساتھ اندازِ مصطفےٰ کی چند جھلکیاں

اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ایک انداز یہ بھی تھا کہ آپ دنیا کی پریشانی آنے پر آخرت کی آسانی اور راحت، سکون اور آرام کی خوشخبری سنا کر ڈھارس بندھاتے۔ چنانچہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اس کے وہ اعمال لکھے جاتے ہیں جو وہ قیام اور صحت و تندرستی کی حالت میں کرتا تھا۔(1)

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مسلمان پر آنے والی بڑی چھوٹی آزمائش پر یہ اجر بیان فرمایا: کوئی بھی مصیبت جو مسلمان پر آتی ہے، اللہ ضرور اس کے ساتھ اس کے گناہ مٹا دیتا ہے حتّٰی کہ وہ کانٹا جو اسے چبھتا ہے وہ بھی کفارہ بن جاتا ہے۔(2)

اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کو مخلوقِ خدا پر شفقت و مہربانی کرنے کی یوں تعلیم دی: بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا یعنی خوش خبری سناؤ اور (لوگوں کو) نفرت نہ دلاؤ۔(3)

رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بیماروں اور پریشان حالوں کے پاس خود تشریف لے جاتے اور اُن کو تسلی دیتے چنانچہ

1 حضرت اُمِّ علاء رضی اللہُ عنہا بیمار ہوئیں تو رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے اُمِّ علاء! خوش ہو جاؤ کہ جیسے آگ سونے چاندی کا میل (کھوٹ) دور کرتا ہے ایسے ہی اللہ پاک بیماری کے ذریعے مسلمان کی خطائیں بخش دیتا ہے۔(4)

2 آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک مریض کی عیادت کی اور اُس سے فرمایا: تجھے بشارت ہو کہ اللہ پاک فرماتا ہے: یہ (یعنی بخار) میری آگ ہے اس لئے میں اسے اپنے مؤمن بندے پر دنیا میں مُسَلَّط کرتا ہوں تاکہ قیامت کے دن اس کی آگ کا حصّہ (یعنی بدلہ) ہو جائے۔(5)

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے کسی ایسے مریض کی عیادت کی جس کی موت کا وقت قریب نہ آیا ہو اور سات مرتبہ یہ الفاظ کہے تو اللہ پاک اسے اس مرض سے شفا عطا فرمائے گا: اَسْئَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

یعنی میں عظمت والے، عرشِ عظیم کے مالک اللہ سے تیرے لئے شفا کا سوال کرتا ہوں۔[6]

3 رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب مریض کھانے کی خواہش کرے تو اسے کھلا دو۔[7] یہ حکم اس وقت ہے کہ کھانے کی خواہش سچی ہو۔[8]

4 رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے انداز کے ذریعے بیماری کے دوران اور اِس کے بعد کھانے اور پرہیز سے متعلق بھی راہنمائی فرمائی چنانچہ اُمِّ منذر بنتِ قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مع حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے یہاں تشریف لائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نقاہت تھی یعنی بیماری سے ابھی اچھے ہوئے تھے، مکان میں کھجور کے خوشے لٹک رہے تھے، حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان میں سے کھجوریں تناول فرمائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھانا چاہا، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کو منع کیا اور فرمایا: تم نقیہ ہو۔ (یعنی ابھی ابھی مرض سے اُٹھے ہو لہٰذا نقصان دہ غذاؤں سے بچنا ابھی ضروری ہے) آپ کہتی ہیں: میں جو اور چقندر پکا کر لے آئی، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس میں سے لو کہ یہ تمہارے لئے نافع ہے۔[9] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مریض کو پرہیز کرنا چاہئے جو چیزیں اس کے لئے مُضِر (نقصان دہ) ہیں ان سے بچنا چاہئے۔[10]

5 حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بیمار کے لئے تلبینہ تجویز کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: تلبینہ بیمار کے دل کے لئے راحت و سکون ہے، یہ بعض رنج کو دور کرتا ہے۔[11]

6 رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مریض کو زبردستی کھلانے سے متعلق فرمایا: مریضوں کو کھانے پر مجبور نہ کرو، کہ ان کو اللہ پاک کھلاتا پلاتا ہے۔[12]

7 رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دوا کے ساتھ علاج کے دوسرے اسباب اختیار کرنے کی بھی تعلیم دی چنانچہ آپ نے فرمایا: نظرِ بد اور زہریلے جانور کے کاٹنے میں "جھاڑ پھونک" ہے۔[13] یعنی ان دونوں میں زیادہ مفید ہے۔[14] رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نظرِ بد سے جھاڑ پھونک کرانے کا حکم فرمایا ہے۔[15] حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک لڑکی تھی جس کے چہرہ میں زردی تھی۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اسے جھاڑ پھونک کراؤ، کیونکہ اسے نظر لگ گئی ہے۔[16]

8 رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اندازِ کریمانہ موت کی سختیوں میں تسلی و ڈھارس کا کام دیتے چنانچہ حضرت عَمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا آخری وقت آیا تو آپ رونے لگے اور چہرہ دیوار کی طرف کرلیا، آپ کے بیٹے نے عرض کی: ابو! کیا اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو فلاں خوشخبری نہیں دی؟ کیا اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو فلاں بشارت نہیں سنائی؟ یہ سُن آپ نے اپنا چہرہ اُن کی طرف کرکے فرمایا: ہماری تیاری میں جو سب سے افضل چیز ہے وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه کی گواہی ہے۔[17]

آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مریض کی عیادت سے متعلق فرمایا: جو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے یا اللہ پاک کے لئے اپنے کسی مسلمان بھائی سے ملنے جاتا ہے تو ایک منادی اسے مخاطب کرکے کہتا ہے: خوش ہو جا کیونکہ تیرا یہ چلنا مبارک ہے اور تو نے جنت میں اپنا ٹھکانہ بنالیا ہے۔[18]

پریشان حالوں کے ساتھ اندازِ مصطفےٰ کی چند جھلکیاں

1 جب نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف فرما ہوتے تو صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کی ایک تعداد حاضرِ خدمت ہوتی، حاضر ہونے والے صحابہ میں ایک وہ صحابی بھی تھے جن کا ایک چھوٹا بچہ تھا۔ وہ بچہ اِس موقع پر اُن کے پیچھے سے آتا اور اُن کے سامنے آکر بیٹھ جاتا۔ ایک موقع پر رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُن سے فرمایا: کیا تم اِس سے محبت رکھتے ہو؟ عرض کی: اللہ پاک آپ سے ایسے ہی محبت کرے جیسے اِس سے میں محبت کرتا ہوں۔ اُس بچے کا انتقال ہوا تو اِس غم کی وجہ سے وہ اِس حلقے میں حاضر نہ ہو سکے تو رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا

بات ہے کہ مجھے فلاں نظر نہیں آرہے؟ لوگوں نے جب بتایا کہ اُن کے بچے کا انتقال ہوچکا ہے تو آپ اُن کے یہاں تشریف لے گئے، اُس بچے کے بارے میں پوچھا، جب اُن صحابی نے اپنے لختِ جگر کے انتقال کے بارے میں بتایا تو آپ نے اُن سے تعزیت کی اور فرمایا: اے فلاں! تجھے اُس (دنیا سے رخصت ہونے والے بچے) سے زندگی میں فائدہ اُٹھانا پسند تھا یا (یہ اچھا لگے گا کہ) کل (بروزِ قیامت) جب تو جنّت کے دروازوں میں سے کسی ایک پر جائے تو اُسے وہاں پائے، وہ اُس دروازے کو تیرے لئے کھولے؟ عرض کی: اے اللہ کے نبی! بلکہ وہ مجھ سے پہلے جنّت کے دروازے پر جائے اور اُسے میرے لئے کھولے یہ مجھے زیادہ محبوب ہے۔ فرمایا: تیرے لئے یہی ہے۔[19]

2 حضرت ابو ثعلبہ اشجعی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میرے دو بچے حالتِ اسلام میں انتقال کر گئے ہیں۔ فرمایا: جس کے دو بچے اسلام کی حالت میں فوت ہوگئے اللہ پاک ان بچوں پر اپنے فضل اور رحمت کی وجہ سے اس شخص کو جنّت میں داخل فرمائے گا۔ حضرت ابو ثعلبہ اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بعد میں جب میری حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے مجھ سے پوچھا: کیا آپ وہی ہیں جس نے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے دو بچوں کے بارے میں عرض کیا تھا؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو آپ نے کہا: اگر رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وہ بشارت مجھے سنائی ہوتی تو یہ مجھے حمص اور فلسطین کی حکومت سے زیادہ پسند ہوتی۔[20]

3 حضرتِ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! سب سے زیادہ مصیبتیں کن لوگوں پر آئیں؟ فرمایا: انبیائے کرام علیہمُ السّلام پر پھر ان کے بعد جو لوگ بہتر ہیں پھر ان کے بعد جو بہتر ہیں، بندے کو اس کی دین داری کے اعتبار سے مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے، اگر وہ دین میں سخت ہوتا ہے تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اور اگر وہ اپنے دین میں کمزور ہوتا ہے تو اللہ پاک اس کی دین داری کے مطابق اسے آزماتا ہے۔ بندہ مصیبت میں مبتلا ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ دنیا ہی میں اس کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔"[21]

اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مصیبت و آزمائش کی صورت میں ہماری اِن احادیث کے ذریعے تربیت فرمائی:

1 بڑا ثواب بڑی بلا کے ساتھ ملتا ہے اللہ پاک جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں آزماتا ہے جو راضی ہوتا ہے اس کے لئے رضا ہے اور جو ناراض ہوتا ہے اس کے لئے ناراضی ہے۔[22] حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ اگر کافر و بدکار پر بڑی بلا آجائے تو اس کا درجہ بڑا ہوگیا، یہ سب کچھ مؤمن کے لئے ہے، مُردے کو بہترین دوائیں دینا بے کار ہے، جڑ کٹے درخت کی شاخوں کو پانی دینا بے سود، اگر کافر عمر بھر بھی مصیبت میں رہے، جب بھی دوزخی ہے اور اگر مؤمنِ صالح عمر بھر آرام میں رہے جب بھی جنتی۔ ہاں تکلیف والے مؤمن کے درجے زیادہ ہوں گے بشرطیکہ صابر اور شاکر رہے۔ خیال رہے کہ رضا یا ناراضی دل کا کام ہے، لہٰذا تکلیف میں ہائے وائے کرنا اس کے دفع کی کوشش کرنا یا مریض و مظلوم کا حکیم و حاکم کے پاس جانا ناراضی کی علامت نہیں، ناراضی یہ ہے کہ دل سے سمجھے کہ رب نے مجھ پر ظلم کیا، میں اس بلا کا مستحق نہ تھا یہاں صوفیاء فرماتے ہیں کہ بندے کی رضا رب کی رضا کے بعد ہے پہلے اللہ بندے سے راضی ہوتا ہے تو بندہ رب سے راضی ہو کر اچھے اعمال کی توفیق پاتا ہے۔[23]

2 مؤمن کے معاملے پر تعجب ہے کہ اس کا سارا معاملہ بھلائی پر مشتمل ہے اور یہ صرف مؤمن کے لئے ہے جسے خوشحالی حاصل ہوتی ہے تو شکر کرتا ہے کیونکہ اس کے حق میں یہی بہتر ہے اور اگر تنگ دستی پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہے۔[24]

سکون و تسلی پانے کے لئے فرمانِ مصطفےٰ سننے کا سلسلہ بھی جاری تھا چنانچہ حضرت ابو حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: میرے دو بچے مر چکے ہیں، کیا آپ مجھے رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کوئی ایسی حدیث نہیں سنائیں گے جو ہمیں اپنے مُردوں کے بارے میں مطمئن کر دے؟ فرمایا: ہاں! سناتا ہوں، وہ بچے بلا روک ٹوک جنّت میں جہاں چاہیں گے چلے جایا کریں گے۔ ان میں سے جب کوئی بچہ اپنے والد یا والدین سے ملے گا تو ان کے کپڑے یا ہاتھ کو ایسے پکڑے گا جیسے میں نے تمہارے کپڑوں کے دامن کو پکڑ رکھا ہے اور اسے اس وقت تک نہ چھوڑے گا جب تک کہ اللہ پاک اس کے والد کو جنّت میں داخل نہ فرما دے۔[25]

مریضوں اور پریشان حالوں سے متعلق اندازِ مصطفےٰ حدیث کی کتابوں میں موجود ہیں، جو لوگ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہیں، سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کرتے ہیں، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ کے مدنی مذاکروں میں حاضر ہوتے ہیں، قافلوں میں سفر کرتے ہیں، نیک اعمال کا رسالہ فِل کرتے ہیں، مدنی چینل کے پروگرامز دیکھتے ہیں اور مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہونے والا لٹریچر پڑھتے ہیں اُن کو یہ اندازِ مصطفےٰ سیکھنا اور اُن پر عمل کرنا نصیب ہوتا ہے، آپ بھی کوشش کیجئے کہ اندازِ مصطفےٰ کا علم حاصل کرنے کے لئے اِن تمام ذرائع کو اختیار کریں۔ اللہ کریم ہمیں سیرتِ مصطفےٰ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) بخاری، 2/308، حدیث: 2996 (2) بخاری، 4/3، حدیث: 5640 (3) بخاری، 1/42، حدیث: 69 (4) ابوداؤد، 3/247، حدیث: 3092 (5) ابنِ ماجہ، 4/105، حدیث: 3470 (6) ابو داؤد، 3/251، حدیث: 3106 (7) ابن ماجہ، 4/89، حدیث: 3440 (8) بہار شریعت، 5/501 (9) ابوداؤد، 4/5، حدیث: 3856 (10) بہار شریعت، 5/501 (11) بخاری، 3/532، حدیث: 5417 (12) ترمذی، 4/5، حدیث: 2047 (13) ترمذی، 4/12، حدیث: 2064 (14) بہار شریعت، 5/501 (15) بخاری، 4/31، حدیث: 5738 (16) بخاری، 4/31، حدیث: 5739 (17) مسلم، ص70، حدیث: 321 (18) ترمذی، 3/406، حدیث: 2015 (19) نسائی، ص351، حدیث: 2085، مسند احمد، 8/303 (20) مسند احمد، 10/348، حدیث: 27289 (21) ابن ماجہ، 4/369، حدیث: 4023 (22) ترمذی، 4/178، حدیث: 2404 (23) مراٰۃ المناجیح، 2/422 (24) مسلم، ص1222، حدیث: 7500 (25) مسلم، ص1086، حدیث: 6701۔

جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ نومبر 2024ء کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: بنتِ محمد اشفاق (کھاریاں)، محمد احمد طاہر (سیالکوٹ)، بنتِ مقصود (ملتان)۔ اِنہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** 1 جنگِ موتہ جُمادَی الاُولیٰ 8 ہجری میں ہوئی 2 حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ✽ بنتِ ظفر اقبال (ڈسکہ) ✽ بنتِ طاہر عباس (میانوالی) ✽ محمد بلال عاصم (چیچہ وطنی) ✽ محمد عمر جمیل (اسلام آباد) ✽ محمد زاہد (لاہور) ✽ بنتِ سرفراز (گوجرانوالہ) ✽ بنتِ شاہد جاوید (کراچی) ✽ بنتِ حافظ شاہجہاں (ڈی آئی خان) ✽ بنتِ سعید احمد (ملتان) ✽ بنتِ راحیل (گجرات) ✽ بنتِ عدیل (کراچی) ✽ محمد قطب الحسن (نیپال)۔

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ نومبر 2024ء کے سلسلہ "جملے تلاش کیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: ضیاءالحسن (ملتان)، بنتِ محمد عمران (شیخوپورہ)، بنتِ سلمان (ٹنڈو جام، سندھ)۔ اِنہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** 1 والدہ کے ساتھ حسن سلوک کیجئے، ص55 2 حروف ملایئے، ص55 3 توشہ دان کبھی خالی نہ ہوا، ص58 4 نیا طالب علم، ص59 5 توشہ دان کبھی خالی نہ ہوا، ص59۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ✽ محمد اویس (ڈی آئی خان) ✽ محمد بلال (میانوالی) ✽ طارق جمال (کراچی) ✽ اُمِّ فاطمہ (لاہور) ✽ عاصم رضا (لاہور) ✽ بنتِ حفیظ عطّاری (فیصل آباد) ✽ طاہر عباس (میانوالی) ✽ اُمِّ سلمیٰ (عمر کوٹ) ✽ بنتِ محمد اشرف (خوشاب) ✽ بنتِ منظور احمد عطّاریہ (صادق آباد) ✽ بنتِ اظہر (پاکپتن) ✽ بنتِ شکیل (جلال پور جٹاں)۔

شبِ معراج کے غمگین پہلو

مولانا عمر فیاض عطاری مدنی*

تاریخِ اسلام میں وہ رات بھی عجب شان رکھتی ہے جس کو شبِ معراج کہتے ہیں۔ یہی وہ رات ہے جس میں سَرورِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خدا کی جانب سے وہ مرتبہ حاصل ہوا جس کی مثال اَنبیاورُسُل میں بھی نہیں ملتی۔

اِس شبِ مُقدّسہ ومبارکہ میں نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک اور مسجدِ اَقصیٰ سے مقامِ قابَ قَوسَین تک سیر کروائی گئی۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تمام عجائباتِ اَرضی و سَماوی کا مشاہدہ فرمایا۔ جنّت کی نعمتوں اور دوزخ کے عذابات کو دیکھا اور مقامِ قابَ قَوسَین میں جمال و جلالِ خداوندِ قدّوس کا نظارہ کیا۔

سفرِ معراج کے دوران ایک موقع ایسا بھی آیا جب آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم غمگین ہوگئے اور وہ موقع تب آیا کہ جب آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اِس اہم و عظیم سفر میں جنّت و دوزخ کے مشاہدے کے ساتھ مختلف گناہگاروں کے اَحوال بھی دکھائے گئے۔ وہ عذابات کیا تھے؟، کن لوگوں کو اور کیوں ہو رہے تھے؟ یہ اِس مضمون میں ہم آپ کو بتائیں گے۔

دوزخ کا معائنہ

امام بیہقی لکھتے ہیں کہ جانِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو معراج کی رات ساتوں آسمانوں، سِدرَۃُ المنتہٰی، عرشِ الٰہی، لامکاں اور جنّت کی سیر کروانے کے بعد جہنم کا معائنہ کروایا گیا، وہ اِس طرح کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جنت میں ہی موجود تھے اور جہنم سے پردہ ہٹادیا گیا جس سے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُس کے ساتوں طبقات کو ملاحظہ فرمایا پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اُسے بند کردیا گیا اور آپ واپس سِدرَۃُ المنتہٰی پر تشریف لے گئے جہاں سے واپسی کا سفر شروع ہوا۔[1]

مختلف عذابات کا مشاہدہ

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے شبِ معراج جہنّمیوں کے جو دَردناک عذابات دیکھے اُن میں سے چند اپنی اُمّت کو ترہیب (یعنی ڈرسنانے) کے لئے بیان کردیئے تاکہ اُمّتی عذابات سُن کر نیک اور اچھے اعمال کے ذریعے جہنّم سے بچنے کی تدابیر کریں۔

تارکِ نماز کی سزا

ایمان لانے کے بعد نماز تمام تر فرائض میں نہایت اہم و اعظم ہے۔ نماز اسلام کے پانچ ستونوں میں سے ایک اہم ستون ہے، بدنی عبادتوں میں سب سے افضل عِبادت ہے، قراٰنِ مجید و اَحادیثِ نبوی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اِس کی اَہمیت سے مالامال ہیں، جابجا اِس کی تاکید آئی ہے اور اِس کے تارکین پر وعید فرمائی ہے۔ مِعْراج کی رات ہمارے پیارے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایسے لوگوں کے پاس تشریف لائے جن کے سَر پتھروں سے کچلے جارہے تھے، ہر بار کچلے جانے کے بعد وہ پہلے کی طرح درست

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ "دعوتِ اسلامی کے شب و روز"، کراچی

ہو جاتے تھے (اور دوبارہ کچل دیئے جاتے)، اس مُعَاملے میں ان سے کوئی سُستی نہ بَرتی جاتی تھی۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ جبرائیل علیہ السّلام سے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ وہ لوگ ہیں جن کے سَر نماز سے بوجھل ہو جاتے تھے۔[2]

سُود خور کی سزا

بِلاشُبہ سُود اِسلام میں قطعی طور پر حرام ہے، کیوں کہ یہ ایک ایسی لعنت ہے جس سے نہ صرف معاشی اِستحصال، مفت خوری، حرص و طَمع، خود غَرضی، شَقاوت و سنگ دِلی، مَفاد پرستی، جیسی اَخلاقی قَباحتیں جنم لیتی ہیں، بلکہ یہ معاشی اور اِقتصادی تباہ کاریوں کا ذریعہ بھی ہے، اِسی وجہ سے قراٰن و حدیث میں سود لینے اور دینے سے بڑی سختی سے منع کیا گیا ہے۔ سُنَنِ ابنِ ماجہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے: نبیِّ اَکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: معراج کی رات میں ایک ایسی قوم کے پاس آیا جن کے پیٹ مکانوں کی طرح (بڑے بڑے) تھے اور اُن میں سانپ تھے جو کہ باہر سے دِکھائی دیتے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ سود خور ہیں۔[3] آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مزید فرماتے ہیں کہ ہم چلتے چلتے خون کی مثل ایک سُرخ نہر پر پہنچے، اُس میں ایک شخص تیر رہا تھا جبکہ نہر کے کنارے پر بھی ایک شخص کھڑا تھا جس کے سامنے پتھر پڑے ہوئے تھے۔ نہر میں موجود شخص باہر نکلنے کی کوشش کرتا تو باہر کھڑا شخص اُس کے منہ پر ایک پتھر مارتا جو اُسے اُس کی جگہ واپس پہنچا دیتا۔ پوچھنے پر بتایا گیا کہ یہ سود خور ہے۔[4]

غیبت وعیب جوئی کرنے والے

مسلمان کی غیبت کرنا بہت بڑا گناہ ہے، قراٰنِ مجید میں اللہ پاک نے غیبت کرنے کو اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مُترادِف قرار دیا ہے اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے غیبت کو زِنا سے بھی بدتر فرمایا ہے۔ ایک رِوَایَت میں ہے کہ جب آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جہنّم میں دیکھا تو وہاں کچھ ایسے لوگ نظر آئے جو مُردار کھا رہے تھے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پوچھا کہ اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ وہ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کرتے) تھے۔[5] مروی ہے: مِعْراج کی رات سَرورِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا گزر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا جن پر کچھ اَفراد مُقرَّر تھے، اِن میں سے بعض افراد نے اُن لوگوں کے جبڑے کھول رکھے تھے اور بعض دوسرے اَفراد اُن کا گوشت کاٹتے اور خون کے ساتھ ہی اُن کے منہ میں دَھکیل دیتے۔ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دَرْیافت فرمایا کہ اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ لوگوں کی غیبتیں اور اُن کی عیب جوئی کرنے والے ہیں۔[6] ایک روایت میں ہے کہ غیبت کرنے والے کے پہلوؤں کا گوشت کاٹ کر خُود اسے ہی کھلایا جارہا تھا۔ اسے کہا جاتا، کھاؤ! جیسے تم اپنے بھائی کا گوشت کھایا کرتے تھے۔[7]

ماں باپ کے نافرمان

ہر سمجھدار بندہ اِس بات سے Agree کرے گا کہ جب قراٰن کریم نے ماں باپ کو ”اُف“ تک کہنے سے منع کر دیا ہے تو مَعاذَ اللہ اُن پر ہاتھ اٹھانا یا گالیاں دینا یا زبان دَرازی کرنا کتنا سخت عمل ہوگا۔ معراج کی رات نبیوں کے سردار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دوزخ میں کچھ ایسے لوگ بھی دیکھے جو آگ کی شاخوں کرسے لٹکے ہوئے تھے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں اپنے والدین کو گالیاں دیتے تھے۔[8]

بے عمل واعظین

رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بڑی پریکٹیکل زندگی گزاری ہے۔ جیسا کرنے کا حکم دیا وہ پہلے خود کیا پھر دوسروں کو نے کو کہا۔ قراٰنِ مجید نے ایسے واعظین کی مذمت بیان کی ہے جو سَماج میں مذہب اور اَخلاق کے نمائندے بَن کے جیتے ہیں مگر بے عمل ہیں۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ(۲) كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ(۳) ﴾

ترجَمۂ کنزالعرفان: اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ اللہ کے نزدیک یہ بڑی سخت ناپسندیدہ بات ہے کہ تم وہ کہو جو نہ کرو۔[9] آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے بھی جہنم میں اُن واعظین کے معاملات کو بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ معراج کی رات کچھ اور لوگوں کے پاس آیا تو دیکھا کہ اُن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جارہے تھے اور ہر بار کاٹنے کے بعد وہ دُرست ہو جاتے تھے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے پوچھنے پر بتایا گیا کہ یہ آپ کی اُمّت کے خُطبا ہیں، یہ اپنے کہے پر عمل نہیں کرتے تھے اور کِتَابُ اللہ پڑھتے تھے لیکن اُس پر عمل نہیں کرتے تھے۔[10]

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے

اس رات سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم ایسے لوگوں کے پاس بھی تشریف لائے جن کے آگے اور پیچھے چیتھڑے لٹک رہے تھے اور وہ چوپایوں کی طرح چرتے ہوئے خار دار گھاس، تھُوہَر (ایک خاردار اور زہریلا پودا جس کے پتے سبز اور پُھول رنگ برنگے ہوتے ہیں) اور جہنّم کے گرم پتھر نگل رہے تھے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے دَرْیَافت فرمایا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مالوں کی زکوٰۃ نہیں دیتے تھے، اللہ پاک نے اِن پر ظلم نہیں کیا اور اللہ ربُّ العزّت بندوں پر ظلم نہیں فرماتا۔[11]

یتیموں کا مال کھانے والے

معراج کی رات سرکارِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے کچھ ایسے لوگ بھی دیکھے جن کے ہونٹ اُونٹ کے ہونٹوں کی طرح (بڑے بڑے) تھے، اُن پر ایسے افراد مُقرَّر تھے جو اُن کے ہونٹ پکڑ کر آگ کے بڑے بڑے پتھر اُن کے منہ میں ڈالتے اور وہ اُن کے نیچے سے نکل جاتے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ وہ لوگ ہیں (پھر یہ آیت پڑھی): ﴿اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًاؕ﴾[12] ترجَمۂ کنزالعرفان: بیشک وہ لوگ جو ظلم کرتے ہوئے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں بالکل آگ بھرتے ہیں۔[13]

عیب نکالنے اور طعنے دینے والے

لوگوں کے سامنے بہت عیب نکالنے اور طعنے دینے والے مردوں اور عورتوں کو اس حال میں دیکھا وہ اپنی چھاتیوں کے ساتھ لٹک رہے تھے۔[14]

زانی و بدکار مرد و عورتیں

وہ عورتیں جو زنا کرتیں اور اولاد کو قتل کر دیتی ہیں انہیں اس حال میں دیکھا کہ ان میں سے کچھ چھاتیوں سے اور کچھ پاؤں سے لٹکی ہوئی ہیں۔[15] بدکاری (یعنی زنا) کرنے والے مردوں اور عورتوں کو (اس حال میں بھی) دیکھا کہ سانپوں اور بچھوؤں کے ساتھ قید ہیں اور وہ ان کو ڈس رہے ہیں، بچھو اپنے ڈنکوں سے انہیں ذلیل کر رہے ہیں اور ہر ڈنک میں زہر کی ایک تھیلی ہے، وہ جسے بھی کاٹتے اس کے جسم میں زہریلی تھیلی اُنڈیل دیتے اور ان کی شرمگاہوں سے پیپ بہتا ہے جس کی بدبو سے جہنمی چیختے چلاتے ہیں۔[16]

قارئینِ کرام! آپ نے کئی جہنمیوں کے جہنم میں جانے کے اسباب اور ان کے عذابات کے بارے میں پڑھا، یقیناً عقل مندی کا تقاضا یہی ہے کہ اگر ہمارے اندر دوزخ میں داخلے کے اسباب میں سے کوئی سبب پایا جاتا ہے تو ہم اُسے دور کر کے دوزخ اور اس کے عذاب سے خود کو بچائیں۔

---

(1) دلائل النبوۃ، 2/394 (2) مسند بزار، 17/5، حدیث: 9518 (3) ابن ماجہ، 3/363، حدیث: 2273 (4) مجمع الزوائد، 1/92، حدیث: 235 (5) مسند احمد، 2/144، حدیث: 2366 (6) مسندِ حارث، 1/1172، حدیث: 27 (7) ابوداؤد، 4/353، حدیث: 4878، دلائل النبوۃ، 2/393 (8) الزواجر، 2/139 (9) پ: 28، الصّف: 02، 03 (10) شعب الایمان، 2/273، حدیث: 1773 (11) مسند بزار، 17/5، حدیث: 9518 (12) پ 4، النسآء: 10 (13) الشریعۃ للآجری، 3/1532، حدیث: 1027، تہذیب الآثار، 2/467، حدیث: 725 (14) شعب الایمان، 5/309، حدیث: 6750 (15) تفسیر طبری، الاسرآء، تحت الآیۃ: 1، 8/13، حدیث: 22023 (16) قرۃ العیون ومفرح قلب المحزون، ص389۔

مَدَنی مذاکرے کے سُوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 12 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 مَرد کا گولڈن رنگ کی عینک، گھڑی یا گاڑی کا اِستعمال کرنا کیسا؟

سُوال: کیا مرد گولڈن رنگ کی عینک، گھڑی یا گاڑی استعمال کر سکتا ہے؟

جواب: گولڈن رنگ کی عینک، گھڑی یا گاڑی استعمال کرنا زینت ہے لیکن یہ وہ زینت ہے جو جائز ہوتی ہے۔ علمائے کرام بھی گولڈن کلر کی بعض چیزیں پہنتے ہیں البتہ Gold یعنی سونے کی چین وغیرہ مرد کو پہننا جائز نہیں ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 22 شعبان شریف 1440ھ)

2 کسی کے دَروازے پر اِسلامی بہن اپنا تعارُف کیسے کروائے؟

سُوال: اِسلامی بہنیں جب کسی کے گھر جاکر دَروازہ بجائیں اور اَندر سے پُوچھا جائے: ”کون؟“ تو کیا جواب دیں؟

جواب: اِس صُورت میں اپنی کوئی بھی پہچان بتا دیں، یا ”بِنتِ فُلاں“ اور ”اُمِّ فُلاں“ کہہ کر اپنی پہچان کرا دیں۔ ایسے موقع پر گھر میں موجود مَرد کو چاہئے کہ گھر کی عورت کو آگے کر دے۔

(مدنی مذاکرہ، 17 محرم شریف 1442ھ)

3 بے غسلے شخص کے پسینے کا حکم

سُوال: جس شخص پر غُسل فرض ہو کیا اُس کا پسینا بھی ناپاک ہوتا ہے؟

جواب: نہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 25 شعبان شریف 1441ھ)

4 فوت شُدہ کی طرف سے صَدَقہ کرنا

سُوال: کیا فوت شُدہ اِنسانوں کی طرف سے بھی صَدَقہ دیا جاسکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! فوت شُدہ اَفراد کی طرف سے بھی صَدَقہ دیا جاسکتا ہے، یہ اِن کیلئے ایصالِ ثواب ہوگا جیسے والِد صاحب، دادا جان وغیرہ کے ایصالِ ثَواب کے لئے صَدَقہ دیا یا بارگاہِ رِسالت میں ثَواب نَذر کرنے کے لئے غریبوں کی مدد کی کہ یہ مدد میں سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یا غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے ایصالِ ثواب کیلئے کر رہا ہوں ایسا کرنا جائز ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 18 شعبان شریف 1441ھ)

5 عورت کا مردانہ سوئیٹر پہننا کیسا؟

سُوال: کیا عورت مردانہ سوئیٹر پہن سکتی ہے؟

جواب: ایسا سوئیٹر جو مرد و عورت دونوں کے لئے ہو وہ پہن سکتی ہے، ورنہ جو مَرد کیلئے مخصوص ہو وہ نہیں پہن سکتی۔

(مدنی مذاکرہ، 11 ربیع الاول شریف 1442ھ)

6 شبِ براءت پر بہن بیٹیوں کو حلوا یا رقم وغیرہ بھیجنا کیسا؟

سُوال: ہماری برادری میں یہ رواج ہے کہ شبِ براءت کے موقع پر بہن بیٹیوں کو حَلوا یا کچھ رَقم بھیجی جاتی ہے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر یہ نہ دیا جائے تو بہن بیٹی کو طعنے

ملتے ہیں، ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: شبِ براءت ہو یا کوئی بھی موقع، آپس میں ایک دوسرے کو کوئی تحفہ یا حلوا اور مٹھائی وغیرہ بھیجنا اچھی بات ہے، ثواب کا کام ہے اور اس سے باہم محبت بڑھتی ہے، لیکن اگر یہ چیزیں نہ بھیجیں تو طعنے ملتے ہیں اور طعنوں سے بچنے کے لئے بھجوائے تو طعنہ دینے والوں کے لئے یہ رشوت ہے، دینے والا گنہگار نہیں۔ اگر نہ بھیجنے پر بُرا بھلا نہ کہا جائے اور یہ ذہن ہو کہ جو دے اس کا بھی بھلا اور جو نہ دے اس کا بھی بھلا تو پھر شرعاً اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 22 شعبان شریف 1440ھ)

7 نمازِ فجر میں کتنی تاخیر مستحب ہے؟

سُوال: فجر کتنی تاخیر سے پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: بہارِ شریعت جلد 1، صفحہ 451 پر ہے: فجر میں تاخیر مستحب ہے، یعنی اسفار (جب خوب اُجالا ہو یعنی زمین روشن ہو جائے) میں شروع کرے مگر ایسا وقت ہونا مستحب ہے کہ چالیس سے ساٹھ آیات تک ترتیل کے ساتھ (ٹھہر ٹھہر کر) پڑھ سکے پھر سلام پھیرنے کے بعد اتنا وقت باقی رہے کہ اگر نماز میں فساد ظاہر ہو (یعنی یہ پتا چلے کہ نماز نہیں ہوئی) تو طہارت کرکے ترتیل کیساتھ چالیس سے ساٹھ آیات تک دوبارہ پڑھ سکے اور اتنی تاخیر مکروہ ہے کہ طلوعِ آفتاب کا شک ہو جائے۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ عصر، 20 رمضان شریف 1441ھ)

8 قرض دار پہلے قرض ادا کرے یا کاروبار؟

سُوال: اگر کسی شخص پر 90 لاکھ کا قرض ہو اور اُس کے پاس 20 لاکھ روپے کیش ہوں تو کیا اُسے 20 لاکھ سے لوگوں کا قرض اُتارنا چاہئے یا اِن پیسوں سے کوئی کاروبار شروع کرکے آمدنی سے اپنا قرض اُتارنا چاہئے؟

جواب: جن لوگوں کا قرض ہے اگر وہ سب اسے مہلت دے دیں تو یہ کاروبار کرلے ورنہ قرض ادا کرے کیونکہ زندگی کا کوئی بھروسا نہیں کہ 20 لاکھ سے 90 لاکھ کما سکے گا یا نہیں، پھر خرچ اور کھانا اپنی جگہ پر ہے۔ قرض ادا کرنا بہت ضَروری ہے اور اپنے اوپر قرض چھوڑ کر مَرنا بہت خطرناک ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 2 ربیع الآخر شریف 1442ھ)

9 مقتدی کا ثنا کے بعد "اَعُوْذُ بِاللّٰہ" اور "بِسْمِ اللّٰہ" پڑھنا کیسا؟

سُوال: اگر مقتدی ثنا کے بعد "اَعُوْذُ بِاللّٰہ" اور "بِسْمِ اللّٰہ" بھی پڑھ لے تو کیا اس کی نماز ہو جائے گی؟

جواب: اگر مقتدی نے ثنا کے بعد تعوّذ و تسمیہ پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی، لیکن جان بوجھ کر ایسا نہیں کرنا چاہئے کہ یہ خلافِ سُنَّت ہے۔ امام کا قراءت کرنا مقتدی کے لئے کافی ہے، لہٰذا مقتدی نہ اَلْحَمْد شریف پڑھے نہ تعوّذ و تسمیہ بلکہ خاموشی سے امام کی قراءت سُنے۔ (مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ عشا، 10 رمضان شریف 1441ھ)

10 بات چُھپانے کے لئے "مجھے نہیں پتا" کہنا کیسا؟

سُوال: بسا اوقات بندہ جان چُھڑانے کے لئے کہہ دیتا ہے کہ "مجھے نہیں پتا جو چاہو کرو" کیا یہ بھی جھوٹ میں شمار ہوگا؟

جواب: بعض اوقات یہ جملہ ٹالنے کے لئے کہا جاتا ہے، مطلب یہ ہوتا ہے کہ مجھے پتا ہے لیکن میں بتانا نہیں چاہتا۔ یوں ہی اگر کوئی تنگ کرتا ہے تو بھی یہ جملہ کہا جاتا ہے۔ اِس طرح کے جملے میں نیّت کو دیکھا جائے گا، اگر کوئی بات چُھپانے کے لئے یہ جملہ بول رہا ہے کہ "مجھے نہیں پتا" حالانکہ جانتا ہے تو اب یہ جھوٹ ہو جائے گا۔ (مدنی مذاکرہ، 1 ربیع الآخر شریف 1442ھ)

11 دَم کی ہوئی اگربتی جلانا کیسا؟

سُوال: کیا اگربتی پر دم کرکے جلا سکتے ہیں؟

جواب: کچھ عاملین اگربتی دَم کرکے دیتے ہیں، ہو سکتا ہے حصولِ برکت کے لئے ہو، اس میں کوئی حرج نہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 10 ربیع الاول شریف 1442ھ)

12 مچھلی پر فاتحہ دینا کیسا؟

سُوال: کیا مچھلی پر فاتحہ دے سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! مچھلی پر فاتحہ دے سکتے ہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 11 ربیع الاول شریف 1442ھ)

دارُالافتاء اہلسنّت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی*

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے پانچ منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 نفل روزے کی نیت کرکے سوجائے اور سحری نہ کرسکے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے رات میں یہ نیت کی کہ میں کل نفل روزہ رکھوں گا۔ ہاں! اگر سحری میں اٹھ گیا تو ٹھیک ورنہ روزے سے ہی رہوں گا، پھر اتفاق ایسا ہوا کہ زید کی سحری میں آنکھ ہی نہیں کھلی اور اُس نے بغیر سحری ہی کے وہ نفل روزہ مکمل کیا۔ آپ سے معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا زید کا وہ نفل روزہ درست واقع ہوا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! پوچھی گئی صورت میں زید کا وہ نفل روزہ درست واقع ہوا۔

مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ نفل روزے کی نیت رات سے لے کر ضحوۂ کبریٰ سے پہلے تک کی جاسکتی ہے، اور رات ہی میں نیت کرلینے میں یہ بات بھی ضروری ہے کہ اُس نیت سے رجوع کرنا نہ پایا جائے۔ اب جبکہ صورتِ مسئولہ میں زید نے رات ہی میں نفل روزے کی نیت کرلی تھی پھر اس کے بعد کہیں بھی اس نیت سے رجوع کرنا نہیں پایا گیا، لہٰذا زید کا وہ نفل روزہ درست ادا ہوا۔ البتہ یہ ضرور یاد رہے کہ سحری کرنا سنت ہے روزے کے لئے شرط نہیں، لہٰذا بغیر سحری کے بھی روزہ درست ادا ہوتا ہے۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار، 3/393- بحر الرائق، 2/282- بہار شریعت، 1/967، 969ملتقطاً- تحفۃ الفقہاء، 1/365)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 فوراً قسم واپس لے لے تو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص قسم کھانے کے بعد فوراً اپنی اُس قسم کو واپس لے لے، تو کیا اس صورت میں بھی اُس قسم کو پورا کرنا لازم ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! پوچھی گئی صورت میں بھی اُس قسم کو پورا کرنا لازم ہوگا، کیونکہ قسم منعقد ہونے کے بعد اس سے رجوع نہیں ہوسکتا۔

چنانچہ بحر الرائق میں ہے: ”لا رجوع عن الیمین“یعنی قسم سے رجوع نہیں ہوسکتا۔ (البحر الرائق شرح کنز الدقائق، 3/361)

مجمع الانہر میں ہے: ”لا یصح الرجوع عن الیمین“یعنی قسم سے رجوع درست نہیں۔ (مجمع الانھر فی شرح ملتقی الابحر، 1/763)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 سپلائیر کا دوکاندار کو اس لئے رقم دینا کہ کسی اور کا مال نہ رکھے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہم بیکری آئٹم (بسکٹ، کیک وغیرہ) دوکانوں پر جاکر بیچتے ہیں، اور دوکان دار کسی دوسرے کا مال اپنی دوکان پر نہ رکھے بلکہ ہم سے ہی مال خریدے اس لئے دوکان دار کو کچھ رقم دیتے ہیں، کبھی وہ رقم ہمیں واپس مل جاتی ہے اور بعض اوقات رقم واپس نہیں ملتی، کیا اس مقصد سے دوکان دار کو کچھ رقم دینا شرعاً

*محققِ اہلِ سنّت، دارالافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

درست ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں آپ کا دوکان دار کو مذکورہ رقم دینا، ناجائز و حرام ہے۔

تفصیل اس مسئلہ کی یہ ہے کہ اگر دوکان دار کو رقم دیتے وقت صراحتاً یا دلالتاً کسی بھی طرح طے ہے کہ یہ رقم قابلِ واپسی ہے تو اس صورت میں مذکورہ رقم کی فقہی حیثیت "قرض" ہے، اور اس قرض پر شرط ہے کہ دوکان دار دوسری کمپنی کا بیکری آئٹم اپنی دوکان پر نہیں رکھے گا بلکہ صرف آپ سے بیکری آئٹم لیا کرے گا، جو کہ قرض پر مشروط نفع ہے اور ہر وہ قرض جو مشروط نفع لائے، سود اور حرام ہے۔

اور اگر مذکورہ رقم کا واپس لوٹایا جانا وغیرہ کچھ طے نہیں بلکہ رقم دینے سے صرف اپنا کام نکلوانا مقصود ہے تو یہ رشوت ہے، کیونکہ فقہی اُصولوں کے مطابق اپنا کام بنانے یا اپنا کام نکلوانے کیلئے کسی کو کچھ دینا رشوت ہے، اور یہ بھی حرام ہے۔

جامع الترمذی میں ہے: "لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم الراشی والمرتشی" یعنی: رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے رشوت دینے اور لینے والے پر لعنت فرمائی۔

(ترمذی،1/248-ردالمحتار،7/413-فتاوی رضویہ،23/551)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

4 اسنوکر اور پٹی کی آمدنی کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اسنوکر اور پٹی کھیلنے کے لئے دینا اور اس کے پیسے لینا کیسا ہے؟ اور اس آمدنی کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اسنوکر اور پٹی کھیلنے کے لئے دینا اور اس کے پیسے لینا، ناجائز و گناہ ہے اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی حلال نہیں ہے کیونکہ یہ لہو ولعب پر اجارہ ہے کہ اس طرح کے گیمز لہو ولعب پر مشتمل ہوتے ہیں اور لہو ولعب پر اجارہ ناجائز و گناہ ہے اور اس سے حاصل ہونے والی اجرت بھی حلال نہیں ہوتی۔

(درمختار،9/92 ملتقطاً-العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاوی الحامدیۃ،2/140-بہار شریعت،3/144)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

5 کیا مجبوراً نفل روزہ توڑنے کی صورت میں قضا لازم ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے نفل روزہ رکھا لیکن صبح سات بجے اسے اپنے کسی عزیز کے گھر مہمان بن کر جانا پڑا، جس کی وجہ سے زید نے مجبوراً وہ روزہ توڑ دیا۔ آپ سے معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا زید پر اُس روزے کی قضا لازم ہوگی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! پوچھی گئی صورت میں زید پر اُس نفل روزے کی قضا لازم ہے۔

مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ نفل روزے کو بغیر کسی عذرِ شرعی کے توڑنا ناجائز و گناہ ہے، البتہ مہمان اگر میزبان کے ساتھ نہ کھائے تو اُسے اذیت ہوگی یہ نفل روزہ توڑنے کے لئے عذر ہے، بشرطیکہ مہمان کو اس روزے کی قضا کرلینے پر اعتماد ہو اور وہ یہ نفل روزہ ضحوۂ کبریٰ سے پہلے توڑے۔ واضح ہوا کہ پوچھی گئی صورت میں زید نے وہ نفل روزہ خواہ عذر کے سبب توڑا تھا یا بغیر عذر کے، بہرصورت اُس نفل روزے کی قضا کرنا زید کے ذمہ پر لازم ہے، نیز جان بوجھ کر بغیر کسی عذرِ شرعی کے نفل روزہ توڑنے کی صورت میں قضا کے ساتھ ساتھ زید پر اس گناہ سے توبہ کرنا بھی ضروری ہے۔ (فتاوی عالمگیری،1/208-بہار شریعت، 1/1007-ردالمحتار مع الدر المختار،3/475)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کام کی باتیں

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری مدظلہ

22 اکتوبر 2024ء بروز منگل، دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا حاجی محمد عمران عطاری دامت برکاتہم العالیہ نے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کے تمام شعبہ جات کے اجیروں کے درمیان تربیتی بیان فرمایا۔ اس بیان کا خلاصہ بصورتِ نکات ترمیم و اضافہ کے ساتھ پیش ہے:

1 صفائی ستھرائی آپ کی شخصیت کا 70 فیصد تعارف کروادیتی ہے۔

2 آفس ڈسپلن پر آپ کی ترقی کا انحصار ہے۔

3 آپ کتنے ہی باصلاحیت ہوں لیکن اگر آپ میں ٹیم ورک یعنی مل کر کام کرنے کی اہلیت نہیں ہے تو آپ ترقی نہیں کر سکتے۔

4 کسی بھی شعبے کا نگران اسی کو بنایا جاتا ہے جس کا اخلاق و کردار اچھا ہو اور اسے انسانوں سے بات چیت کرنا، انہیں لے کر چلنا آتا ہو۔

5 اگر ہم نماز اور جماعت کے پابند نہیں تو پھر کسی کام کے نہیں۔

6 دعوتِ اسلامی کو محض مال کمانے کا نہیں بلکہ آخرت سنوارنے اور جنت کمانے کا ذریعہ بنائیں۔

7 آفس میں آپ کا ٹیبل آپ کا تعارف کرواتا ہے۔ بکھرا ہوا سامان بکھری سوچ اور بکھری شخصیت کی عکاسی کرتا ہے۔

8 تھم (Thumb) لگانے کے بعد ڈیوٹی ٹائم شروع ہوجاتا ہے۔ اس کے بعد فضول تجزیوں اور حالاتِ حاضرہ پر گفتگو کرنے کے بجائے پوری توجہ اپنے کام پر ہونی چاہئے۔

9 نگران یا ادارے کو ہی اپنی ترقی میں رکاوٹ کا ذمہ دار نہ ٹھہرائیں، اپنی خامیوں پر بھی نظر رکھیں۔ بدتمیز آدمی کو کوئی بھی ادارہ اوپر نہیں لاتا۔

10 مال یا عہدہ ملنے پر انسان کے اندر کا باہر آجاتا ہے، کسی کو فیضانِ عمر بن عبدالعزیز ملتا ہے تو وہ عدل و انصاف، خیر خواہی اور بھلائی کرتا ہے تو کسی کے اندر چھپا ہوا یزیدی کردار باہر آجاتا ہے۔

11 ڈیوٹی ٹائم اور املاک کے معاملے میں وقف کا لحاظ ضروری ہے۔ اے سی، پنکھے، لائٹس اور پانی وغیرہ چیزوں کے استعمال میں احتیاط کیجئے کیونکہ یہ کسی فرد کی ملکیت نہیں ہوتیں یہاں رکنِ شوریٰ بھی معاف نہیں کر سکتا۔ تاوان سے ہی جان چھوٹے گی۔

12 اجتماعات، مدنی مذاکروں اور دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں شامل ہوں۔

13 دوستوں میں یا آفس میں گھر والوں کی باتیں مثلاً آج بیگم نے ناشتہ نہیں دیا، صبح صبح بیگم سے منہ ماری ہوگئی وغیرہ باتیں کرنا مناسب نہیں ہوتا۔

14 دوستوں سے اتنی بے تکلفی نہ رکھیں کہ وہ آپ کی ماں، بہن اور بیوی پر تبصرے کریں۔

(بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں)

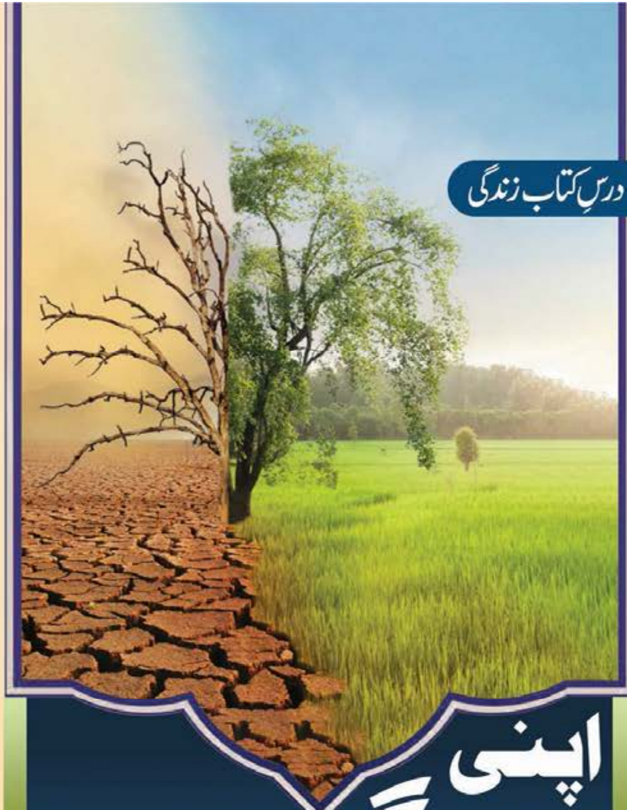

اپنی زندگی بدلئے
(Change your life)

مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی*

زندگی کو بہتر بنانے کے لئے اسے بدلنا بہت ضروری ہے اور زندگی بدلنے کے لئے ان Tips پر عمل کرنا بہت مفید ہے جنہیں ضروری وضاحت کے ساتھ پیش کر رہا ہوں۔ مگر خیال رہے کہ ان باتوں کو جائز اور باعثِ ثواب کاموں کی حد تک محدود سمجھا جائے۔

1 غلطی کی نشاندہی کرنے والے سے ناراض ہو جانا نادانی ہے۔

وضاحت غلطی کا نتیجہ نقصان کی صورت میں نکلتا ہے اس لئے نشاندہی کرنے والے کا تعلق کسی بھی طبقے، عمر کے کسی بھی حصے سے ہو پھر غلطی دنیاوی ہو یا دینی! نشاندہی کرنے والے کی اصلاح قبول کرنی چاہئے مثلاً آپ کسی شادی وغیرہ کی تقریب میں جا رہے ہوں اور غلط راستے پر چل پڑیں، اگر گلی میں کھیلنے والا چھوٹا بچہ بھی آپ کو بتادے کہ آپ غلط راستے پر جا رہے ہیں یہ راستہ شادی والے گھر نہیں جاتا تو کیا آپ اس سے ناراض ہوں گے یا شکر گزار؟ کہ اس کی وجہ سے میں مشقت اور پریشانی سے بچ گیا۔ اس طرح اگر ہم سے نماز میں کوئی غلطی ہو رہی ہے تو ہماری اصلاح کرنے والا ہمارا محسن ہے، اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہنا چاہئے: جزاك الله خیراً کیونکہ اپنی اصلاح ہماری زندگی کے اس مدنی مقصد کا حصہ ہے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"

2 مزاج شناسی کا فقدان لوگوں سے اچھے تعلقات میں رکاوٹ ہے۔

وضاحت لوگوں کے مزاجوں میں فرق ہوتا ہے، مزاج کے خلاف بات ہونے پر لوگ ناراض ہو جاتے ہیں، اس لئے ہمیں ملنے جلنے والوں کے مزاج کا پتا ہونا چاہئے کہ انہیں کیا اچھا لگتا ہے اور کیا بُرا؟ اس کے مطابق ان سے سلوک کیا جائے۔ دینی خدمات کرنے والے مبلغین کے لئے مزاج شناسی بہت مفید ہے۔

3 آمدنی اور خرچ میں توازن نہ رکھنا مالی تنگدستی کا بڑا سبب ہے۔

وضاحت آج کل ہر دوسرا شخص تنگدستی کا رونا روتا ہے مگر اس کے اسباب پر غور نہیں کرتا۔ تنگ دستی کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ جتنی رقم کمائی جائے اس سے زیادہ خرچ کر ڈالی جائے۔ اس لئے ضروری ہے کہ جب کوئی خرچہ کرنا ہو یہ دیکھ لیا جائے کہ آپ کے پاس پیسے کتنے ہیں! مشہور ہے؛ چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانا چاہئے۔

4 جو آپ کی خوشیوں پر خوش اور دکھوں پر دکھی ہو اس سے اپنا دکھ سکھ ضرور شیئر کیجئے۔

وضاحت انسان کا واسطہ عموماً چار قسم کے لوگوں سے پڑتا ہے **1** آپ کے دُکھ پر غمگین ہونے والے **2** آپ کے دکھی ہونے پر خوش ہونے والے **3** آپ کی خوشی پر غمگین

* چیف ایڈیٹر ماہنامہ فیضانِ مدینہ، رکنِ مجلس المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center) کراچی

ہونے والے 4 آپ کی خوشی پر خوش ہونے والے۔

پہلی اور چوتھی قسم کے لوگ (جیسے ماں باپ، بہن بھائی، استاذ، گہرے دوست) آپ سے مخلص ہوتے ہیں اس لئے ان سے اپنا دُکھ سکھ ضرور شیئر کرنا چاہئے۔

5 ہم اپنا مال چھین / چُرا لینے والے کو چور ڈاکو جبکہ وقت چُرا لینے والے کو اپنا دوست قرار دیتے ہیں۔

وضاحت یہ حقیقت ہے کہ وقت مال سے زیادہ قیمتی ہے، جانے والے مال کو وقت صرف کرکے دوبارہ کمایا جاسکتا ہے لیکن وقت ایک مرتبہ چلا جائے کروڑوں روپے خرچ کرکے بھی واپس نہیں لایا جاسکتا۔ مال چھیننے والا ڈکیت کہیں دوبارہ دکھائی دے جائے تو ہم شور مچادیتے ہیں کہ پکڑو! پکڑو! اس نے مجھ سے ڈکیتی کی تھی جبکہ وقت ضائع کرنے والا گویا ہمارے وقت کا چور ہے، مگر اسے ہم اپنا دوست اور پیارا قرار دیتے ہیں اور روز اس سے ہنسی خوشی ملتے ہیں اور اپنا وقت چوری کرواتے ہیں۔ واہ! کیا بات ہے ہماری دانش مندی کی۔

6 آپ کی کاوش آمدنی میں ڈھل جائے، اس بات کی جلدی نہ مچایئے۔

وضاحت اس سوچ کا شکار خاص کر وہ نوجوان ہوتے ہیں جو عملی زندگی میں نئے نئے داخل ہوتے ہیں اور اسٹرگل کے ایام میں ہوتے ہیں۔ جب وہ کسی کامیاب اسلامک ٹیچر، اسکالر، رائٹر، ریسرچر، بزنس مین یا افسر کو دیکھتے ہیں جنہیں ان کے کام کا ٹھیک ٹھاک معاوضہ مل رہا ہوتا ہے تو ان کے دل میں یہ خواہش جاگتی ہے کہ ہمیں بھی ہر ہر کام کا معاوضہ ملنا چاہئے اور جب ایسا نہیں ہوتا تو وہ ترقی کی کوشش چھوڑ دیتے ہیں۔ ایسے نوجوانوں کو چاہئے کہ جن لوگوں کو دیکھ کر وہ احساسِ کمتری میں مبتلا ہو رہے ہیں، یہ دیکھیں کہ اس مقام تک پہنچنے کے لئے انہوں نے کس قدر محنت کی ہے؟ پھر وہ بھی محنت اور کوشش میں لگے رہیں، کامیابی ان کا مقدر ہوگی، اِن شآءَ اللہ۔

7 کسی پر ایڈوانس تنقید شرمندہ کرواسکتی ہے۔

وضاحت ایسے لوگوں سے بھی واسطہ پڑتا ہے جو کوئی بھی کام شروع / مکمل ہونے سے پہلے ہی تنقید کے تیر برسانا شروع کردیتے ہیں اور ان کے تبصرے بڑے حوصلہ شکن ہوتے ہیں مثلاً تم سے یہ کام نہیں ہوگا، یہ کام ہو ہی نہیں سکتا تم کچھ بھی کرلو اس امتحان میں پاس نہیں ہوسکتے یا تمہاری پوزیشن نہیں آسکتی۔ ہمیں چاہئے کہ حوصلہ ہارنے کے بجائے بھرپور کوشش اور لگن سے اپنا کام کرنا شروع کردیں، ایک دن آئے گا کہ ایڈوانس تنقید کرنے والوں کو منہ کی کھانی پڑے گی۔

8 تھوڑی سی تکلیف پر حواس باختہ نہ ہوا کریں، بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ سوئی چبھنے پر ایسا اچھلتے ہیں جیسے کسی نے نیزہ مار دیا ہو۔

وضاحت امتحان میں سوال مشکل آجائے، خاتونِ خانہ برتن دھونے میں تاخیر کردے، کپڑوں پر استری برابر نہ ہو، بچے کو تھوڑی سی چوٹ لگ جائے، اس کے بچے کی محلے کے بچوں سے ہلکی پھلکی لڑائی ہوجائے، دفتر میں سوئپر صفائی اچھی نہ کرے، پرنٹر سے پرنٹ نکالنے میں تکنیکی رکاوٹ آجائے، توقع کے مطابق تنخواہ نہ بڑھے، معمولی سی ٹریفک جام ہوجائے الغرض چھوٹے سے چھوٹے معاملے پر بعضوں کا رویہ اسی طرح کا ہوتا ہے۔ ایسوں کا دل بہت تھوڑا ہوتا ہے خاص کر اپنے بارے میں، یہ ہر بات کو دل پر لے لیتے ہیں پھر اسی کے مطابق اپنا ردعمل دیتے ہیں، حالانکہ سمجھا جائے تو یہ اتنے بڑے معاملات نہیں ہوتے۔ ایسے لوگ اپنے طرزِ عمل کی وجہ سے خود بھی پریشان ہوتے ہیں اور اپنے اردگرد والوں کو بھی تشویش میں مبتلا کردیتے ہیں۔ طبیعت میں ٹھہراؤ نہ رکھنے والے ایسے لوگ زندگی میں کم ہی کامیاب ہوتے ہیں۔ اگر آپ کا مزاج ایسا ہے تو اسے بدلنے کی کوشش کیجئے۔

ہر بات کو یوں زخم بناتے نہیں دل کا
ہر تیر کو پیوستِ رگِ جاں نہیں کرتے

بُزرگانِ دین کے مبارک فرامین

The Blessed quotes of the pious predecessors

مولانا ابو شیبان عطاری مدنی*

باتوں سے خوشبو آئے

خوش بختی کی علامات

چار چیزیں انسان کی خوش بختی کی علامت ہیں: (1) بیوی مزاج کے مطابق ہو (2) اولاد فرماں بردار ہو (3) دوست احباب نیک ہوں (4) روزگار اپنے ہی شہر میں ہو۔

(فرمانِ حضرت ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ – روضۃ العقلاء، ص101)

محنت کا صحیح مصرف

بناوٹی انداز اپنانے میں نہیں بلکہ بناوٹی انداز چھوڑنے میں محنت کیا کرو۔ (فرمانِ حضرت بشر بن حارث رحمۃ اللہ علیہ)

(طبقات الصوفیۃ للسلمی، ص47)

صبر ہو تو ایسا

صبر کا مطلب یہ ہے کہ تم اس زمین کی طرح بن جاؤ جو پہاڑوں کا، تمام انسانوں کا اور جو کچھ اس پر ہے ان تمام چیزوں کا بوجھ برداشت کرتی ہے، نہ انکار کرتی ہے اور نہ اسے مصیبت کہتی ہے بلکہ اسے اپنے ربّ کی نعمت اور عطیہ سمجھتی ہے۔ (فرمانِ حضرت ابو الحسن سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ)

(حلیۃ الاولیاء، 10/124)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

صلح میں فریقین کی رضا کی حیثیت

صلح اگر برضا ہے تو عند اللہ بھی ہوگئی اور دَب کر ہے تو دنیا میں ہوئی آخرت میں مطالبہ باقی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 19/128)

کسی خوش فہمی میں مت رہو

آدمی ہر وقت موت کے قبضے میں ہے، مُدْقُوْق (یعنی مریض) اچھا ہو جاتا ہے اور وہ جو اُس کے تیمار (یعنی بیمار پُرسی) میں دوڑتا تھا اُس سے پہلے چل دیتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 9/81)

باپ کی اہمیت

جو حیاتِ پدر (باپ کی زندگی) میں اپنا مستقل اختیار رکھنا چاہتا ہے، بدوضع و آوارہ وناسعادت مند گنا جاتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، 19/195)

عطّار کا چمن کتنا پیارا چمن!

مسجد کی ویرانی کا سبب مت بنو

مسجد کو آباد کیجئے ویران نہیں، ہر شخص کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ اس کی کسی حرکت کی وجہ سے کوئی نمازی مسجد سے دُور نہ ہو۔ (مدنی مذاکرہ، 3 جمادی الاُخریٰ 1445ھ)

خود کو نیکیوں کا حریص بنائیے

مسلمان کو دنیا کی دولت کا نہیں، نیکیوں کا حریص ہونا چاہئے۔ (مدنی مذاکرہ، 17 ربیعُ الاول 1443ھ)

اپنے کردار سے مستقبل کے معماروں کو سنواریں

عجز و انکسار اگر ہمارے اندر ہو گا تو ظاہر ہے کہ ہمارے اطراف میں بھی اس کی برکتیں ظاہر ہوں گی اور لوگ یہ سیکھیں گے، ہمارے بچے بھی سیکھیں گے۔

(مدنی مذاکرہ، 3 ذوالقعدۃ الحرام 1445ھ)

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

اَحکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی*

1 کم کیرٹ کا سونا زیادہ کیرٹ بتا کر بیچنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے میں کہ سُنار مارکیٹ میں کچھ دوکاندار حضرات کارخانے دار سے تیار زیورات لیتے ہیں اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ زیور 20.5 کیرٹ کا ہوتا ہے اور کارخانے دار کہتا ہے کہ یہ 21 کیرٹ کا ہے جبکہ دوکاندار کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ زیور 20.5 کیرٹ کا ہے ایسی صورت میں دوکاندار کا کسٹمر کو وہ زیور 21 کیرٹ کا کہہ کر بیچنا کیسا؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں 20.5 کیرٹ کا زیور کسی کسٹمر کو 21 کیرٹ کا کہہ کر بیچنا، جھوٹ اور دھوکا ہے۔ ایسا کرنا ہرگز جائز نہیں، لہٰذا دوکاندار پر واجب ہے کہ کسٹمر کو بتائے کہ یہ زیور اتنے کیرٹ کا ہے، ایسا نہ بتانے سے گاہک کا حق متاثر ہوتا ہے کیونکہ جو ریٹ 21 کیرٹ کے ہوں گے اس سے کم کیرٹ کے ریٹ کم ہوں گے۔

دھوکا دینے کی ممانعت سے متعلق صحیح مسلم شریف میں روایت ہے: ”من غشنا فلیس منا“ یعنی: جس نے ہمیں دھوکا دیا، وہ ہم میں سے نہیں۔ (مسلم، 1/64، حدیث: 283)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 آن لائن پلیٹ فارمز سے خریداری کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے میں کہ آن لائن پلیٹ فارم مثلاً Daraz یا Ali Express وغیرہ سے کپڑے، موبائل کا سامان اور دیگر ضروری روز مرہ کی چیزیں خریدتے وقت ہمیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ خریدی جانے والی چیز سیلر کی ملکیت میں بھی ہے یا نہیں؟ تو جب ہمیں پتا نہیں ہے کہ چیز مملوک و مقبوض بھی ہے یا نہیں تو کیا ایسی صورت میں ہمارا انہیں خریدنا جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں آن لائن پلیٹ فارم سے خریداری جائز ہے اور بیع قبل القبض یا قبل الملک ہونے کا محض شبہ ناجائز ہونے کی وجہ نہیں بن سکتا۔ ہاں جس پلیٹ فارم کے متعلق یقینی طور پر معلوم ہو جائے کہ وہ بیع قبل القبض کے طور بیچتا ہے ایسے پلیٹ فارم سے خریداری کرنا ناجائز ہو گا۔

علامہ تفتازانی رحمۃُ اللہِ علیہ شرح التلویح میں لکھتے ہیں: ”الاصل

* محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نورالعرفان، کھارادر کراچی

فی العقود هو الانعقاد والجواز اذلم توضع فی الشرع الالذلك "یعنی عقود میں اصل، انعقاد وجواز ہے کیونکہ شرع نے ان کی وضع ہی انعقاد وجواز کے لئے فرمائی ہے۔ جب تک یقینی طور پر فساد معلوم نہ ہو محض شک سے عقود کے فساد کا حکم نہ ہوگا۔ آپ ہی فرماتے ہیں: "انه لا یثبت بالشك" یعنی فساد شک سے ثابت نہ ہوگا۔ (شرح التلویح علی التوضیح، ص89)

برہان الملۃ والدین ابو المعالی، الذخیرۃ البرہانیۃ الشہیر بذخیرۃ الفتاوی میں لکھتے ہیں: "لا یثبت الفساد بالشك والاحتمال" یعنی شک واحتمال سے فساد ثابت نہیں ہوتا۔ (الذخیرۃ البرہانیۃ، 13/80)

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

3 سود سے بچنے کے لئے سونا خرید کر اپنا نفع رکھ کر آگے بیچنا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے میں کہ ایک شخص مجھ سے قرض لینا چاہتا ہے اور میں اپنا پرافٹ بھی رکھنا چاہتا ہوں لہٰذا ہم نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ قرضدار کو 2 لاکھ روپے قرض چاہئے تو میں بازار سے اسے دو لاکھ کا سونا خرید کر ادھار میں ایک معین مدت کے لئے 2 لاکھ 30 ہزار کا بیچ دوں گا، کیا ہمارا یہ طریقہ اختیار کرنا درست ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں بیان کردہ طریقہ کار کے مطابق اگر آپ دو لاکھ کا سونا خرید کر اس پر قبضہ کرنے کے بعد قرضدار کو ایک معین مدت کے لئے 2 لاکھ 30 ہزار میں بیچیں گے تو اس طرح عقد کرنا جائز و درست ہے، اور اسے عقدِ مرابحہ کہتے ہیں کہ اس میں بیچنے والا خریدار کو اپنا نفع ظاہر کر کے بیچتا ہے اور عقدِ مرابحہ ادھار بھی ہو سکتا ہے۔

لیکن اس میں یہ خیال رکھا جائے کہ سونا خرید کر قبضہ میں لینا ضروری ہے پھر آگے بیچا جائے ورنہ عقد ناجائز ہو جائے گا۔

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

4 بیچی ہوئی چیز ادائیگی کے بعد کم قیمت میں واپس خریدنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے میں کہ میں نے اپنے دوست کو ایک پرانا موبائل 35000 روپے میں فروخت کیا۔ میں نے پیسوں پر اور اس نے موبائل پر قبضہ بھی کر لیا۔ لیکن موبائل لینے کے کچھ دیر بعد میرا دوست واپس آگیا اور کہنے لگا کہ میرے گھر والے کہہ رہے ہیں کہ فی الحال یہ موبائل واپس کر دو، ہم کچھ مہینوں بعد تمہیں نیا موبائل دلا دیں گے۔ اب میں یہ چاہتا ہوں کہ جو موبائل میں نے اسے 35000 میں فروخت کیا تھا، اب میں وہی موبائل اس سے 32000 میں خرید لوں۔ میری رہنمائی فرمائیں کہ جو موبائل میں نے اسے 35000 میں فروخت کیا تھا اور تقابضِ بدلین بھی مکمل ہو چکا تھا، کیا اب وہی موبائل میں اپنے دوست سے 32000 میں خرید سکتا ہوں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں جب پہلا سودا ہو چکا اور تقابضِ بدلین بھی مکمل ہو لیا تو جو موبائل آپ نے 35000 میں بیچا تھا وہی موبائل دوسرے سودے میں باہمی رضامندی سے 32000 میں خریدنا، جائز ہے۔ البتہ اگر مشتری نے 35000 ادا نہ کئے ہوں تو اب 32000 میں خریدنا جائز نہیں ہوگا۔

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: "جس چیز کو بیع کر دیا ہے اور ابھی ثمن وصول نہیں ہوا ہے، اس کو مشتری سے کم دام میں خریدنا، جائز نہیں اگرچہ اس وقت اس کا نرخ کم ہو گیا ہو۔ یوہیں اگر مشتری مر گیا، اس کے وارث سے خریدی جب بھی جائز نہیں۔۔۔ مشتری سے اُسی دام میں یا زائد میں خریدی یا ثمن پر قبضہ کرنے کے بعد خریدی یہ سب صورتیں جائز ہیں۔" (بہار شریعت، 2/708)

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

حضرت سالم مولٰی ابی حذیفہ رضی اللہ عنہما

مولانا عدنان احمد عطاری مَدَنی*

ایک مرتبہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے رُفقا سے فرمایا: کسی چیز کی تمنا کرو۔ ایک شخص نے کہا: اے کاش! یہ گھر سونے سے بھرا ہوتا اور میں اسے اللہ پاک کی راہ میں خرچ کر دیتا۔ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمنا کرو۔ ایک شخص نے کہا: کاش! یہ گھر موتیوں، زَبَرجَد اور جواہرات سے بھرا ہوتا اور میں اسے راہِ خدا میں صدقہ و خیرات کر دیتا۔ فرمایا: تمنا کرو۔ لوگوں نے عرض کی: یاامیر المؤمنین! ہمیں نہیں معلوم (کہ ہم کیا تمنا کریں)؟ فاروقِ اعظم نے فرمایا: میری تمنا ہے کہ یہ گھر حضرت ابو عبیدہ بن جَرّاح، معاذ بن جبل اور سالم مَوْلیٰ اَبی حُذیفہ رضی اللہ عنہم جیسے لوگوں سے بھرا ہوتا۔[1] پیارے اسلامی بھائیو! فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ حضرت سالم کی بہت زیادہ تعریف کیا کرتے تھے[2] کیونکہ آپ بیک وقت کئی خصوصیات رکھتے تھے آپ حافظ بھی تھے اور قاری بھی، امام بھی تھے اور محبتِ الٰہی سے سرشار بھی، مفسرِ قراٰن بھی تھے اور مخلص عبادت گزار بھی۔[3]

انمول سیرت حضرت سالِم رضی اللہ عنہ سابق الاسلام ہیں، نسل کے اعتبار سے فارسی (ایرانی) تھے بچپن میں غلام بنالئے گئے حضرت ابو حذیفہ کی زوجہ حضرت ثُبَیْتَہ انصاریہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو بچپن میں خرید کر آزاد کر دیا[4] بعد ازاں حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو اپنا منہ بولا بیٹا بنالیا، اسی وجہ سے آپ کو مہاجرین و انصار دونوں میں شمار کیا جاتا ہے۔[5] حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بھتیجی کی شادی آپ سے کر دی[6] آپ نے مشرکینِ مکہ کے ظلم و ستم برداشت کئے[7] پھر اپنے مولیٰ حضرت ابو حذیفہ کے ساتھ مدینے کی طرف ہجرت کی اور حضرت عَبّاد بن بِشْر کے گھر قیام کیا[8] آپ کا شمار اہلِ صفہ میں بھی ہوتا ہے۔[9]

فضائل آپ رضی اللہ عنہ کا دل رَبِّ کریم کی محبت سے لبریز تھا حدیثِ مبارکہ میں ہے: جو ایسے شخص کی طرف دیکھنا چاہے جسے اپنے رب سے خلوصِ دل کے ساتھ محبت ہے تو اسے چاہئے کہ حضرت سالم کی طرف دیکھے۔[10] نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ہجرت سے پہلے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ہجرت کر کے مقام قباء میں اترتے تو حضرت سالم انہیں نمازیں پڑھایا کرتے۔[11] آپ نے غزوۂ بدر اور تمام غزوات میں شرکت کی۔[12]

بارگاہِ رسالت میں ایک بار اہلِ مدینہ میں کچھ خوف پھیل گیا، حضرت عَمرو بن عاص اور حضرت سالم رضی اللہ عنہما مسجد میں تلوار سونت کر کھڑے ہوگئے حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم باہر تشریف لائے اور خطبہ فرمایا: اے لوگو! کیوں نہ ہوا کہ تم خوف میں اللہ و رسول کی طرف التجالاتے، تم نے ایسا کیوں نہ

*سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ، کراچی

کیا جیسا ان دونوں ایمان والے مردوں نے کیا۔[13] ایک بار حضرت عُبادَہ بن صامِت نے تنہائی میں بارگاہِ رسالت میں عرض کی: آپ کو صحابہ میں کون زیادہ محبوب ہیں تاکہ میں ان سے محبت کروں؟ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے 20 نام بیان کئے جن میں ایک نام حضرت سالم کا بھی تھا۔[14]

بہترین قاری آپ کا شمار بڑے قاری صحابہ میں ہوتا ہے حدیثِ مبارکہ میں ہے: قراٰن چار لوگوں سے پڑھواؤ، پھر ان میں ایک نام حضرت سالم کا لیا۔[15] حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ایک رات رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس دیر سے پہنچی تو مجھ سے دریافت کیا: تم کہاں تھیں؟ عرض کی: میں نے ایک شخص کو مسجد میں (بڑے پیارے انداز میں) قِراءَت کرتے ہوئے سنا، اس جیسی تلاوت اس سے پہلے میں نے کبھی نہیں سنی، یہ سُن کر محبوبِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسجد کی طرف چل دیئے میں بھی پیچھے پیچھے چلنے لگی، وہاں پہنچ کر رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے پوچھا: کیا تم جانتی ہو یہ تلاوت کرنے والا کون ہے؟ عرض کی: نہیں! فرمایا: یہ سالم مولیٰ ابی حُذیفہ ہے، پھر کہا: اللہ کریم کا شکر ہے جس نے میری امت میں اس جیسا (خوش الحان قاری اور بہترین) فرد پیدا کیا۔[16]

شہادت سن 12 ہجری جنگِ یمامہ میں نبوت کے جھوٹے دعویدار مُسَیلمہ کذّاب کی سرکوبی کے لئے حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کا لشکر روانہ کیا، جنگ کا دن بڑا آزمائش والا تھا دشمن نے اس زور سے حملہ کیا کہ مسلمانوں کے قدم پیچھے ہٹنے لگے یہ دیکھ کر حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم دورِ نبوی میں تو اس طرح نہیں کرتے تھے پھر آپ نے نصف پنڈلی تک ایک گڑھا کھودا اور اس میں کھڑے ہوگئے (کہ قدم پیچھے نہ ہٹا سکوں) اور نہایت جانبازی سے لڑنے لگے اس وقت آپ کے ہاتھ میں مہاجرین کا جھنڈا تھا۔[17] جب آپ نے جھنڈا لیا تھا تو کچھ مجاہدین نے کہا: ہمیں دھڑکا لگا رہے گا کہ ہم آپ کی وجہ سے کہیں کسی مشکل میں نہ پڑ جائیں، فرمایا: اگر میری وجہ سے تم کسی مشکل میں پھنسو تو میں بُرا حافظِ قراٰن ہوں گا (یعنی میری طرف سے تمہیں کوئی مشکل نہ پہنچے گی)۔[18]

آپ رضی اللہ عنہ نہایت جانبازی سے ختمِ نبوت کے منکر دشمنوں کا مقابلہ کرنے لگے، جھنڈا آپ کے دائیں ہاتھ میں تھا جب لڑتے لڑتے سیدھا ہاتھ کٹ گیا تو آپ نے جھنڈے کو بائیں ہاتھ سے پکڑ لیا دشمن نے وار کرکے بائیں ہاتھ کو بھی کاٹ دیا، آپ نے جھنڈے کو گلے سے چمٹائے رکھا اور یہ آیت پڑھنا شروع کردی: ترجَمۂ کنز الایمان: اور محمد تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔[19] آخرکار زخموں کی تاب نہ لاکر نیچے گر پڑے[20] بدری صحابی حضرت یزید بن قیس رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر جھنڈا تھام لیا۔[21] حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ بھی اس جنگ میں شہید ہوئے جب آپ دونوں کی نعش مبارک کو تلاش کیا گیا تو دونوں کے جسم ایک دوسرے کے اس طرح قریب تھے کہ آپ کے قدم ان کے سر کے پاس اور ان کے قدم آپ کے سر کے پاس تھے۔[22] شہادت سے پہلے آپ نے حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں دفنانے کی وصیت کی۔[23] اللہ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) مستدرک، 4/244، حدیث: 5055 (2) تہذیب الاسماء، 1/206 (3) حلیۃ الاولیاء، 1/232 (4) اعلام للزرکلی، 3/73- اسد الغابہ، 2/366 (5) اسد الغابہ، 2/366 (6) اعلام للزرکلی، 3/73 (7) فتح الباری لابن حجر، 13/268، تحت الحدیث: 6940 (8) طبقات ابن سعد، 3/62 (9) حلیۃ الاولیاء، 1/454 (10) قوت القلوب، 2/85 (11) طبقات ابن سعد، 3/64 (12) البدایۃ والنہایۃ، 5/44 (13) مسند احمد، 6/242، حدیث: 17826 ملخصاً (14) مجمع الزوائد، 9/247، حدیث: 14939 (15) حلیۃ الاولیاء، 1/232 (16) مسند احمد، 9/515، حدیث: 25375- سیر السلف الصالحین، ص200 (17) طبقات ابن سعد، 3/65- الاکتفاء للحمیری، 2/123 (18) اسد الغابہ 2/342 (19) پ4، اٰل عمرٰن: 144 (20) اسد الغابہ، 2/368- سیر السلف الصالحین، ص200 (21) الاکتفاء للحمیری، 2/123 (22) طبقات ابن سعد، 3/65 (23) اعلام للزرکلی، 3/73۔

حضرت محمود بن لَبید انصاری رضی اللہ عنہما اورحضرت عبدالرحمٰن بن اَبزیٰ خُزاعی رضی اللہ عنہ

مولانا اویس یامین عطّاری مَدَنی*

جن خوش نصیبوں کو کم سنی میں اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صحابی ہونے کا شرف حاصل ہوا اُن میں حضرت محمود بن لَبید اور حضرت عبدالرحمٰن بن اَبزیٰ رضی اللہ عنہما بھی شامل ہیں، آیئے! ان کی مختصر سیرت پڑھ کر اپنے دِلوں کو محبتِ صحابۂ کرام سے سرشار کرتے ہیں:

حضرت محمود بن لَبید انصاری رضی اللہ عنہما

آپ رضی اللہ عنہ کا شمار کم سِن صحابہ میں ہوتا ہے، آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام حضرت لَبید اور والدہ کا نام حضرت اُمِّ منظور ہے، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حیاتِ مبارکہ میں آپ رضی اللہ عنہ مدینۂ منورہ میں پیدا ہوئے۔[1]

حضرت محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہمانے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا زمانہ پایا اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت بھی کی ہے، اس وقت آپ چھوٹے لڑکے تھے۔[2]

رِوایاتِ احادیث: آپ رضی اللہ عنہ سے احادیث مبارکہ بھی مروی ہیں۔[3]

اللہ پاک کی اپنے بندے سے محبت: ایک روایت میں آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک اپنے بندے کو جس سے وہ محبت کرتا ہے دنیا سے ایسے بچاتا ہے جیسے تم اپنے مریض کو کھانے پینے سے اس خوف سے بچاتے ہو کہ کھانے کی صورت میں بیمار ہو جائے گا۔[4]

وِصال: حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصالِ ظاہری کے وقت آپ رضی اللہ عنہ 13 سال کے تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے 96ھ میں مدینۂ منورہ میں وفات پائی۔[5]

حضرت عبدالرحمٰن بن اَبزیٰ خُزاعی رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کا شمار کم سِن صحابہ میں ہوتا ہے،[6] آپ رضی اللہ عنہ کو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیچھے نماز پڑھنے کا شرف حاصل ہے۔[7]

روایاتِ احادیث: آپ رضی اللہ عنہ سے 12 احادیثِ مبارکہ مروی ہیں۔[8]

وِتر کی نماز میں کون سی سورتیں پڑھیں؟ ایک روایت میں آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم وِتر کی نماز میں (پہلی رکعت میں) سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَىۙ، (دوسری رکعت میں) قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَۙ اور (تیسری رکعت میں) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌۚ کی تلاوت کیا کرتے تھے۔[9]

وِصال: آپ رضی اللہ عنہ نے 71ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔[10]

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) فتح الباری لابن حجر، 2/484، تحت الحدیث: 450- الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 3/435(2)ترمذی، 4/4(3)اسد الغابۃ، 5/122(4)مسند احمد، 9/158، حدیث:23683(5)تہذیب التہذیب، 8/79(6)فتح الباری لابن حجر، 9/425، تحت الحدیث: 4765(7)الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 2/366(8)تہذیب الاسماء واللغات، 1/274(9)نسائی، ص298، حدیث: 1728- بہارِ شریعت، 1/653(10)البدایۃ والنہایۃ، 12/158۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

وہ جنہیں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے سینے سے لگایا!

مولانا ابو محمد عطاری مدنی*

اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرتِ مبارکہ ہمارے لئے کامیابی کا زینہ ہے، جب ہم نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کے ساتھ انداز، شفقت و محبت اور ملنساری والا ملتا ہے، حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کی غمی و خوشی میں شریک ہوتے، موقع کی مناسبت سے ان کی دلجوئی فرماتے، مدد فرماتے، تحائف سے نوازتے، سواری پر اپنے ساتھ سوار فرماتے، خبر گیری فرماتے، عیادت فرماتے وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زندگی میں مختلف مواقع پر مختلف صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کو سینے سے لگانے کا ذکر بھی ملتا ہے، مثلاً رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے محبت کا اظہار فرماتے ہوئے کسی صحابی کو سینے سے لگایا، تو کسی کے اچھے جواب سے خوش ہو کر اسے اپنے سینے سے لگایا، تو کسی کو شفقت سے سینے لگایا، تو کسی کے آنے پر خوشی سے اُسے اپنے سینے سے لگایا۔ آیئے! جن صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کو نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سینے سے لگنے کا شرف حاصل ہوا ہے اُن میں سے چند کے محبت بھرے واقعات پڑھتے ہیں۔

خلفائے اَربعہ کو سینے سے لگایا حضرت انس بن مالک رضی اللہُ عنہ سے ایک طویل روایت مروی ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے منبر پر تشریف فرما ہو کر صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہ کو

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

چند نصیحتیں فرمائیں اور پھر خلفائے اَربعہ حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروقِ اعظم، حضرت عثمانِ غنی اور حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہُ عنہم میں سے ہر ایک کو بُلا کر اپنے سینے سے لگایا اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ اور ہر ایک کے مقام و مرتبے کے مطابق ان کے فضائل بیان فرمائے۔[1]

امام حسن و امام حسین رضی اللہُ عنہما کو سینے سے لگایا حضرت یعلیٰ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہُ عنہما دوڑتے ہوئے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے پاس آئے تو حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ان دونوں کو اپنے سینے سے لگا لیا اور فرمایا: اولاد بخیل اور بُزدل بنا دینے والی ہے۔

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اولاد کو (بخیل اور بزدل) فرمانا ان کی بُرائی کے لئے نہیں بلکہ انتہائی محبت کے اظہار کے لئے ہے یعنی اولاد کی انتہائی محبت انسان کو بخیل و بُزدل بن جانے پر مجبور کر دیتی ہے۔[3]

حضرت عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما کو سینے سے لگایا

حضرت عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور یہ دعا دی: اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الحِكْمَةَ یعنی اے اللہ! اسے حکمت کا علم عطا فرما۔[4] جبکہ ایک روایت میں ہے کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے آپ رضی اللہُ عنہ کو اپنے سینے سے لگا کر یہ دُعا دی: اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الكِتَابَ یعنی اے اللہ! اسے کتاب کا علم عطا فرما۔[5]

حضرت مفتی شریفُ الحق امجدی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسی دُعا کی برکت ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو وہ علم عطا ہوا کہ ان کو "حِبرِ اُمّت"، "بحرُ العلوم"، "رئیسُ المفسرین" (اور) "ترجمانُ القرآن" کہا جاتا ہے۔[6]

حضرت ہالہ بن ابی ہالہ رضی اللہُ عنہ کو سینے سے لگایا حضرت ہَالہ بن ابی ہالہ رضی اللہُ عنہ کا بیان ہے کہ وہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں اُس وقت حاضر ہوئے جب آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم آرام فرما رہے تھے، حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم بیدار ہوئے تو حضرت ہَالہ رضی اللہُ عنہ کو اپنے سینے سے لگا لیا اور تین بار فرمایا: ہَالہ، ہَالہ، ہَالہ۔

حضرت امام ابو القاسم سُلیمان بن احمد طبرانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم حضرت ہالہ رضی اللہُ عنہ سے ملاقات کرکے اس لئے اتنا خوش ہوئے کیونکہ حضرت ہالہ رضی اللہُ عنہ اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہُ عنہا کے قریبی رشتہ دار (یعنی پہلے شوہر کے بیٹے) تھے۔[7]

حضرت جعفر طیار رضی اللہُ عنہ کو سینے سے لگایا حضرت جعفر طیار رضی اللہُ عنہ جب حبشہ سے ہجرت کرکے مدینہ تشریف لائے تو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے آپ رضی اللہُ عنہ کو اپنے سینے سے لگایا، آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا: میں نہیں جانتا کہ میں خیبر کی فتح سے زیادہ خوش ہوا یا جعفر کے آنے سے۔[8]

حضرت جعفر طیار رضی اللہُ عنہ کے بچوں کو سینے سے لگایا

حضرت جعفر طیار رضی اللہُ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت اسماء بنتِ عُمَیس رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: جب جنگِ مُوتہ میں حضرت جعفر طیار رضی اللہُ عنہ کی شہادت ہوئی تو حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم میرے گھر تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا: اسماء! جعفر کے بچے کہاں ہیں؟ میں نے بچّوں کو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر کر دیا، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے اُن بچوں کو اپنے سینے سے لگا لیا اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔[9]

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہُ عنہ کو سینے سے لگایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہُ عنہ (کسی سفر یا جہاد سے) مدینہ تشریف لائے تو اس وقت

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے گھر میں تشریف فرما تھے، حضرت زید رضی اللہُ عنہ نے دروازے پر دستک دی تو حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان سے ملنے تشریف لے گئے، انہیں اپنے سینے سے لگایا اور ان کا بوسہ لیا۔[10]

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوشی میں کسی سے گلے ملنا سنّت ہے۔[11]

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہُ عنہ کو سینے سے لگایا غزوۂ خیبر کے موقع پر حضرت زُبیر بن عوام رضی اللہُ عنہ جب یاسر پہلوان کو واصلِ جہنم کرکے لوٹے تو حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خوشی سے آگے بڑھ کر آپ رضی اللہُ عنہ کو اپنے سینے سے لگایا، پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا: میرے چچا اور ماموں تم پر قربان ہوں۔[12]

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہُ عنہ کو سینے سے لگایا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب بھی حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوتا تو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمیشہ مجھ سے مصافحہ فرماتے، حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک دن کسی کو مجھے بلانے بھیجا میں اس وقت گھر پر نہیں تھا، جب میں گھر آیا تو مجھے گھر والوں نے بتایا کہ آپ کو نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بلایا تھا، میں حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تخت پر جلوہ فرما تھے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے سینے سے لگالیا۔[13]

حضرت عِکرمہ رضی اللہُ عنہ کو سینے سے لگایا حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جب حضرت عِکرمہ بن ابوجہل رضی اللہُ عنہ کو اپنے پاس آتے دیکھا تو ان کے لئے کھڑے ہوگئے، ان کو اپنے سینے سے لگایا اور ارشاد فرمایا: خوش آمدید اے ہجرت کرنے والے سوار۔[14]

اَنصاری صحابی کو نزع کی حالت میں سینے سے لگایا حضرت سَہل بن سعد رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نوجوان اَنصاری صحابی رضی اللہُ عنہ پر دوزخ کا خَوف طاری ہوگیا اور وہ دوزخ کا ذکر سُن کر روتے تھے، اور اس خوف کی وجہ سے انہوں نے اپنے آپ کو گھر میں قید کرلیا۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اُن صحابی کی اِس کیفیت کے بارے میں بتایا گیا تو حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُن کے پاس گھر پر آئے اور اُن کو اپنے سینے سے لگالیا تو اُن صحابی کا اِنتِقال ہوگیا۔ نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم سے فرمایا: اپنے ساتھی کے کفن و دفن کا اِنتِظام کرو، دوزخ کے خَوف نے اِس کا جگر ٹکڑے ٹکڑے کردیا ہے۔[15]

قارئینِ کرام! ان واقعات سے ہمیں بھی یہ درس ملتا ہے کہ صرف عیدَین (یعنی عیدُ الفطر اور عید الاضحیٰ) پر ہی نہیں بلکہ ہم بھی خوشی غمی موقع کی مناسبت سے ایک دوسرے سے گلے مل کر دلجوئی کریں تاکہ آپس میں محبت کی فضا قائم ہو اور دلوں سے نفرتیں دور ہوں۔

اللہ پاک ہمیں ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) شرف المصطفیٰ، 6/30 تا 32، حدیث:2527-الریاض النضرہ، 1/48 تا 50 (2) مسند احمد، 29/104، حدیث:17562-مشکاۃ المصابیح، 2/171، حدیث:4692 (3) مراٰۃ المناجیح، 6/367 (4) بخاری، 2/548، حدیث:3756 (5) بخاری، 1/44، حدیث:75 (6) نزہۃ القاری، 1/428 (7) معجم اوسط، 3/37، حدیث:3794 (8) سنن کبریٰ للبیہقی، 7/163، حدیث:13580 (9) دیکھئے: طبقاتِ ابن سعد، 8/220 (10) دیکھئے: ترمذی، 4/335، حدیث:2741 (11) مراٰۃ المناجیح، 6/359 (12) دیکھئے: تاریخ ابن عساکر، 18/381 (13) دیکھئے: ابوداؤد، 4/453، حدیث:5214 (14) دیکھئے: معجم کبیر، 17/373، حدیث:1021 (15) مستدرک للحاکم، 3/317، حدیث:3881۔

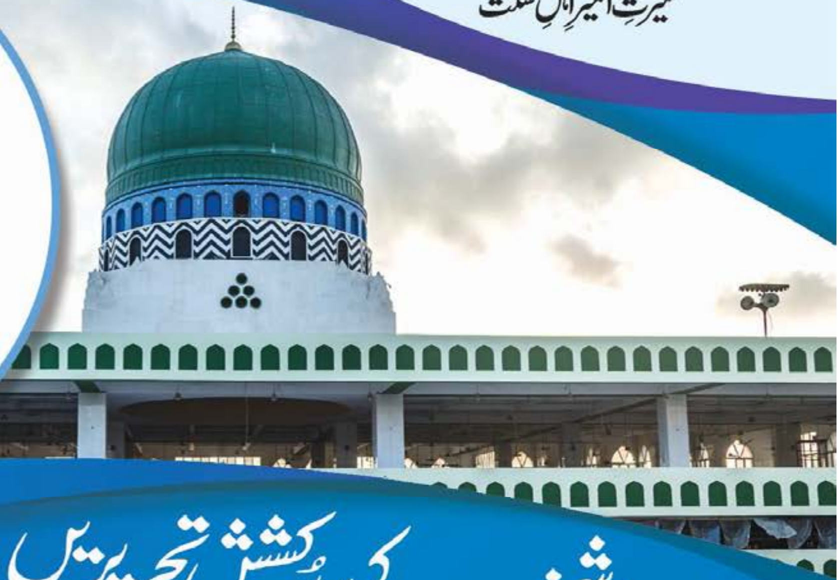

بااثر شخصیت کی پُرکشش تحریریں

مولانا عبد اللہ نعیم عطّاری مدنی*

تحریر کی اہمیت

اِنسان کے لئے اپنی بات لوگوں تک پہنچانے کے دو طریقے صدیوں سے مقبول رہے ہیں، ایک بیان اور دوسرا تحریر۔ بیان کی اہمیت اپنی جگہ مسلَّم ہے لیکن اس سے براہِ راست فائدہ اٹھانے والے تھوڑے ہوتے ہیں کہ بیان کرنے والے کی زبان سے ادا ہونے کے بعد اس کے کلمات فضا میں بکھر جاتے ہیں، جس نے سنا اس نے سنا اور جو نہ سن سکا وہ محروم رہا! جبکہ تحریر کے فوائد کثیر اور فائدہ اٹھانے والے بہت زیادہ ہیں کہ لکھنے والے کے قلم سے جو لفظ ایک بار لکھا جاتا ہے وہ صدیوں کے لیے محفوظ ہو جاتا ہے، جو چاہے جب چاہے اس سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے، بلکہ یوں کہئے کہ مصنف اپنی کتاب کی صورت میں ہمیشہ زندہ رہتا ہے اور زمانے کو مسلسل فوائد پہنچانے کا ذریعہ بنتا ہے۔

یوں تو قلم و کاغذ کی اہمیت ہر زمان و زبان میں ہمیشہ ہی مانی گئی ہے، لیکن بعض اہلِ قلم کے شہ پارے اپنی مثل آپ ہوتے ہیں ان کا کوئی ثانی ہوتا ہے نہ کوئی مقابل، ان کے قلم کے ذریعے منظر پر آنے والا ایک ایک لفظ اور جملہ دامنِ ادب میں کسی بوٹے سے کم نہیں ہوتا! یہ اپنے نوکِ قلم کے لئے جس کلمے کا انتخاب کرلیں وہ زبان زدِ خاص و عام ہو جاتا ہے، ان کا اسلوبِ کلام ایسا دل پزیر ہوتا ہے کہ ہر صاحبِ ذوق اَش اَش کر اٹھتا ہے، اگر کوئی کم پڑھا لکھا شخص بھی ان کی تحریر پڑھے تو بات سمجھنے کے ساتھ ساتھ ذوقِ مطالعہ سے لبریز ہو جاتا ہے اور کتب بینی اس کے مشاغل کا حصہ بن جاتی ہے گویا ان صاحبانِ قلم و قرطاس کی تحریر "بس ایک تحریر" نہیں بلکہ ادب کا سرچشمہ، علم کا نور، تنہائی کی ساتھی اور دلوں کو جِلا بخشنے والی ہوتی ہے اور جب ان تمام تر کمالات سے مُزَیَّن ہونے کے ساتھ ساتھ صاحِبِ تحریر زہد و تقویٰ کے حُسن سے مُزیَّن، مُصلِحِ قوم اور عاشِقِ رسول بھی ہو تو اس کی تحریر میں چار چاند لگ جاتے ہیں۔

تحریر کا فن

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رَضوی دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ ایسی ہی عظیمُ الشّان اور صاحِبِ قلم شخصیت کے مالک ہیں، آپ کی تحریر قیمتی مدنی پھولوں پر مشتمل ہوتی ہے جو قارئین کے لئے جاذبیت کے ساتھ ساتھ حکمت کا سرچشمہ ثابت ہوتی ہے، آپ کا اُسلوبِ تحریر اتنا سادہ

* شعبہ درسی کتب
اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیہ، کراچی

اور سَہل ہوتا ہے کہ مشکل سے مشکل بات بھی ایسے خوبصورت پیرائے میں ڈھال کر بیان فرماتے ہیں کہ کم پڑھا لکھا شخص بھی موضوع سے واقفیت کے ساتھ ساتھ بیان کردہ امور کو سمجھنے میں دِقّت محسوس نہیں کرتا، آپ کے بیان کردہ ادبی الفاظ کو قبولِ عام حاصل ہوجاتا ہے، آپ کی تحریر میں جابجا ایسے جملے ہوتے ہیں جو قاری کے دماغ میں جھماکا لگادیں اور بیان کردہ ہدایات پر عمل کے لئے اُبھاریں، آپ کی تحریر میں ایسی بے پایاں سلاست وروانی ہوتی ہے کہ پڑھنے والا اُکتاہٹ کا شکار نہیں ہوتا، آپ کی تحریر میں موقع کی مناسبت سے اشعار کا ذِکر اس طرز پر ہوتا ہے کہ ماقبل کا مفہوم چند مصرعوں میں قاری کے ذہن نشین ہوجاتا ہے، آپ کی تحریر خوفِ خدا، عشقِ مصطفےٰ اور بزرگانِ دین کے ساتھ اِرادت مندی کا لاجواب سَنگم ہوتی ہے۔

اردو کو نیا پیراہن مل گیا!

امیرِ اہلِ سنّت کی تحریر کا میدان اردو زبان ہے جس کی شائستگی، شوکتِ الفاظ اور مضامین کی چاشنی اپنی مثال آپ ہے لیکن جب اس کی ادائیگی و الفاظ کو آپ کے لہجے کا پیراہن نصیب ہوا تو اردو کا یہ چہرہ نئی انگ کے ساتھ جلوہ افروز ہوا جس کی تابانیوں سے عوام کے ساتھ ساتھ خواص نے بھی روشنی حاصل کی۔ عام طور پر صاحبانِ قلم اپنی قلم کاری و نثر نگاری کے ذریعے کسی بھی مضمون، کہانی، خط یا داستان کو اپنی علمیت کے اظہار کا ذریعہ بناتے اور تکلفات کو تحریر کا حُسن سمجھتے ہیں حالانکہ ان سے تحریر الجھ کر رہ جاتی اور نثر مشکلات اور پیچیدگیوں کا روپ دھار لیتی ہیں جس کی وجہ سے قاری اُکتاہٹ کا شکار ہوجاتا اور تحریر کو مکمل پڑھے بغیر ہی چھوڑ دیتا ہے! لیکن آپ نے اپنی تحریر میں ان تکلفات کا ارتکاب نہیں فرمایا بلکہ قارئین کی ذہنی و علمی سطح کو اس خوبصورتی سے ملحوظ رکھا کہ پڑھنے والا بآسانی بات کو سمجھ جاتا ہے اور آپ کا کلام سطحیت سے بھی پاک رہتا ہے۔

اردو زبان کی ایک خوبی اور حضرتِ عطّار کا نباہ!

جس زبان میں وقت کے ساتھ ساتھ تبدیلی کی گنجائش نہ ہو وہ یکسانیت کا شکار ہو کر جامِد ہوجاتی ہے! صرف وہی زبان زندہ رہتی ہے جو زمانے کے تقاضوں اور زندگی کی ضروریات کے ساتھ تبدیلی کی طرف مائل رہے۔ چونکہ امیرِ اہلِ سنّت کی تحریر اردو زبان میں ہوتی ہے اور یہ خوبی آپ میں بدرجۂ اتم مکمل طور پر پائی جاتی ہے لہٰذا آپ نے اس خوبی سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے مختلف ادوار میں اپنی تحریر کو گوناگوں تبدیلیوں میں ڈھالا ہے۔ اس کا اندازہ لگانے کے لئے درج ذیل مختلف اقتباسات اور تبصرے ملاحظہ کیجئے۔ چنانچہ آپ کی زندگی کا سب سے پہلا رسالہ ”تذکرۂ امام احمد رضا“ کے اُس ایڈیشن کا پیش لفظ ملاحظہ کیجئے جو آپ نے 47 سال پہلے تحریر فرمایا:

یہ امر مُسَلَّم ہے کہ قوموں کا ارتقاء اور استحکام سلف کے کارناموں سے واقفیت حاصل کرکے ان کے نقش قدم پر عمل پیرا ہو کر ہی حاصل ہوسکتا ہے، ملت کے نونہال اسلام کے جلیل القدر فرزندوں کی سیرت سے آشنا ہو کر ہی نیا وَلولَہ عزم وہمت اور کامیابی کا راستہ حاصل کرسکتے ہیں۔ واحسرتا! آج ہم نے اکابر کے کارناموں کو یکسر بُھلا دیا ہے۔ کاش! ہم اپنے اسلاف کی پاکیزہ سیرت و کردار کو اپنے لیے مشعل راہ بناتے بر خلاف اس کے آج مسلمان مغربی تہذیب و تمدُّن کو اپنا کر ضَلالت کے عمیق گڑھے میں گرتا جارہا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہ سیّدِ المرسلین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (1)

اس اقتباس میں الفاظ کی جامعیت اور دقیق معنویت گزرے کل کی مانند واضح ہے اور بیشتر کتب کے پُرانے ایڈیشنز میں یہی اسلوب و انداز نظر آتا ہے لیکن مُرُورِ زمانہ کے باعث لوگوں کی ذہنی و علمی سطح کمزور ہوتی چلی گئی اور ایک تعداد اردو پڑھنے لکھنے سے دور ہونے لگی تو آپ نے اندازِ تحریر میں تبدیلی کی اور ہر دَور کے افراد کے ساتھ یگانگی برقرار رکھنے کے لئے آسان سے آسان کلمات کا اِلتزام کرنا شروع فرمایا، نیز اردو کے وہ کلمات جن کا مطلب ہر شخص نہیں سمجھ سکتا ان کے لئے لفظ کا معنیٰ اور ضرورتاً انگریزی کلمات کا اضافہ کرنے لگے تاکہ ہر سطح کا شخص اس سے مستفید ہوسکے اور آپ کے کتب و رسائل اردو کی بقا کا سبب بنیں۔ تقریباً نصف صدی کے بعد آپ کی تحریر کتنی عام فہم اور سہل ہوچکی ہے اس کے

لئے آپ کی نماز کے موضوع پر شائع ہونے والی ضخیم کتاب "فیضانِ نماز" سے ایک اقتباس ملاحظہ کیجئے:

نماز میں جس طرح مصیبتوں کا علاج ہے اِسی طرح اِس میں بیماریوں کا بھی علاج ہے، خود طبیبوں کو اِعتراف ہے کہ وُضو کرنے والا شخص دماغی اَمراض میں بہت کم مبتلا ہوتا ہے، نمازی جُنون (یعنی پاگل پن) اور تِلّی (Spleen) کی بیماریوں سے اکثر محفوظ رہتا ہے، نماز پڑھنے کے لئے دن میں کئی بار وُضو کرنے سے اعضا دُھلتے رہتے ہیں اور نمازی کپڑے بھی پاک صاف رکھتا ہے، اس لئے گندگیوں اور ناپاکیوں سے حفاظت رہتی ہے اور ظاہر ہے کہ گندگی بہت سی بیماریوں کی جڑ ہے۔(2)

قارئین کی ذہنی سطح کا لحاظ

امیرِ اہلِ سنّت جہاں قارئین کی علمی و ذہنی سطح کا لحاظ فرماتے ہیں وہیں کلمات کے درست تَلَفُّظ اور ان کے مکمل خدوخال بھی عوام تک پہنچانے کا التزام کرتے ہیں تاکہ کم پڑھا لکھا طبقہ اپنے تلفظ کی درستی کے ساتھ ساتھ ان الفاظ کے املا کی بناوٹ بھی پہچان سکے یہی وجہ ہے کہ آپ اپنی تحریر میں بغرضِ تبلیغ و اشاعت مشکل و فصیح کلمہ ذِکْر کرکے نہ صرف اس کا معنیٰ لکھتے ہیں بلکہ تلفظ بھی تحریر فرماتے ہیں جس کا اہتمام آپ سے پہلے کسی قلم کار کی تحریر میں نظر نہیں آتا، چند اقتباسات پیشِ خدمت ہیں:

ایسا شخص کہ جس کی پیروی کی جاتی ہو وہ لوگوں کو رغبت دلانے کی نیّت سے ایسا عمل ظاہر کرسکتا ہے جب کہ اِس اظہار میں رِیا کی آمیزش (آ۔مے۔زِش) نہ ہو۔ اِس طرح اِخلاص کے ساتھ عمل کے اظہار سے وہ ثوابِ عظیم کا حقدار ہے۔(3)

کثیر گناہ ایسے ہیں کہ جن کی وجہ سے براہِ راست دوسروں کو نقصان اُٹھانا پڑتا ہے، مَثَلاً اگر کوئی شخص چوری کا گناہ کرے گا تو اُس شخص کا نقصان ہوگا جس کی چیز چُرائی جائے گی، بِالکل یہی مُعاملہ ڈاکہ ڈالنے، اَسلحہ (اَس۔لِ۔حَہ) دکھا کر موبائل فون وغیرہ چھین لینے والوں کا ہے۔(4)

بیدار مغز شخصیت

اچھی تحریر کو مَعْرضِ وجود میں لانے کی کوشش تکلّف کی راہ پر چلنے سے کم نہیں لیکن مُحرِّر کو جب اپنے کلام کی سند کے لئے کسی معتمد حوالے کی ضرورت پیش ہو تو یہ تکلّف کے ساتھ ساتھ پُرخَطر بھی ہوجاتی ہے کیونکہ مُحرِّر چاہتا ہے کہ اس کے کلام کے لئے ایسا حوالہ ملے جو سَنَد بھی بن سکے اور اس کی عبارت (یعنی تحریر / مضمون) مُحرِّر کی عبارت سے ادبی مُوافَقت بھی رکھتی ہو تاکہ عبارت کا تسلسل متأثر نہ ہو، اگر اسے مطلوبہ عبارت مِل جائے تو ٹھیک ورنہ وہ اس کو اپنے کلام کے موافق کرنے کے لئے بعض تکلفات اور وضاحتی عبارات کا سہارا لیتا ہے جو یقیناً بیدار مغز شخص کا ہی کام ہے! مُصلحِ قوم امیرِ اہلِ سنّت تحریر کے اس پہلو پر کمال کی مہارت رکھتے ہیں اور منقولہ عبارات کو اس خوبصورتی سے اپنے اسلوب میں ڈھالتے ہیں کہ تسلسل بھی برقرار رہتا ہے اور منقولہ عبارت سمجھنا بھی آسان ہوجاتا ہے۔ چنانچہ آپ کی نقل کردہ عبارات وتسہیلات کے نمونے ملاحظہ ہو:

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: دنیا کی زندگی میں (جاگتے میں) اللہ پاک کا دیدار نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے خاص ہے اور آخرت میں ہر سُنّی مسلمان کے لیے ممکن بلکہ واقع۔ رہا قلبی (یعنی دل میں) دیدار یا خواب میں، یہ دیگر انبیا علیہمُ السّلام بلکہ اولیا کے لئے بھی حاصل ہے۔ ہمارے امامِ اعظم (ابو حنیفہ) رضی اللہ عنہ کو خواب میں سو بار زیارت ہوئی۔ (مزید فرماتے ہیں:) اُس (یعنی اللہ پاک) کا دیدار بِلا کَیف ہے، یعنی دیکھیں گے اور (مگر) یہ نہیں کہہ سکتے کہ کیسے دیکھیں گے! جس چیز کو دیکھتے ہیں اُس سے کچھ فاصِلہ مَسافت (Distance) کا ہوتا ہے، نزدیک یا دُور، وہ دیکھنے والے سے کسی جہت (Direction) میں ہوتی ہے، اوپر یا نیچے، دَہنے (Right) یا بائیں (Left)، آگے یا پیچھے، اُس (یعنی ربِّ کریم) کا دیکھنا اِن سب باتوں سے پاک ہوگا۔ پھر رَہا یہ کہ کیونکر ہوگا؟ یہی تو کہا جاتا ہے کہ "کیونکر" کو یہاں دَخل نہیں، اِن شآءَ اللہ جب دیکھیں گے اُس وقت بتا دیں گے۔ اس (طرح) کی سب باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ جہاں تک عقل پہنچتی ہے، وہ خُدا نہیں اور جو خدا ہے، اُس تک عقل رَسا (یعنی پہنچتی) نہیں، اور وقتِ دیدار نگاہ اُس کا اِحاطہ (یعنی گھیرا) کرے، یہ محال (یعنی ناممکن) ہے۔(5)

تحریر کا ایک خوبصورت پہلو

سَلاست و روانی کسی بھی نثر کی جان ہوا کرتی ہے اور جب اس کو نظم کا لہجہ مِل جائے تو قارئین کا لُطف دوبالا ہوجاتا ہے ہم وزن کلمات، مُقَفّٰی و مُسَجَّع جملے اور اِستعارات کا برمحل استعمال ہار میں پروئے ہوئے موتیوں سے کم نہیں ہوتا۔ اردو زبان کو خوبصورت سے خوبصورت ترین بنانے والی شخصیت کی تحریر میں یہ وصف بھی بدرجۂ اَتَم (مکمل طور پر) پایا جاتا ہے۔ اس خصوصیت پر مشتمل اقتباسات ملاحظہ کیجئے:

کھانے کِھلانے، پینے پلانے، رکھنے اُٹھانے، دھونے پکانے، پڑھنے پڑھانے، چلنے (گاڑی وغیرہ) چلانے، اُٹھنے اٹھانے، بیٹھنے بٹھانے، بتّی جلانے، پنکھا چلانے، دستر خوان بچھانے بڑھانے، بچھونا لپیٹنے بچھانے، دکان کھولنے بڑھانے، تالا کھولنے لگانے، تیل ڈالنے عطر لگانے، بیان کرنے، نعت شریف سنانے، جوتی پہننے، عمامہ سجانے، دروازہ کھولنے بند فرمانے، اَلغَرَض ہر جائز کام کے شروع میں (جبکہ کوئی مانعِ شَرعی نہ ہو) بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھنے کی عادت بنا کر اِس کی برکتیں لُوٹنا عین سَعادت ہے۔[6]

رضائے الٰہی پانے، دل میں خوفِ خدا جگانے، ایمان کی حِفاظت کی کُڑھن بڑھانے، موت کا تصوُّر جمانے، خود کو عذابِ قبر و جہنّم سے ڈرانے، گناہوں کی عادت مِٹانے، اپنے آپ کو سنّتوں کا پابند بنانے، دل میں عشقِ رسول کی شَمع جَلانے اور جنّت الفردوس میں مَکّی مَدَنی مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس پانے کا شوق بڑھانے کے لئے تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، ہر ماہ کم از کم تین دن کے لئے عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلے میں سنّتوں بھرا سفر کرتے رہئے اور فکرِ مدینہ کے ذریعے روزانہ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی ابتدائی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے ذِمّے دار کو جمع کرواتے رہئے۔[7]

مُسلمانوں کی خَستہ حالی آپ کے سامنے ہے، کیا بے عملی کے سیلاب اور مسجدوں کی ویرانی دیکھ کر آپ کا دل نہیں جَلتا؟ آہ! مغربی فیشن کی یلغار، فرنگی تہذیب کی طُومار، بے حیائیوں سے بھرپور پروگرام دیکھنے کے لئے گھر گھر رکھے ہوئے ٹی وی اور وی سی آر، قدم قدم پر گناہوں کی بھرمار، ہائے! مسلمانوں کا بگڑا ہوا کردار! یہ سب باتیں مُسلمانوں کی خیر خواہی اور آخرت کی بہتری کے طلب گار مسلمان کے لئے بے حد کرب و اضطراب کا باعث ہیں۔[8]

نام ہی تو تعارف ہوتا ہے

جس طرح اچھا نام شخصیت کا تعارف ہوتا ہے اسی طرح اچھا نام کتاب کا بھی تعارف ہوتا ہے، ہر شخص کتاب کا نام پڑھ کر اس کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے، اگر کتاب کا نام ہی تجسس پیدا نہ کرے تو اس کو پڑھنے والوں کی تعداد بھی کم ہوتی ہے، امیرِ اَہلِ سنت کی یہ حکمت ہے کہ آپ اپنے کتب و رسائل کے نام لوگوں کی نفسیات کے مطابق رکھتے ہیں تاکہ وہ ان سے استفادہ کر سکیں۔ آپ کے چند رسائل کے نام یہ ہیں:

❁ اشکوں کی برسات ❁ چڑیا اور اندھا سانپ ❁ مدینے کی مچھلی ❁ بھیانک اونٹ ❁ انمول ہیرے ❁ پُراسرار بھکاری ❁ کفن چوروں کے انکشافات ❁ خوفناک جادوگر ❁ جنات کا بادشاہ، وغیرہ

پُرخُلوص شخصیت

علم وفضل اور زہد و تقویٰ کی حامل شخصیت کی تحریر بے ریا اور پُرخلوص ہوتی ہے، ان کی تحریر کی خوبصورتی تصنُّعات کی وجہ سے نہیں بلکہ اصلاحِ امت کے دَرْد کی وجہ سے ہوتی ہے، یہ اپنا کلام داد و تحسین وصول کرنے کے لئے نہیں بلکہ قوم و مِلّت کی فلاح و بہبود کے لئے تحریر کرتے ہیں جو بیشتر انسانوں کی دنیا و آخرت سنوارنے اور علم بکھیرنے کا باعث بنتا ہے۔

اللہ ربُّ العزت ہمیں ان کے جذبۂ اصلاحِ اُمّت اور دین کی ترویج و اشاعت کی لگن سے حصہ نصیب فرمائے اور ان کے عطا کردہ گراں قدر علمی تحفوں سے کماحَقُّہٗ مستفید ہونے کی سعادت بخشے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) تذکرۂ امام احمد رضا، ص1 (2) فیضان نماز، ص27 (3) نیکی کی دعوت، ص97 (4) نیکی کی دعوت، ص132 (5) بہارِ شریعت، 1/20 تا 22- فیضان نماز، ص102 (6) فیضانِ سنت، جلد اول، ص1 (7) نیکی کی دعوت، ص60 (8) بھیانک اونٹ، ص15۔

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مَدَنی*

رجبُ المرجب اسلامی سال کا ساتواں مہینا ہے۔ اس میں جن اَولیائے عُظّام اور عُلَمائے اسلام کا یومِ وصال یا عرس ہے، ان میں سے 105 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" رجب المرجب 1438ھ تا 1445ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے، مزید 11 کا تعارُف ملاحَظہ فرمائیے:

اولیائے کرام رحمہمُ اللہ السَّلام

1 ولیِّ کامل حضرت شیخ حاجی عبد الکریم چشتی رحمۃُ اللہ علیہ عالمِ دین، مرید و خلیفہ خواجہ نظامُ الدین بلخی، شیخِ طریقت، شارحِ فصوص الحکم اور صاحبِ کرامت تھے۔ وصال 27 رجب 1045ھ کو فرمایا، مزار، متصل باغ زیب النساء، نواں کوٹ چھپر اسٹاپ یتیم خانہ روڈ لاہور میں ہے۔[1]

2 حضرت ڈورے یا دُوری شاہ قادری رحمۃُ اللہ علیہ ولیِ کامل تھے۔ ڈورے شاہ بعہد شاہجہاں ہند میں آئے، شہزادہ داراشکوہ آپ کا معتقد تھا اور آپ کو مادھوثانی کہا کرتا تھا۔ آپ کا وصال 14 رجب 1050ھ میں ہوا۔ مزار مبارک برلب سڑک سلطان پورہ لاہور میں بالمقابل کوچۂ محمدی میں ہے۔[2]

3 پیرِ طریقت حضرت شاہ محب اللہ گوڑیانوی رحمۃُ اللہ علیہ سلسلہ چشتیہ نظامیہ کے شیخ طریقت مرزا بخش اللہ بیگ کے مرید و خلیفہ اور خواجہ میاں محمد شاہ ہوشیار پوری کے مرشد تھے۔ آپ کی پیدائش گوڑیانی، ضلع گوڑ گانوہ، ہریانہ، ہند میں ہوئی اور وصال 12 رجب 1295ھ کو دہلی میں ہوا۔[3]

4 حضرت خواجہ محمد ہاشم نقشبندی رحمۃُ اللہ علیہ بگھار شریف، تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی کے راجپوت جنجوعہ خاندان میں پیدا ہوئے اور 27 رجب 1313ھ کو وصال فرمایا۔ آپ خواجہ محمد عثمان دامانی آف موسیٰ زئی شریف کے مرید و خلیفہ، خوفِ خدا و عشقِ رسول کے پیکر، یادگارِ اسلاف اور بانیِ آستانہ عالیہ بگھار شریف ہیں۔[4]

5 حضرت عبد اللہ مسافر صحرائی قادری رحمۃُ اللہ علیہ کی پیدائش سرخ ڈھیری ضلع مردان میں ہوئی۔ مردان پھر پشاور سے علمِ دین حاصل کیا، بیعت کا شرف خواجہ حبیب اللہ شاہ قادری شطاری سے پایا، ممبئی پھر لاہور میں رشد و ہدایت میں مصروف رہے۔ آپ صاحبِ کرامت اور مستجابُ الدعوات تھے، آپ کا وصال 5 رجب المرجب 1339ھ کو ہوا، مزار باغبان پورہ قبرستان میں ہے۔[5]

6 حضرت خواجہ صوفی بابا فضل کریم شاہ مزملی گجراتی قریشی ہاشمی رحمۃُ اللہ علیہ کی پیدائش 1320ھ کو گجرات پنجاب میں ہوئی اور وصال 14 رجب 1407ھ کو موضع فدائی شاہ تحصیل منچن آباد ضلع بہاولنگر میں ہوا اور یہیں تدفین ہوئی۔ آپ سلسلہ عالیہ قادریہ گنجالویہ مزملیہ کے شیخِ طریقت، علما و حفاظ کے مرشد اور بانی المزملی مسجد فدائی شاہ ہیں۔ جامعہ

مزار حضرت شیخ حاجی عبد الکریم چشتی رحمۃُ اللہ علیہ

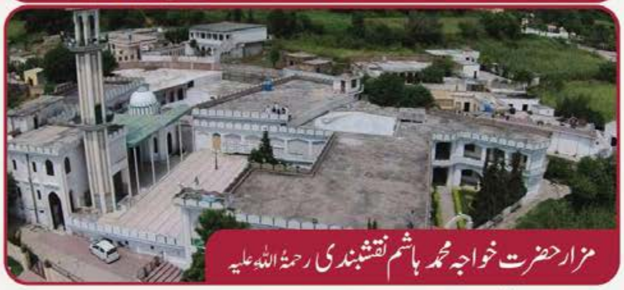
مزار حضرت خواجہ محمد ہاشم نقشبندی رحمۃُ اللہ علیہ

* رکن مرکزی مجلس شوریٰ (دعوتِ اسلامی)

انوار الاسلام منچن آباد آپ کے فیضان کا مظہر ہے۔ (6)

علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام

7 محدّثِ کبیر امام طلق بن غنّام نخعی کوفی رحمۃُ اللہِ علیہ نے امام شریک قاضی، امام مسعودی اور امام شیبان وغیرہ سے احادیثِ مبارکہ روایت کیں۔ آپ کے شاگردوں میں امام بخاری، امام ابوشیبہ بن ابو بکر وغیرہ محدثین شامل ہیں، آپ کا وصال ماہِ رجب 211ھ میں ہوا۔ (7)

8 حضرت بِشر بن حکم عبدی نیشاپوری رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش نیشاپور، ایران میں ہوئی۔ عظیم محدثین مثلاً امام مالک اور امام سفیان بن عیینہ سے روایت حدیث کی، آپ سے روایت کرنے والوں میں امام بخاری اور امام مسلم جیسے ائمۂ احادیث شامل ہیں۔ آپ کا وصال ماہِ رجب 237 یا 238ھ میں ہوا۔ (8)

9 علّامۂ عصر مفتی عطا محمد رتوی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش 1301ھ کورتہ شریف ضلع چکوال کے علمی وروحانی گھرانے میں ہوئی، آپ علوم وفنون کی تحصیل کے لئے کئی شہروں کا سفر کرتے ہوئے رامپور پہنچے اور علّامہ فضل حق رامپوری سے استفادہ کیا، واپس آکر والد صاحب کی مسندِ تدریس سنبھالی اور زندگی بھر تدریس کرتے رہے، آپ آستانہ عالیہ نقشبندیہ للہ شریف میں بیعت تھے اور خلافت پائی۔ آپ بہترین خطیب بھی تھے۔ وصال 10 رجب 1376ھ کو ہوا، مقام پیدائش میں تدفین ہوئی۔ (9)

10 عالمِ باعمل حضرت مولانا مفتی عبدالعزیز مزنگوی رحمۃُ اللہِ علیہ چانگانوالی نزد جلال پور جٹاں ضلع گجرات میں پیدا ہوئے، آپ کتب بینی وکتب فہمی کے ماہر، درسِ قراٰن و حدیث کے شائق، انجمن اسلامیہ مزنگ کے بانی اور صاحبِ

مزار حضرت بابا فضل کریم شاہ مزملی گجراتی قریشی ہاشمی رحمۃُ اللہِ علیہ

مزار علّامۂ عصر مفتی عطا محمد رتوی رحمۃُ اللہِ علیہ

تصنیف عالمِ دین تھے۔ آپ نے تحریکِ پاکستان میں بھرپور حصہ لیا۔ آپ کا وصال 30 رجب 1384ھ میں ہوا، تدفین میانی صاحب قبرستان میں کی گئی۔ (10)

11 تلمیذِ محدثِ اعظم پاکستان بلبلِ سندھ حضرت مولانا قاضی دوست محمد صدیقی رحمۃُ اللہ علیہ کی پیدائش 1336ھ کو گوٹھ ترائی، تحصیل گڑھی یاسین ضلع شکارپور کے علمی گھرانے میں ہوئی اور یکم رجب 1407ھ کو وصال فرمایا، تدفین درگاہ مخدوم محمد عثمان قریشی لاڑکانہ میں ہوئی۔ آپ جید عالمِ دین، ترجمانِ اہلِ سنّت، مستفیض جامعہ منظرِ اسلام بریلی شریف، فاضل جامعہ رضویہ مظہرِ اسلام فیصل آباد، سلسلہ عالیہ قادریہ راشدیہ میں مرید، سندھ کے عظیم المرتبت خطیب اور لحن داؤدی کے مالک تھے۔ (11)

---

(1) انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 3/113 (2) تحقیقات چشتی، ص526- مدینۃ الاولیاء، ص520 (3) اذکارِ جمیل، حالات حضرت سید برکت علی شاہ خلچیانوی، ص42 (4) انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 2/219 (5) تذکرہ اولیائے لاہور، ص437 تا439- مدینۃ الاولیاء، ص246 (6) ضلع بہاولنگر کا تعارف واسفار مع ذکر خیر علما ومشائخ، ص52، 53 (7) تاریخِ اسلام للذہبی، 5/335- تہذیب التہذیب، 4/124، 125- الہدایۃ والارشاد، 1/378 (8) اسامی شیوخ البخاری للصغانی، ص81، 82- تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، 2/50، 51 (9) تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، ص65 تا67 (10) تذکرہ علماء اہلسنت وجماعت لاہور، ص336 تا339 (11) انوار علمائے اہلسنت سندھ، ص246 تا251۔

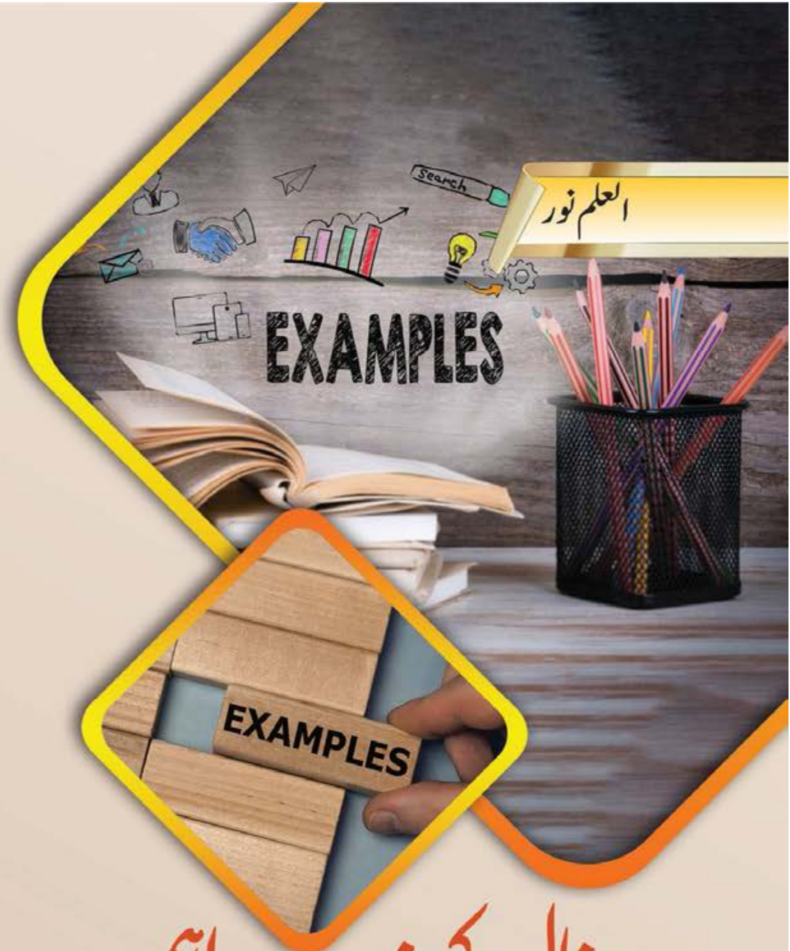

مثال کی ضرورت واہمیت

مولانا محمد آصف اقبال عطّاری مَدَنی*

اللہ پاک نے انسان کو عقل کا نور عطا فرمایا تاکہ انسان صحیح و غلط میں فرق کر سکے۔ پھر عقل کے لحاظ سے انسان مختلف درجات میں بٹے ہوئے ہیں، کوئی زیادہ عقل مند تو کوئی کم عقل۔ جب حقیقت یہ ہے کہ بعض انسان کم عقل اور کم فہم ہیں تو انہیں عقلی اور غیر محسوس بات سمجھانے کے لئے کسی ایسی شے کی مثال بیان کی جاتی ہے جو ان کی دیکھی بھالی ہو، ان کی عادات اور روزمرہ سے تعلق رکھتی ہو اور وہ شب و روز اس کا نظارہ کرتے ہوں۔

ہم صبح شام یہ کہتے نظر آتے ہیں "مثال کے طور پر"، "مثلاً"، "جیسے"، یا "اسے یوں سمجھ لو" وغیرہ اور ہمارا ٹیچر یا ٹیوٹر بھی ہمیں بار بار "For example" کہہ کہہ کر سمجھاتا ہے۔ اس طرح ہم مثال دے کر بات سہولت کے ساتھ دوسرے کو ذہن نشین کرا دیتے ہیں۔

امام فخر الدین رازی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مثالیں دینا عقلی طور پر پسندیدہ ہے۔[1] معلوم ہوا کہ "مثال" کو ہماری زندگی میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔

مثال دینے کا مقصد

مثال دینے کا مقصد کیا ہوتا ہے؟ تو اس بارے میں اہلِ علم و فن نے مختلف الفاظ کے ساتھ رائے کا اظہار کیا ہے، چند آراء ملاحظہ کیجئے:

تاجُ العروس میں شرح نظم الفصیح کے حوالے سے ہے: ضَرْبُ الْمَثَلِ اِيْرَادُهُ لِيُتَمَثَّلَ بِهٖ وَيُتَصَوَّرَ مَا اَرَادَ الْمُتَكَلِّمُ بَيَانَهٗ لِلْمُخَاطَب یعنی مثال اس لئے لائی جاتی ہے تاکہ اس کے ذریعے مشابہت و مماثلت (Similarity) بیان کی جائے اور متکلم نے جو بات مخاطب سے بیان کرنے کا ارادہ کیا ہے اس کا تصور کیا جائے۔[2]

امام فخر الدین رازی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مثال دینے کا مقصد دِلوں میں اثر پیدا کرنا ہوتا ہے جو خود اس شے سے نہیں ہوتا کیونکہ مثال سے غرض یہ ہوتی ہے کہ غیر واضح بات کی واضح سے اور غائب کی حاضر و موجود شے سے مشابہت و مماثلت بیان کی جائے اور یہ مشابہت اس شے کی حقیقت سمجھنے میں پختگی پیدا کرتی ہے اور حس کو عقل کے مطابق کر دیتی ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے جب ایمان لانے کی ترغیب مثال دیے بغیر ہو تو وہ دل پر اس قدر پختہ اثر نہیں کرتی جتنا کہ اس وقت کرتی ہے جب ایمان کی مثال نور و روشنی سے دی جائے۔ یوں ہی جب تم صرف کفر کا ذکر کر کے ڈراؤ گے تو عقلوں میں اس کی قباحت و برائی اس طرح پختہ نہیں ہو گی جیسا کہ ظلمت و اندھیرے سے مثال کے ذریعے ہو گی۔ اسی طرح اگر تمہیں کسی بات کی کمزوری بیان کرنی ہو تو اس کی مثال مکڑی کے جالے سے دو گے تو یہ اس خبر سے یقینی طور پر زیادہ اثر انگیز ہو گی جو صرف "کمزوری" کے ذکر پر مشتمل ہو۔[3]

مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مثال سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ معقول چیز محسوس بن کر ہر ایک کی سمجھ میں آجائے اور اس کے ذریعے مضمون کو دل قبول کرے۔[4]

مثال کیسی ہونی چاہئے؟

جو بات قاعدہ و قانون کے تحت کی جاتی ہے وہ اپنی ایک حیثیت رکھتی ہے اور قابلِ توجہ و قابلِ دلیل قرار پاتی ہے ورنہ وہ فضول ٹھہرتی ہے اسی طرح مثال بیان کرنے کا بھی ایک قاعدہ ہے۔ یہ سمجھنے کے لئے درج ذیل تین اقتباسات کافی ہیں:

*فارغ التحصیل جامعۃُ المدینہ، شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

1 کسی چیز کا جیسا حال ہوگا اسی قسم کی چیز سے اس کی مثال دی جائے گی۔ بڑی چیز کی مثال بڑی اور حقیر چیز کی مثال حقیر چیز، اس پر اعتراض کرنا محض غلط اور بے جا ہے بلکہ یہ تو کمال حکمت ہے کہ مثال اصل کے مطابق ہو حقیر چیزوں کی مثال چھوڑ دینی اور ان کے بغیر مثال لانا ان کے سمجھانے کے لئے کافی نہ ہوگا۔ مثل مشہور ہے کہ مثال اقوال کا چراغ ہے۔ چراغ خواہ سونے کا ہو خواہ مٹی کا روشنی میں فرق نہیں رکھتا۔[5]

2 مثال سمجھانے کو ہوتی ہے نہ کہ ہر طرح برابری بتانے کو۔ قراٰنِ عظیم میں نورِ الٰہی کی مثال دی ﴿ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ﴾ (ترجَمۂ کنزالایمان: جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے)[6] کہاں چراغ اور قندیل اور کہاں نورِ ربِّ جلیل۔[7]

قراٰنِ کریم اور مثال

جب ہم قراٰنِ کریم کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں اس مقدس کتاب میں جا بجا "مثالیں" نظر آتی ہیں اور ایسا کیوں نہ ہو کہ اس کتاب کا مقصد ہی "وضاحت و بیان" ہے جیسے توحید و رسالت، عقائد و نظریات، شریعت و طریقت اور ظاہر و باطن کا بیان وغیرہ۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے۔[8] اور مثالیں بیان کرنے کے متعلق ارشادِ ربانی ہے: ﴿ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ(۲۱) ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور یہ مثالیں لوگوں کے لئے ہم بیان فرماتے ہیں کہ وہ سوچیں۔[9]

قراٰنِ کریم سے 2 مثالیں

آیئے! اب قراٰنِ کریم سے 2 مثالیں ملاحظہ کیجئے کہ وہ کس اچھے انداز سے مخاطب کے ذہن کو اصل مقصود کے قریب کرتی، تسلی بخش دعوتِ فکر دیتی اور عمدہ انداز میں کسی فعل کی ترغیب دلاتی یا کسی فعل سے نفرت پیدا کرتی ہیں۔

1 ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّ لَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗؕ وَ اِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَ الْمَطْلُوْبُ(۷۳) ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اے لوگو! ایک کہاوت فرمائی جاتی ہے اسے کان لگا کر سنو وہ جنہیں اللہ کے سوا تم پوجتے ہو ایک مکھی نہ بنا سکیں گے اگرچہ سب اس پر اکٹھے ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین کر لے جائے تو اس سے چھڑا نہ سکیں کتنا کمزور چاہنے والا اور وہ جس کو چاہا۔[10]

2 نیز ارشاد فرماتا ہے: ﴿ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِۚۖ اِتَّخَذَتْ بَيْتًاؕ وَ اِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ(۴۱) ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: ان کی مثال جنہوں نے اللہ کے سوا اور مالک بنا لیے ہیں (معبود ٹھہرالیا) مکڑی کی طرح ہے اس نے جالے کا گھر بنایا اور بیشک سب گھروں میں کمزور گھر مکڑی کا گھر کیا اچھا ہوتا اگر جانتے۔[11]

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ ان دونوں آیات کے تعلق سے فرماتے ہیں: جب اللہ پاک نے ان کے بتوں کی عبادت اور عبادت رحمٰن سے ان کی دشمنی کی قباحت بیان کرنے کا ارادہ فرمایا تو مکھی کی مثال ہی مناسب تھی کہ ان بتوں سے مکھی کے نقصان کا خاتمہ نہیں کیا جا سکتا اور مکڑی کے گھر (جالے) کی مثال دی تاکہ واضح ہو جائے کہ ان بتوں کی عبادت اس سے بھی کمزور ہے۔ ایسی مثال میں جس کی مثال دی گئی وہ کمزور ترین ہوتا ہے جبکہ مثال قوی اور واضح ترین ہوگی۔[12]

یہ صرف 2 قراٰنی مثالیں ہیں جو یہاں ذکر کی گئیں ورنہ جب ہم اس بے مثال کتاب کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہم پر یہ بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ اس میں علم و حکمت کو اپنے دامن میں سموئے ہوئے مثالوں کے چراغ انسان کو ہدایت کی روشنی پہنچا رہے ہیں۔

احادیثِ کریمہ سے 2 مثالیں

قراٰنِ کریم کی طرح احادیثِ کریمہ میں بھی مثالوں کا استعمال بکثرت ملتا ہے۔ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے اصحاب اور قیامت تک آنے والے امتیوں کو دین کا پیغام آسانی اور وضاحت کے ساتھ سمجھانے کے لئے کئی مواقع پر روزمرہ زندگی سے مثالیں دی ہیں۔ یہاں دو مثالیں ذکر کی جاتی ہیں۔

پہلی مثال اور اس کی وضاحت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیا کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے گھر بنایا اور اس کے سجانے اور سنوارنے میں کوئی کمی نہ

چھوڑی مگر کسی گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس کے گرد پھرتے اور تعجب سے کہتے، بھلا یہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ فرمایا: وہ اینٹ میں ہوں۔ میں سارے انبیا سے آخری ہوں۔[13]

اہلِ اسلام کا یہ تسلیم کیا ہوا عقیدہ ہے کہ حضور خاتم الانبیاء صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ پاک کے آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ اس عقیدہ ختم نبوت کا منکر کافر و مرتد یعنی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس حدیث شریف میں بڑے ہی عمدہ انداز میں ایک آسان مثال کے ذریعے ختمِ نبوت کا عقیدہ سمجھایا گیا ہے تاکہ عام سے عام شخص بھی سمجھ جائے مگر انتہائی بد نصیبی و محرومی مرزا غلام احمد قادیانی کی جو اس آسان سی مثال کو نہ سمجھ سکا یا پھر جان بوجھ کر نہ سمجھا اور نبوت کا جھوٹا دعویدار بن بیٹھا اور اپنے لئے دنیا و آخرت کی ذلت و رسوائی خرید لی۔

دوسری مثال اور اس کی وضاحت

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حدوں کو قائم رکھنے والوں اور توڑنے والوں کی مثال ایسی ہے جیسے کشتی کے سواروں نے اپنا حصہ تقسیم کرلیا۔ بعض کے حصے میں اوپر والا حصہ آیا اور بعض کے حصے میں نیچے والا پس جو لوگ نیچے تھے انہیں پانی لینے کیلئے اوپر والوں کے پاس جانا پڑتا تھا انہوں نے کہا کہ کیوں نہ ہم اپنے حصے میں سوراخ کرلیں اور اوپر والوں کے پاس جانے کی زحمت سے بچیں پس اگر وہ انہیں ان کے ارادے کے مطابق چھوڑے رہیں تو سب ہلاک ہو جائیں اور اگر ان کے ہاتھ پکڑ لیں تو سارے بچ جائیں۔[14]

اس حدیث شریف میں ایک مثال کے ذریعے بُرائی سے روکنے اور نیکی کا حکم دینے کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے اور بتایا گیا کہ اگر یہ سمجھ کر اَمر بِالْمَعْرُوف وَنَہی عَنِ الْمُنکَر کا فریضہ ترک کر دیا جائے کہ بُرائی کرنے والا خود نقصان اٹھائے گا ہمارا کیا نقصان ہے! تو یہ سوچ غلط ہے۔ اس لئے کہ اس کے گناہ کے اثرات تمام معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں اور جس طرح کشتی توڑنے والا اکیلا ہی نہیں ڈوبتا بلکہ وہ سب لوگ ڈوبتے ہیں جو کشتی میں سوار ہیں، اسی طرح بُرائی کرنے والے چند افراد کا یہ جرم تمام معاشرے میں زخم بن کر پھیلتا ہے۔[15]

عقلمندانِ اسلام اور مثال

قراٰن وحدیث کے طریقہ کی پیروی کرتے ہوئے بعض بزرگوں اور اسلام کے عقلمندوں نے بھی اپنی کتابوں میں سمجھانے کے لئے بہت سی مثالیں دی ہیں۔ اس حوالے سے پُرانے بزرگوں میں حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا نام سر فہرست ہے۔ اس پر آپ کی ساری کتابیں بالخصوص "احیاءُ العلوم" گواہ ہے۔ جبکہ قریبی دور میں مفسر شہیر حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ تو مثال دے کر سمجھانے میں اپنی مثال آپ ہیں۔ تفسیر نعیمی ہو یا مراٰۃُ المناجیح، رسائلِ نعیمیہ ہوں یا مواعظِ نعیمیہ، آپ کی تقریباً ہر کتاب میں مثالوں کی کثرت پائی جاتی ہے۔ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے آپ کے حالاتِ زندگی پر پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھنے والے جناب شیخ بلال احمد صدیقی صاحب تحریر فرماتے ہیں:

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان (مفتی احمد یار خان نعیمی) کا ذہن خاص طور پر اسی ضرورت کی طرف زیادہ متوجہ تھا کہ عامۃ النّاس کے حلقوں کے لئے اور کم پڑھے لکھے لوگوں کے لئے آسان اور مفید لٹریچر پیدا کرنا وقت کا اہم ترین تقاضا ہے چنانچہ وہ خود فرمایا کرتے تھے: "میں جب لکھنے کے لئے بیٹھتا ہوں تو یہ بات مدِ نظر رکھتا ہوں کہ میں بچوں، عورتوں اور دیہات کے کم پڑھے لوگوں سے مخاطب ہوں۔" تفسیر لکھنے کا آغاز کیا تو اس میں بھی ان کا بنیادی احساس یہی تھا کہ ایسی سادہ اور آسان زبان میں قرآنِ حکیم کی تفسیر لکھی جائے جس سے قرآنِ حکیم کے مشکل مسائل بھی آسانی سے سمجھ آسکیں، تفسیر نعیمی کے دیباچے میں لکھتے ہیں: "بہت کوشش کی گئی ہے کہ زبان آسان ہو اور مشکل مسائل بھی آسانی سے سمجھا دیئے جائیں۔" چند لائنوں کے بعد شیخ بلال احمد لکھتے ہیں: ان کی انتہائی کوشش یہ ہوتی کہ کم خواندہ سے کم خواندہ (کم تعلیم) آدمی بھی ان کی بات کو سمجھ سکے۔ مضمون کو واضح اور سہل بنانے کے لئے روزمرہ زندگی سے بکثرت مثالیں منتخب کرلیتے۔[16]

---

(1) تفسیر کبیر، 1/362 (2) تاج العروس، 3/243 (3) تفسیر کبیر، 1/312 (4) تفسیر نعیمی، 1/201 (5) تفسیر نعیمی، 1/201 (6) پ18، النور: 35 (7) فتاویٰ رضویہ، 30/662 (8) پ14، النحل: 89 (9) پ28، الحشر: 21 (10) پ17، الحج: 73 (11) پ20، العنکبوت: 41 (12) تفسیر کبیر، 1/363 (13) بخاری، 2/484، حدیث: 3535 (14) بخاری، 2/143، حدیث: 2493 (15) مراٰۃ المناجیح، 6/504 (16) حالاتِ زندگی مفتی احمد یار خان نعیمی، ص104۔

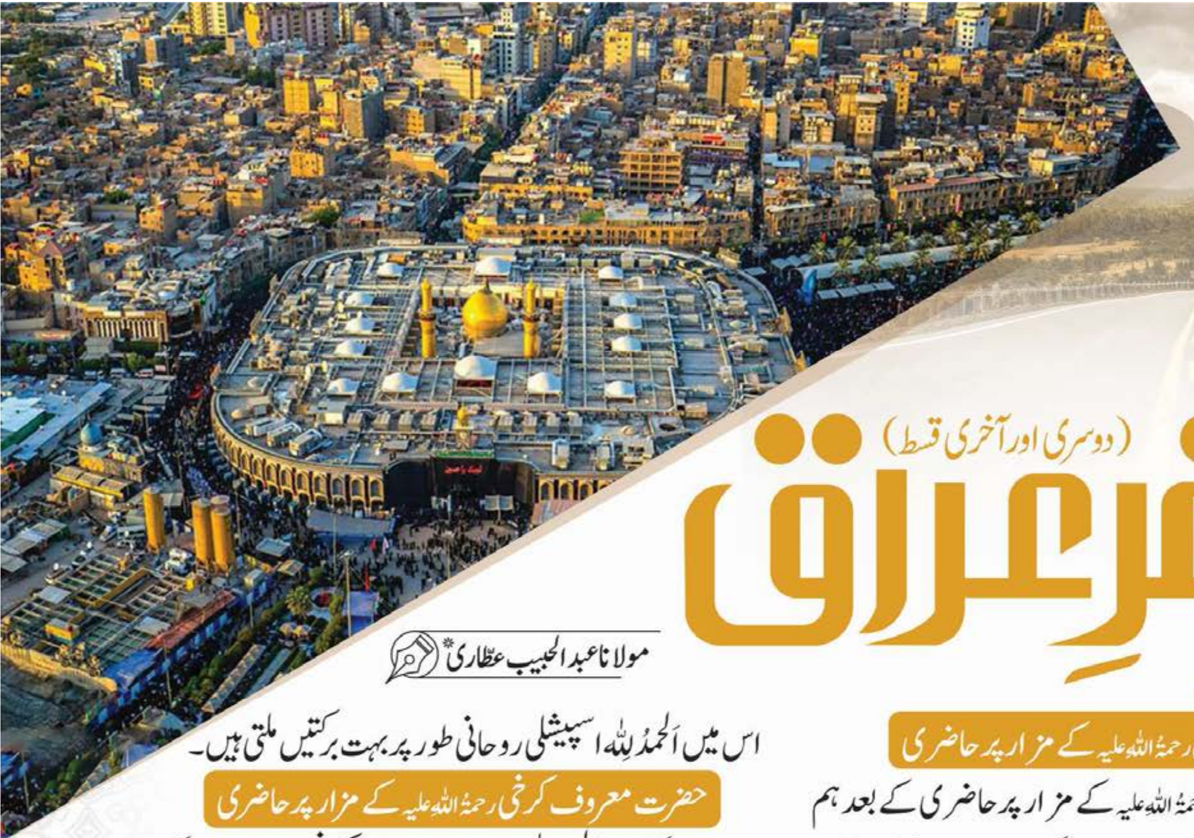

(دوسری اور آخری قسط)

سفرِ عراق

مولانا عبد الحبیب عطّاری*

گزشتہ سے پیوستہ

حضرت ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری

حضرت بشرِ حافی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری کے بعد ہم نے حضرت ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دی۔ حضرت ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 247ھ میں بغداد شریف کے قریب ”سامرہ“ نامی علاقے میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام مبارک ”جعفر“ اور کنیت ”ابو بکر“ ہے۔ شبلہ یا شبیلہ کے علاقے میں رہنے کی وجہ سے آپ کو ”شبلی“ کہا جاتا ہے۔[1] آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ پاک کے مبارک نام سے بڑی محبت تھی، جہاں کہیں لفظ ”اللہ“ لکھا دیکھتے فوراً چوم لیتے۔[2] اللہ پاک نے آپ کی آنکھوں سے پردے اُٹھا دیئے تھے آپ خود فرماتے ہیں: میں بازار جاتا ہوں تو وہاں موجود لوگوں کی پیشانی پر سعید (یعنی خوش بخت) اور شقی (یعنی بد بخت) لکھا ہوا پڑھ لیتا ہوں۔[3] آپ رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال شریف جمعۃ المبارک کے دن، 27 ذُوالحجۃ الحرام 334ھ کو 88 برس کی عمر میں ہوا۔[4]

حضرت ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دینے کے بعد ہم اپنے ہوٹل پر آگئے اور رات کا کھانا کھانے کے بعد دوبارہ سیدنا غوثِ پاک کی بارگاہ میں رات کو حاضری دی، غوثِ پاک کی بارگاہ میں حاضری وہ لمحہ ہوتا ہے کہ ہر بار ہی اس میں اَلحمدُ لِلّٰہ اسپیشلی روحانی طور پر بہت برکتیں ملتی ہیں۔

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری

اس کے بعد اَلحمدُ لِلّٰہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر بھی حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مبارک نام ”معروف بن فیروز کرخی“ ہے، آپ کی دعائیں اکثر قبول ہوا کرتی تھیں، آپ مشہور صوفی اور بڑے

مزار حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

پرہیزگار بزرگ ہیں۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے شاگردوں میں سے ہیں، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 200ھ میں وفات فرمائی، آپ کا مزار ”بغداد شریف“ میں دریائے دِجلہ کے

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُ الحبیب عطّاری کے آڈیو پیغامات وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس مدنی چینل

بائیں کنارے اپنی برکتیں لٹارہاہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قبرِ انور کے وسیلے سے لوگ (بیماریوں سے) شفا حاصل کرتے ہیں، اہلِ بغداد کہا کرتے تھے: آپ کا مزارِ اقدس (حصولِ شفا اور قبولیتِ دعا کا) مرکز ہے۔[5]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کے قریب دیگر بھی مزاراتِ اولیا ہیں، پھر شام کے وقت حضرت معروف کرخی کے مزار کے احاطے میں عربی اسلامی بھائیوں کا زبردست اجتماع ہوا جس میں نگرانِ شوریٰ حاجی محمد عمران عطّاری سلّمہ الباری نے بیان فرمایا اور مجھے قصیدہ بردہ شریف پڑھنے کی سعادت ملی، اس اجتماع میں بڑی تعداد میں عربی عاشقانِ رسول موجود تھے، بڑا شاندار اجتماع رہا اور اس کی بڑی برکتیں نصیب ہوئیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کے ساتھ ہی دعوتِ اسلامی کا دارالسنہ بھی بن چکا ہے اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے فلاحی شعبے FGRF نے وہاں اب لنگر خانے کے قیام کا بھی فیصلہ کیا ہے اور اِن شآءَ اللہ مستقبل میں FGRF کی طرف سے زائرین کے لئے لنگر کا بھی اہتمام ہو گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ FGRF کا وسیع نیٹ ورک 65 سے زائد ممالک میں پھیلا ہوا ہے اور افرادی قوت کی وسیع دستیابی اِسے دیگر اداروں سے ممتاز بناتی ہے۔ FGRF کے تحت وبائی امراض، حادثات، زلزلہ، سیلاب، بارش کی آفات، آگ لگنے / بلڈنگ گرنے کے واقعات وغیرہ میں مدد کرنے، حالات کے ستائے ہوئے غریب لوگوں میں راشن کی تقسیم کرنے، صحرائے تھر اور چولستان میں واٹر پمپس لگانے، کنویں کھدوانے، اولڈ ہاؤسز میں دعوتوں کا اہتمام کرنے، ہیٹ اسٹروک اسٹیبلائزیشن کیمپس قائم کرنے اور پاکستان سمیت کئی ممالک میں مختلف مقامات پر سحر و افطار کروانے کا اہتمام نہایت منظم انداز میں انجام دیا جارہا ہے۔

FGRF کے تحت بالخصوص زندگی کے ان چار شعبوں میں کام ہو رہا ہے: 1 ہیلتھ 2 ایجوکیشن 3 ڈیزاسٹر ریلیف 4 انوائرمینٹل پروٹیکشن۔ FGRF کے بارے میں مزید معلومات اور تفصیلات جاننے کے لئے مجلسِ ماہنامہ فیضانِ مدینہ کی طرف سے شائع ہونے والا خصوصی شمارہ فیضانِ دعوتِ اسلامی ستمبر 2024ء کا مطالعہ کیجئے۔

حضرت جنید بغدادی اور حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہما کے مزارات پر حاضری

اگلے دن ہم اسلامی بھائی مل کر مزید زیارتوں کے لئے روانہ ہوئے جس میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات پر بھی حاضری کی سعادت ملی۔

مزار حضرت جنید بغدادی اور حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہما

حضرت جنید بغدادی کا تعارف

آپ کا نامِ پاک جنید، کنیت: ابو القاسم اور سیدُ الطّائفہ، لِسانُ الْقوم، طاؤسُ الْعُلَما مشہور اَلقاب ہیں، حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی وِلادت تقریباً 220 ہجری میں بغداد شریف میں ہوئی۔[6] حضرت ابو عبّاس عطّار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: علمِ تَصَوُّف میں ہمارے امام اور پیشوا حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔[7] حضرت ابو جعفر حَدّاد رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: اگر عقل مرد ہوتی تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی

صورت پر ہوتی۔ [8]حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا وِصال شریف 27 رَجَبُ الْمُرَجَّب 297ھ یا 298ھ کو ہوا۔ آپ رَحمۃ اللہ علیہ کا مزار بغداد شریف میں شونیزیہ کے علاقے میں واقع ہے۔[9]

حضرت سری سقطی کا تعارف

آپ کا نام سری بن مغلس ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش تقریباً 155ھ میں بغداد شریف میں ہوئی۔ آپ کی کنیت ابوالحسن ہے اور سری سقطی کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ شروع میں "سَقَط (یعنی معمولی اور چھوٹی موٹی چیزیں)" بیچتے تھے۔[10] اسی مناسبت سے آپ کو "سَقَطی" کہا جاتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والدِ گرامی کا نام حضرت مغلس رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرتِ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور حضرتِ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ماموں اور استاد ہیں۔ صوفیا کے امام، عابد وزاہد اور اہلِ بغداد کے استاد تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے رمضان المبارک 253ھ کو اذانِ فجر کے بعد وفات پائی اور مزارِ فائض الانوار شُونِیْزِیَّہ کے قبرستان میں ہے۔[11]

حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کے مزار پر حاضری

ان بزرگوں کے مزار پر حاضری کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کے ایک نبی حضرت یوشع بن نون علیہ السّلام کے مزار پر حاضری ہوئی۔

مزار حضرت یوشع بن نون علیہ السلام

حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کا تعارف

حضرت یوشع عَلَیْہِ السَّلَام حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے اصحاب میں حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کے بعد سب سے عظیمُ المرتبہ ساتھی تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر ایمان لائے اور ان کی تصدیق کی۔ حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات کے سفر میں آپ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ تھے اور ان کے وصالِ ظاہری تک ساتھ ہی رہے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی وفات کے بعد آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو نبوت عطا ہوئی۔

قراٰنِ پاک میں دو مقامات (سورۂ مائدہ، آیت:23۔ اور سورۂ کہف، آیت:59 تا 65۔) پر آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا تذکرہ موجود ہے البتہ دونوں جگہ صراحت کے ساتھ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا نام مبارک مذکور نہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا نام "یوشع" اور نسب نامہ یہ ہے: "یوشع بن نون بن افرائیم بن حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام بن حضرت یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم عَلَیْہِمُ السَّلَام۔

جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے بنی اسرائیل کے سامنے کھڑے ہو کر ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس میں انہیں وعظ و نصیحت فرمائی اور حضرت یوشع بن نون عَلَیْہِ السَّلَام کو بنی اسرائیل پر اپنا خلیفہ نامزد کیا۔

جب بنی اسرائیل بیتُ المقدّس کو فتح کر کے اس میں رہائش پذیر ہو گئے تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام اللہ پاک کی کتاب تورات کے مطابق ایک عرصے تک ان کے درمیان فیصلے فرماتے رہے جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی عمر مبارک 127 سال ہوئی تو اللہ پاک نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی روح قبض فرمالی۔[12]

وہاں مزید مزارات ہیں ان پر حاضری ہوئی اور اس کے بعد ہم ہوٹل پہنچے وہاں پاک و ہند سے آئے ہوئے عاشقانِ رسول کے درمیان ایک زبردست عظیم الشان اجتماع ہوا جس میں نگرانِ شوریٰ نے سنتوں بھرا تاریخی رقت انگیز بیان فرمایا، اس کے بعد کافی دیر تک اسلامی بھائیوں سے ملاقاتوں کا سلسلہ رہا اور رات تقریباً 2 بجے حضور غوثِ پاک کی بارگاہ میں

حاضری کا شرف حاصل ہوا۔

اگلے دن عصر کی نماز کے بعد ہمارا یہ مدنی قافلہ کربلائے مُعلّیٰ کے لئے روانہ ہوا اور رات تقریباً ساڑھے نو بجے کے قریب کربلا پہنچے۔ کربلا وہ مقام ہے جہاں سلطانِ کربلا، راکبِ دوشِ مصطفٰے حضرت امام عالی مقام امامِ حسین رضی اللہُ عنہ کو ان کے رُفَقَا سمیت 10 محرم الحرام کو بڑی بے دردی کے ساتھ شہید کیا گیا۔

ہمارا یہاں رات بھر قیام تھا اور آج رات ہی حاضری دینی تھی، پہلے خیر خواہی وغیرہ کا انتظام ہوا پھر باوضو ہو کر بڑے ہی رقت بھرے انداز میں حضرت سیّدنا عباس رضی اللہُ عنہ اور امام حسین کی بارگاہ میں حاضری کا شرف ملا، رات دیر تک وہاں بیٹھے رہے، اٹھنے کا کسی کا جی نہیں چاہ رہا تھا اور کیسے جی چاہے گا جب نواسۂ رسول کی بارگاہ میں بیٹھے ہوں، محفل نعت ہوتی رہی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بہت روحانی منظر تھا۔

مزار حضرت امام عالی مقام امام حسین رضی اللہُ عنہ

اس کے بعد رات دیر سے ہم نجفِ اشرف پہنچے جہاں مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہُ عنہ کا مزار شریف ہے، وہاں پہنچ کر آرام کیا اور اگلے دن دوپہر کے وقت نجف اشرف میں مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہُ عنہ کی بارگاہ میں حاضری کا شرف ملا۔

شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ کے مزار شریف پر حاضری کے بعد کوفہ کی طرف روانہ ہوئے اور وہاں حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہُ عنہ کے مزار پر حاضری ہوئی، یہ مقام بھی بڑا ہی پرسوز مقام ہے جہاں نواسۂ رسول کو دھوکے سے بلایا گیا اور شہید کیا گیا۔

مزار حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہُ عنہ

وہیں کوفہ میں مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہُ عنہ کا گھر مبارک بھی ہے، اس مبارک گھر کی بھی زیارت کی اس کے بعد ہم دوبارہ نجف اشرف آگئے، رات ایک بار پھر شیرِ خدا کی بارگاہ میں حاضری کا شرف ملا، رات دیر تک اسلامی بھائی وہاں بیٹھے رہے، کچھ تلاوت کرتے رہے، کچھ نوافل پڑھتے رہے، کچھ دعائیں کرتے رہے پھر اس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہوٹل میں آکر آرام کیا، پھر فیصلہ کیا کہ ہم جلدی نکلیں اور فجر کے بعد پھر غوثِ اعظم کی بارگاہ میں بغداد حاضری دیں تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدنی قافلے والوں نے تعاون کیا اور فجر کے بعد ناشتہ کرکے ہم بغداد کے لئے روانہ ہوئے، تقریباً صبح گیارہ بجے بغداد مُعلّیٰ پہنچے پھر غوثِ پاک کی بارگاہ میں حاضری دی، لنگرِ غوثیہ بھی تناول کیا اور پھر بغداد ائیر پورٹ کے لئے روانہ ہوگئے جہاں سے براستہ شارجہ اپنے وطن پاکستان پہنچ گئے۔

---

(1) تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ، ص202 (2) مسالک السالکین، 1/318 (3) تذکرۃ الاولیاء، 2/141 (4) تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ، ص 210 (5) رسالہ قشیریہ، ص26- الاعلام للزرکلی، 7/269- وفیات الاعیان، 4/445-446 (6) تذکرۃ الاولیاء، 2/6- الوافی بالوفیات، 11/155 (7) نفحات الانس، ص257 (8) نفحات الانس، ص258 (9) شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص74 (10) تذکرۃ الاولیاء، جز1، ص246 (11) تذکرۃ الاولیاء، جزء1، ص246 (12) سیرت الانبیاء، ص655 تا658۔

کُتُب کا تعارُف

ایمان وعقائد اور رسائلِ امیرِ اہلِ سنّت

مولانا ابو واصف عطاری مَدَنی*

ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی (صفحات:24)

محبوب کے پیارے بھی محبوب ہوتے ہیں، اللہ پاک کو بھی اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیارے صحابۂ کرام علیہمُ الرضوان سے محبت ہے، قراٰنِ پاک میں جگہ جگہ اس کا اظہار موجود ہے، کہیں ان سے جنّت کا وعدہ فرمایا، کہیں انہیں اپنی رِضا کا مژدہ سنایا، کہیں ان کی پیروی کو ہدایت کا معیار بتایا اور کہیں ان کے تقوٰی وطہارت کا اعلان فرمایا۔ اس اُمّت کی پاکیزہ ترین ہستیاں یہی حضرات ہیں۔ 11 آیاتِ مبارکہ، 41 احادیثِ طیبہ، 4 شرعی احکام، 9 اقوالِ بزرگانِ دین اور 3 واقعات وحکایات پر مشتمل اس رسالے میں صحابی کی تعریف، صحابۂ کرام علیہمُ الرضوان کی اقسام، ان کی عظمت وشان اور بے مثال فضائل و کمالات، ان کی تعداد، فضیلت کے اعتبار سے ان کی ترتیب، ان سے محبت کرنے والوں کا اجر وثواب اور بغض وعداوت رکھنے والوں کی سزاؤں اور عذابات کا تذکرہ ہے۔ رسالے کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں فضائلِ صحابہ پر 40 حدیثیں شامل ہیں۔

فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ (صفحات:28)

مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کرنا اور انہیں ثواب پہنچانا ابتدائے اسلام سے مسلمانوں میں رائج ہے۔ اس رسالے میں ایک آیتِ طیبہ، 11 احادیثِ مبارکہ، 10 اقوال وشرعی احکام اور 3 واقعات وحکایات کی روشنی میں ایصالِ ثواب کا ثبوت، اس کے فضائل، اس کی مختلف صورتیں، اس کے شرعی احکام، اس کا طریقہ، مزار پر حاضری کا طریقہ اور ایصالِ ثواب کے 19 مدنی پھول بیان ہوئے ہیں۔

گانوں کے 35 کفریہ اشعار (صفحات:32)

شاعری اپنے اندر بڑی تاثیر رکھتی ہے اور خوش آوازی اس کی تاثیر کو دوچند کر دیتی ہے۔ دین میں اچھا شعر اچھا ہے اور بُرا شعر بُرا۔ اس رسالے میں اچھے بُرے اشعار کے احکام، گانے باجوں اور موسیقی کی تاریخ، گانوں باجوں کی مذمت و عذاب، میوزیکل موبائل ٹونز کا معاملہ، گانوں کے 35 کفریہ اشعار اور ان میں موجود کفریہ کلمے یا جملے کی نشاندہی، کفر سے توبہ اور تجدیدِ نکاح کا طریقہ، بحالتِ اِرتداد ہونے والے نکاح اور احتیاطی تجدیدِ ایمان و تجدیدِ نکاح کے مسائل ذکر کئے گئے ہیں۔ اس میں 2 آیاتِ طیبہ، 5 احادیثِ کریمہ، 3 اقوال، 66 شرعی اَحکام اور 3 حِکایات موجود ہیں۔

28 کلماتِ کفر (صفحات:17)

ایمان کی حفاظت بے حد ضروری ہے، انسان کبھی اپنے منہ سے کفریہ بات نکال دیتا ہے جس کے سبب ایمان ضائع ہو جاتا ہے، اعمال برباد ہو جاتے اور نکاح وبیعت ختم ہو جاتے ہیں۔ اس رسالے میں مشکلات کے وقت بکے جانے والے کفریات کی 11، تنگدستی کے موقع پر بکے جانے والے کفریات کی 5، اعتراض کی صورت میں بکے جانے والے کفریات کی 6 اور فوتگی وغیرہ کے مواقع پر بکے جانے والے کفریات کی 6 مثالیں اور ان کے اَحکام ذکر کئے گئے ہیں۔ نیز تجدیدِ ایمان کا طریقہ، تجدیدِ نکاح کا طریقہ، عذابِ جہنّم کی جھلکیاں اور ایمان کی حفاظت کا وِرد تحریر ہے۔

*فارغ التحصیل جامعۃُ المدینہ، شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

آپ کے تاثرات (منتخب)

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے بارے میں تاثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تاثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

شخصیات کے تاثرات

1 مصطفیٰ کمال (اسکول ٹیچر گورنمنٹ مڈل اسکول جھنڈو خیل، بنوں، KPK): اَلحمدُ لِلّٰہ! میں ماہنامہ فیضانِ مدینہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتا ہوں، اس سے بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، یہ ایک علمی خزانہ ہونے کے ساتھ ساتھ ہماری اور ہمارے بچوں کی اُردو بہتر بنانے کا ذریعہ بھی ہے، ہماری رائے یہ ہے کہ ہمارے پسندیدہ ماہنامے میں انگریزی الفاظ سے اجتناب کیا جائے۔

متفرق تاثرات وتجاویز

2 ماشآءَ اللہ! ماہنامہ فیضانِ مدینہ بہت اچھا میگزین ہے، اس سے بہت سی باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں، اس میں صحت کے حوالے سے بھی کسی حکیم صاحب سے سوال جواب ہونے چاہئیں جو پرہیز کے ساتھ ساتھ دیسی دواؤں سے علاج بتایا کریں۔ (محمد آصف رضا، گوجرہ، پنجاب) 3 ماہنامہ فیضانِ مدینہ سے ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو مل رہا ہے، اس میں انبیائے کرام، صحابۂ کرام اور اولیائے کرام کے بارے میں کافی معلومات ملتی رہتی ہیں، چھوٹے بچوں کے لئے **بچوں کا ماہنامہ فیضانِ مدینہ** بھی کافی دلچسپ ہوتا ہے۔ (ریاض عطاری، کورنگی، کراچی) 4 مرحبا! ماہنامہ فیضانِ مدینہ ستمبر میرے ہاتھوں میں ہے، میں نے اسے بہت دیدہ زیب اور علمی ٹاپک سے آراستہ پایا۔ (محمد کاشف، حیدرآباد، سندھ) 5 ماہنامہ فیضانِ مدینہ کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں تقریباً زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے افراد کے لئے دینی و دنیاوی مواد شامل کیا جاتا ہے۔ (ملک احمد حسن، میانوالی) 6 2 ستمبر 2024ء کے موقع پر شائع ہونے والا ماہنامہ فیضانِ مدینہ کا خصوصی شمارہ **”فیضانِ دعوتِ اسلامی“** بہت زبردست ہے، یہ میگزین پڑھ کر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے کہ دعوتِ اسلامی کس قدر اخلاص، شوق اور محبت کے ساتھ دین کی خدمت کررہی ہے، دعوتِ اسلامی عظیم کام کررہی ہے، اتنے شعبہ جات اور اتنا بڑا نیٹ ورک پڑھ کر ایمان تازہ ہوگیا۔ (اُمِّ قاسم عطاریہ، یو سی نگران، کراچی) 7 اللہ پاک کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں ماہنامہ فیضانِ مدینہ جیسی نعمتِ عظمیٰ سے نوازا ہے، یہ ہمارے لئے ایک معلوماتی راہنما ہے، اس کے پڑھنے سے بہت زیادہ علم میں اضافہ ہورہا ہے۔ (بنتِ نیامت علی، ملتان) 8 ماہنامہ فیضانِ مدینہ سے ہم بہت کچھ سیکھ رہے ہیں، اس میں انسانی ہمدردی اور انسانی زندگی کے رہن سہن کے طریقے سکھائے جاتے ہیں، اور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری پیاری باتیں اور بچوں کی کہانیاں بہت اچھی ہوتی ہیں۔ (بنتِ اسلم، بچیکی، ضلع ننکانہ، پنجاب)

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تاثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

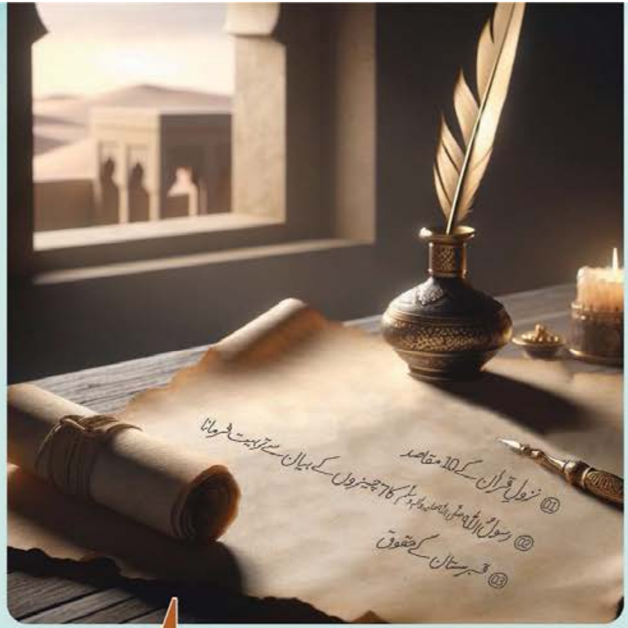

نئے لکھاری
(New Writers)

نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

نزولِ قراٰن کے 10 مقاصد

محمد عبد اللہ چشتی
(درجۂ سابعہ جامعۃُ المدینہ گلزار حبیب سبزہ زار لاہور)

قراٰنِ مجید کا نزول انسانیت کے لئے اللہ پاک کا عظیم ترین انعام ہے۔ یہ کتاب، جو آخری الہامی پیغام ہے، زندگی کے ہر شعبے میں راہنمائی فراہم کرتی ہے اور قیامت تک تمام انسانوں کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ اللہ پاک نے قراٰن کو نازل فرما کر اپنی مخلوق کو وہ ضابطۂ حیات عطا کیا جس کے ذریعے دنیا و آخرت کی فلاح حاصل کی جا سکتی ہے۔ قراٰن کا نزول جزیرۂ عرب کے ایک ایسے ماحول میں ہوا جہاں شرک، ظلم اور جہالت کا دور دورہ تھا اور انسانیت ہدایت کی طلب گار تھی۔ ایسے میں قراٰنِ کریم کا نزول انسانوں کو عقائد، عبادات، معاملات اور اخلاقیات کے حوالے سے مکمل ہدایت فراہم کرنے کے لئے ہوا۔ آیئے نزولِ قراٰن کے 10 مقاصد پڑھئے:

1 ہدایت قراٰن کا بنیادی مقصد انسانوں کو صحیح راہ دکھانا ہے تاکہ وہ فلاح پا سکیں۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛۚ فِیْهِ ۛۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَۙ(۲)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو۔ (پ1، البقرۃ:2)

2 تذکیر اور نصیحت انسانوں کو اللہ کی نشانیوں اور ماضی کی اقوام کے انجام سے نصیحت دینا جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ(۵۵)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔ (پ27، الذّٰریٰت:55)

3 کفر و جہالت سے نکالنا قراٰنِ کریم کا ایک مقصد لوگوں کو کفر و گمراہی سے نکال کر ایمان کی طرف لے جانا ہے: ﴿الٓرٰ- كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ لِتُخْرِ جَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ﳔ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِۙ(۱)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری کہ تم لوگوں کو اندھیریوں سے اجالے میں لاؤ ان کے رب کے حکم سے اس کی راہ کی طرف جو عزت والا سب خوبیوں والا ہے۔ (پ13، ابراھیم:1)

4 عدل و انصاف کا قیام نزولِ قراٰن کا ایک مقصد انسانوں میں معاشرتی عدل کا قیام بھی ہے ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَ اَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِۚ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور ان کے ساتھ کتاب اور عدل کی ترازو اُتاری کہ لوگ انصاف پر قائم ہوں۔ (پ27، الحدید:25)

5 حق اور باطل میں فرق حق اور باطل کو الگ کرنا تاکہ انسان واضح طور پر دیکھ سکے کہ کون سا راستہ درست ہے: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِۚ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا لوگوں کے لیے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں۔ (پ2، البقرۃ:185)

6 انذار (Warning) منکرین اور گناہگاروں کو عذابِ الٰہی سے خبردار کرنا۔ پارہ 15، سورۃ الکھف آیت نمبر 2 میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: لوگوں کی مصلحتوں کو قائم رکھنے والی نہایت معتدل کتاب تاکہ اللہ کی طرف سے سخت عذاب سے ڈرائے۔

7 احکامات قراٰنِ پاک شریعت کے احکامات بیان کرنے کے لئے نازل ہوا: ﴿وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الذِّكْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور اے محبوب ہم نے تمہاری طرف یہ

یادگار اتاری کہ تم لوگوں سے بیان کردو جو ان کی طرف اترا۔
(پ14، النحل:44)

8 ماضی کی اقوام کے قصے پچھلی قوموں کے واقعات بیان کر کے ان سے سبق حاصل کرنے کی ترغیب دینا۔ پارہ 13، سورۂ یوسف، آیت 111: ﴿لَقَدْ كَانَ فِیْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ﴾ ترجمۂ کنزُالعرفان: بیشک ان رسولوں کی خبروں میں عقل مندوں کیلئے عبرت ہے۔

9 رحمت قراٰن پوری انسانیت کے لئے رحمت کا پیغام ہے۔ پارہ 11 سورہ یونس آیت 57: ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ﳔ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ(۵۷)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لیے۔ (پ11، یونس:57)

10 غور و فکر ایک مقصد یہ ہے کہ لوگ قراٰنی آیات میں غور و فکر کریں: ﴿كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ مُبٰرَكٌ لِّیَدَّبَّرُوْۤا اٰیٰتِهٖ وَ لِیَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ(۲۹)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: یہ ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری برکت والی تاکہ اس کی آیتوں کو سوچیں اور عقل مند نصیحت مانیں۔ (پ23، ص:29)

یہ مقاصدِ قراٰن کے پیغام اور انسانیت کے لئے اس کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں، جو ہر دور میں راہِ نجات فراہم کرتا ہے۔ قراٰنِ مجید کا نزول صرف مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لئے رحمت اور ہدایت کا پیغام ہے۔ یہ کتاب زندگی کے ہر شعبے میں راہنمائی فراہم کرتی ہے اور انسانوں کو فلاح کی راہ دکھاتی ہے۔

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا 7 چیزوں کے بیان سے تربیت فرمانا

حافظ محمد حماس
(درجۂ سادسہ جامعۃُ المدینہ گلزار حبیب سبزہ زار لاہور)

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی امت کی راہنمائی اور تربیت کے لئے مختلف مواقع پر اہم ہدایات اور نصیحتیں ارشاد فرمائیں، جن کا مقصد انسان کی دنیاوی اور اخروی کامیابی کی طرف راہنمائی کرنا تھا۔ وہ فرامین زندگی کے مختلف پہلوؤں کو محیط ہیں اور ہر مسلمان کے لئے راہنمائی کا ذریعہ ہیں۔ یہ ہدایات اخلاق، عبادات، معاشرت اور روحانی اصلاح پر مبنی ہیں، جن پر عمل پیرا ہو کر انسان اپنی زندگی کو دینِ اسلام کے مطابق ڈھال سکتا ہے۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے متعدد احادیث میں سات چیزوں کا ذکر کرتے ہوئے تعلیمات دی ہیں ان میں سے 5 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ بھی پڑھئے:

1 سات ہلاک کرنے والی چیزیں سات چیزوں سے بچو جو ہلاک کرنے والی ہیں، صحابۂ کرام نے پوچھا: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! وہ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: 1 اللہ کے ساتھ شرک کرنا 2 جادو کرنا 3 ناحق کسی کی جان لینا 4 یتیم کا مال کھانا 5 سود کھانا 6 جہاد سے پیٹھ پھیرنا 7 پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا۔ (بخاری، 2/243، حدیث:2766)

2 سات لوگ سایۂ عرش میں ہوں گے اللہ تعالیٰ سات لوگوں کو اپنے (عرش کے) سایہ میں جگہ دے گا جس دن کوئی سایہ نہیں ہوگا سوائے اس کے سایہ کے: 1 انصاف کرنے والا حاکم 2 وہ نوجوان جس کی جوانی عبادت میں گزری 3 وہ شخص جس کا دل مسجد سے لگا رہتا ہے 4 وہ دو آدمی جو اللہ کے لئے محبت کرتے ہیں اور اسی پر ملاقات کرتے اور جدا ہوتے ہیں 5 وہ آدمی جسے خوبصورت اور منصب والی عورت بدکاری کی دعوت دے اور وہ کہے میں اللہ سے ڈرتا ہوں 6 وہ آدمی جو چھپ کر صدقہ دیتا ہے 7 وہ آدمی جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرے اور اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں۔ (بخاری، 1/236، حدیث 660)

3 سات کاموں کا حکم دیا رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام کو سات باتوں کا حکم دیا: 1 جنازوں کے ساتھ جانے 2 مریض کی عیادت کرنے 3 دعوت قبول کرنے 4 مظلوم کی مدد کرنے 5 قسم پوری کرنے 6 سلام کا جواب دینے کا اور 7 چھینکنے والے کا جواب دینے کا حکم دیا۔

(دیکھئے: بخاری، 1/420، حدیث:1239)

4 سات افراد کے لئے موت، شہادت ہے راہِ خدا میں مارے جانے کے علاوہ شہادت سات طرح کی ہے: 1 طاعون میں

مرنے والا شہید ہے 2 پانی میں ڈوب کر مرنے والا شہید ہے 3 ذات الجنب (ایسی بیماری جس میں پسلیوں پر پھنسیاں نمودار ہوتی ہیں، پسلیوں میں درد اور بخار ہوتا ہے، اکثر کھانسی بھی اٹھتی ہے، مراٰۃ المناجیح، 420/2) کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے 4 پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے 5 آگ میں جل کر مرنے والا شہید ہے 6 دب کر مرنے والا شہید ہے اور 7 جو عورت بچے کی پیدائش میں مرجائے وہ شہید ہے۔ (ابوداؤد، 3/253، حدیث:3111)

5 مرنے کے بعد سات اعمال کا اجر سات چیزیں ایسی ہیں جن کا اجر مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے جبکہ وہ بندہ اپنی قبر میں ہوتا ہے: 1 جس نے علم سکھایا ہو 2 کسی نہر کو جاری کیا ہو 3 کسی کنویں کو کھودا ہو 4 کھجور کا درخت لگایا ہو 5 مسجد بنائی ہو 6 قراٰن کا نسخہ وراثت میں چھوڑا ہو 7 ایسی نیک اولاد چھوڑی ہو جو اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے استغفار کرتی رہے۔

(مسند بزار، 13/483، حدیث:7289)

یہ احادیثِ مبارکہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عظیم تعلیمات اور اسلامی اصولوں کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد دیتی ہیں، نبیِّ پاک علیہ السّلام کی زندگی اور فرامین، امت کی مکمل راہنمائی کا ذریعہ ہیں۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُمت کو صرف عبادات اور عقائد میں ہی نہیں بلکہ عملی زندگی کے ہر شعبے میں تربیت دی۔ آپ علیہ السّلام کی احادیث ہمیں دنیاوی اور اخروی زندگی کی کامیابی کے لئے اصول سکھاتی ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اُسوۂ حسنہ پر عمل کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

قبرستان کے حقوق

احمد رضا عطّاری
(درجۂ ثانیہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ فاروق اعظم سادھوکی لاہور)

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جس میں زندگی کے ہر شعبے کے متعلق حقوق و احکام بیان کئے ہیں۔ جس طرح دیگر حقوق بیان کئے ہیں اسی طرح قبرستان کے حقوق کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا ہے۔ آیئے قبرستان کے 6 حقوق پڑھئے:

1 زیارتِ قبور کرنا قبرستان کے حقوق میں سے ہے کہ قبرستان کی زیارت کے لئے جایا جائے، رد المحتار میں ہے: زیارتِ قبور مستحب ہے، ہر ہفتہ میں ایک دن زیارت کرے، جمعہ یا جمعرات یا ہفتہ یا پیر کے دن مناسب ہے، سب میں افضل روز جمعہ وقت صبح ہے۔ (دیکھئے: ردالمحتار، 3/177)

2 سلام کہنا حضور علیہ السّلام مدینہ کے قبرستان گئے تو اس طرح سلام کیا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ، يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ، اَنْتُمْ سَلَفُنَا، وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ یعنی اے قبر والو! تم پر سلام ہو، اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آگئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔ (دیکھئے: ترمذی، 2/329، حدیث: 1055) حضرت بُرَیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم انہیں تعلیم دیتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو کہیں: اے مؤمنوں اور مسلمانوں کے گھر والو! تم پر سلامتی ہو، اِن شآءَ اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں، ہم اللہ پاک سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

(فیضان ریاض الصالحین، 5/357، حدیث:583)

3 قبر پر اگر بتی نہ جلانا قبر کے اوپر اگر بتّی نہ جلائیں کہ بے ادبی ہے اور اس سے میّت کو تکلیف ہوتی ہے بلکہ قبر کے پاس خالی جگہ ہو تو وہاں رکھ سکتے ہیں، جبکہ وہ خالی جگہ ایسی نہ ہو کہ جہاں پہلے قَبْر تھی اب مِٹ چکی ہے۔ (دیکھئے: قبر والوں کی 25 حکایات، ص47)

4 قبر پر نہ بیٹھنا قبرستان کے حقوق میں یہ بھی ہے کہ قبر پر نہ بیٹھا جائے۔ قبر پر بیٹھنا، سونا، چلنا، پاخانہ کرنا حرام ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری، 1/166)

5 نئے راستے سے اجتناب کرنا قبرستان میں قبریں ڈھا کر جو نیا راستہ نکالا گیا اس سے گزرنا جائز نہیں ہے۔ خواہ نیا ہونا اسے معلوم ہو یا اس کا گمان ہو۔ (ردالمحتار، 3/183)

6 تکلیف نہ دینا قبر بھی لائقِ تعظیم ہے اس سے تکیہ لگانا جائز نہیں، روایت ہے حضرت عَمرو بن حزم سے فرماتے ہیں کہ مجھ کو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک قبر پر تکیہ لگائے دیکھا تو فرمایا اس قبر والے کو نہ ستاؤ یا اسے مت ستاؤ۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/499)

اللہ پاک ہمیں قبرستان کے حقوق و آداب بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تحریری مقابلہ کے لئے موصول 191 مضامین کے مؤلفین

لاہور: علی اسحاق، علی رضا، محمد تیمور عطاری، قمر زمان، محمد رمیز عطاری، محمد عبد اللہ عطّاری، جنید عطّاری، وقاص، یاسر عباس، ابوسفیان، محمد عبد اللہ چشتی، احمد رضا، ارسلان حسن عطّاری، اسد اللہ عطاری، تنویر احمد، زین العابدین، سانول، فریال علی، محمد اکرام طفیل، محمد عمر رضا عطّاری، محمد عون رضا عطّاری، محمد فیصل فانی بدایونی، محمد مبشر رضا قادری، مقبول احمد، محمد زاہد ملتانی، اویس رضا، مدثر علی، غلامِ غوث قادری، تنویر احمد عطاری، عبد الرحیم عطّاری، عبد الصبور عطاری، صفی الرحمٰن عطّاری، احمد بنیاد، احمد رضا عطاری، احمد صدیقی، احمد حسن، امجد علی تارڑ، اویس، اویس (شاہ عالم)، جنید یونس، حاجی محمد فیضان، حافظ محمد احمد بن عدنان، حافظ محمد احمد رضا، حافظ محمد انس عطّاری، حافظ محمد حماس، حافظ معراج محمد، حمن ایاس قادری، دانش علی، ذوالفقار یوسف، رضوان مقبول عطّاری، زین عطّاری، سرفراز عطاری، سلمان علی، سمی، سید علی شاہ، سید نگاہ علی، سیف اللہ، شجاعت حسین، صبیح اسد عطاری، ضمیر احمد رضا عطّاری، ضیاء المصطفیٰ، طٰلحہ رمضان، ظفر اقبال، ظہور احمد عُمرانی، عامر فرید عطّاری، عبد الرحمٰن امجد عطاری، عبد الحنان، عبد الخالق عطّاری، عبد اللطیف عطاری، عبد اللہ گلزار، عبد المنان عطاری، عبید الرحمٰن، عثمان بابر، عدیل عطاری، عرفان ساجد، عظمت فرید، علی اکبر، علی حسنین ارشد، علی حیدر کیلانی، علی رضا (سادھوکی)، علی رضا بن محمد حنیف، علی رضا عطاری (شاہ عالم) علی شان، علی محمد، فرحان مسعود، فہد علی عطاری، فیضان حیدر، قاری احمد رضا عطّاری، کاشف علی عطاری، کلیم اللہ چشتی عطّاری، مبشر عبد الرزاق، مبین ارشد، محمد ابو بکر عطّاری، محمد احسان، محمد احسان عطاری، محمد احمد رضا، محمد احمد رضا عطّاری، محمد اسامہ عطّاری، محمد اسجد نوید، محمد اسد جاوید عطاری، محمد اویس بن احمد عطاری، محمد آصف، محمد آصف اللہ رکھا قادری رضوی، محمد آصف شوکت، محمد آفتاب عطّاری، محمّد بلال منظور، محمد تنویر عطّاری، محمد جمیل عطّاری، جنید جاوید، محمد خضر حیات، محمد ذوالقرنین، محمد رضا عطاری، محمد زین عطّاری، محمد سلیم، محمد سیف اللہ، محمد شاہد رسول، محمد شاہزیب سلیم عطاری، محمد شرافت عطاری، محمد شعیب رضا قادری، محمد شہباز عطّاری، محمد طاہر عطاری، محمد عاشق، محمد عاصم اقبال عطاری، محمد عباس عطاری قادری رضوی، محمد عبد اللہ امین، محمد عبد اللہ عطاری، محمد عثمان، محمد عدیل، محمد عمران، محمد فہیم ندیم، محمد فیصل رضوی، محمد فیضان طارق، محمد قاسم، محمد قمر شہزاد عطاری، محمد مبشر عطاری، محمد مبین علی، محمد محسن علی، محمد مدثر رضوی عطّاری، محمد مسلم عطاری، محمد معین عطاری بن رمضان عطاری، محمد نعمان نقشبندی عطّاری، وقاص عطّاری، محمد یعقوب عطّاری، محمد ثقلین امین حیدر، مدثر علی عطاری، ملک وسیم امین، وقاص علی۔ **رائیونڈ:** راشد علی، رضوان جامی، ماجد علی، اعجاز، باباعاشق، جنید علی، حسنین رضا، راحیل صابر، سکندر علی عطاری، طیب علی، عاصم، عبد العلی مدنی، علی اصغر، علی اکبر، علی حیدر عطاری، کاشف علی عطاری، محمد حماد، محمد زید اشرف، محمد سفیان عطّاری، محمد شایان نوید، محمد شفیق، محمد ضرار حیدر، محمد طلحہ عطاری، محمد عبد الحنان، محمد عبد اللہ حسین، محمد نعیم، مزمل حسین، محمد یاسر عطّاری، **متفرق شہر:** عاطف قادری (سیالکوٹ)، حبیب الرحمٰن عطاری (چھانگامانگا)، عبید رضا عطّاری (سرائے عالمگیر)، ارسلان علی عطّاری (قصور)، محمد یوسف میاں برکاتی (کراچی)، عبد الحفیظ شاہد (واہ کینٹ)۔

تحریری مقابلہ عنوانات برائے اپریل 2025ء

صرف اسلامی بھائیوں کے لئے

مقابلہ نمبر: 62

01 رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کلمہ ”اَبْشِرْ / اَبْشِرُوا“ سے بشارت دینا

02 منافقین اور قرآنی مثالیں

03 راستے کے حقوق

+923012619734

صرف اسلامی بہنوں کے لئے

مقابلہ نمبر: 34

01 حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اپنے نواسوں سے محبت

02 بہو کو نوکرانی مت سمجھئے

03 غلط مشورہ

+923486422931

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 20 جنوری 2025ء

آؤ بچو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

نرمی اپنائیے، اللہ کے پیارے بن جائیے

مولانا محمد جاوید عطاری مدنی*

اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ رَفِیقٌ یُحِبُّ الرِّفْقَ یعنی اللہ پاک نرمی فرمانے والا ہے اور نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ (بخاری،4/379،حدیث:6927)

نرمی اختیار کرنا یعنی ایک دوسرے کے ساتھ شفقت، مہربانی، اطمینان اور اچھے انداز سے پیش آنا اسلام کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے، جس انسان میں نرمی پائی جاتی ہے اس کی طبیعت اور کردار میں نکھار آجاتا ہے، ہمارے پیارے اور آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی ہر کسی سے نرمی فرماتے تھے، آپ کی اس صفت کے متعلق قراٰنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لیے نرم دل ہوئے۔ (پ4،اٰل عمرٰن:159)

بعض بچوں کی طبیعت میں سختی پائی جاتی ہے، کسی کی بات جلد نہیں مانتے، چھوٹی چھوٹی باتوں پر غصہ کرتے، تُوتڑاق اور لڑائی جھگڑے پر اتر آتے ہیں، ایسے بچوں کو کوئی بھی پسند نہیں کرتا، کوئی ایسوں کو دوست نہیں بناتا، ایسے بچے اکیلے ہی رہ جاتے ہیں۔

اچھے بچو! آپ کو بھی چاہئے کہ نرمی اپنائیں، اپنے دوستوں، بھائی بہنوں، والدین اور دیگر افراد کے ساتھ نرمی سے پیش آئیں، اگر کوئی آپ کے خلاف بات کر دے تو بھی ان کے ساتھ اچھا رویہ اپنائیے اور اللہ و رسول کے پسندیدہ بن جائیے۔

اللہ پاک ہمیں اپنے پسندیدہ اعمال کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حروف ملائیے!

رجب المرجب اسلامی سال کا ساتواں مہینا ہے۔ اس مہینے میں آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو معراج کا معجزہ عطا ہوا جس میں رات کے تھوڑے سے وقت میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ اور وہاں آسمانوں کی سیر اور اللہ پاک کا دیدار کرکے آئے۔ جب سرکارِ نامدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے لوگوں کو معجزۂ معراج کے بارے میں بتایا تو بعض عقل کے اندھوں نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بات نہ مانی۔ کئی لوگ حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ کے پاس بھی گئے کہ وہ بھی سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو معاذ اللہ جھٹلا دیں گے لیکن جب حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ سے کہا گیا کہ آپ کے دوست نے راتوں رات مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ کی سیر اور اللہ پاک کا دیدار کرنے کا دعویٰ کیا ہے کیا آپ ان کی تصدیق کرتے ہیں؟ تو حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! میں تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آسمانی خبروں کی بھی صبح و شام تصدیق کرتا ہوں اور یقیناً وہ تو اِس بات سے بھی زیادہ حیران کُن اور تعجب خیز ہے۔ (المستدرک،4/25،حدیث:4515)

م	ز	ہ	ق	س	د	ص	و	ر
ب	و	و	ش	ی	ا	و	ط	م
ج	ص	د	ن	ر	ق	ع	ب	ع
د	ا	ل	ض	ف	ا	ن	ر	ج
ہ	ق	ر	ا	د	ی	د	ا	ز
ر	ص	س	ی	ٹ	ھ	گ	م	ہ
د	ی	ج	ا	ر	ع	م	ح	ک
ع	د	ی	ر	ب	ن	ا	ر	ب
ا	ن	ی	ف	د	ت	ب	ج	ر

پیارے بچو! آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حروف ملا کر اوپر مضمون میں بیان کئے گئے پانچ الفاظ تلاش کرنے ہیں جیسے ٹیبل میں لفظ ”دیدار“ تلاش کرکے بتایا گیا ہے۔ تلاش کئے جانے والے 5 الفاظ یہ ہیں: 1 معراج 2 معجزہ 3 سیر 4 رجب 5 اقصیٰ۔

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

سست اونٹ تیز کیسے ہوا؟

مولانا سید عمران اختر عطاری مدنی*

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بارہا ایسے مواقع پر بھی اپنی شانِ معجزہ کا اظہار فرمایا کرتے تھے جب آپ کا کوئی صحابی کسی اُلجھن و پریشانی سے دو چار ہوتا، ایسے موقع پر آپ کا معجزہ پریشان حال کی راحتِ دل و جان کا سامان ہوا کرتا تھا جیسا کہ ایک بار حضرت جابر رضی اللہُ عنہ کی سفری پریشانی حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی کی برکت سے دور ہوئی، اس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت جابر رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں میں ایک جہاد (غزوہ ذاتُ الرِّقاع) میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ گیا تو میں پانی لانے والے ایک ایسے اونٹ پر سوار تھا جو تھک چکا تھا اور چلنے سے تقریباً عاجز ہو گیا تھا ایسی صورت میں پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھ سے آملے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے فرمایا کہ تمہارے اونٹ کو کیا ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کی کہ تھک گیا ہے، آپ نے پیچھے مڑ کر اونٹ کو ہنکایا اور اس کے لئے دعا فرمائی تو وہ مسلسل تمام اونٹوں کے آگے چلنے لگا پھر نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا: اونٹ کو کیسا پاتے ہو؟ میں نے عرض کی کہ بہترین ہے اس کو آپ کی برکت نصیب ہوگئی، آپ نے فرمایا: کیا یہ اونٹ مجھے فروخت کروگے؟ تو مجھے منع کرنے سے شرم آئی حالانکہ ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی اونٹ نہ تھا، میں نے عرض کی: جی ہاں۔ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تو پھر مجھے بیچ دو۔ میں نے حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو وہ اونٹ اس شرط پر بیچ دیا کہ میں مدینۂ منورہ تک اس کی پشت پر سواری کروں گا۔ جب رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں اونٹ لے کر آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا آپ نے مجھے اونٹ کی قیمت بھی عطا فرمائی اور اونٹ بھی مجھے واپس لوٹا دیا۔ ایک روایت کے مطابق جب رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت جابر رضی اللہُ عنہ سے اونٹ بیچنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے عرض کی: میں یہ اونٹ آپ کو تحفے میں پیش کرتا ہوں لیکن رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے منع فرمادیا کہ نہیں بلکہ مجھے فروخت کردو تب حضرت جابر نے فروخت کرنے پر اپنی رضامندی کا اظہار کیا۔

(بخاری، 2/300، حدیث: 2967- دیکھئے: سیرت ابن ہشام، ص384)

پیارے بچو! یقیناً یہ ہمارے پیارے آقا، حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پیارا پیارا معجزہ ہی تھا کہ وہ اونٹ جو تھکاوٹ سے اس قدر چُور ہو چکا تھا کہ اس میں مزید چلنے تک کی طاقت نہ تھی اچانک سے اسی اونٹ میں ایسی بھرپور چُستی و توانائی آگئی کہ اس کی سبک رفتاری نے قافلہ کے دیگر اونٹوں سے آگے نکل گیا۔

پیارے بچو! اس معجزۂ مصطفےٰ والے پیارے واقعہ سے چند باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں:

- رشتہ داروں، دوستوں اور ہمسایوں وغیرہ میں اگر کوئی پریشان دکھائی دے تو اس کی پریشانی کا پوچھ کر اس کا غم ہلکا کرنا چاہئے۔
- اپنی استطاعت کے مطابق دوسروں کی مشکل دور کرنی چاہئے۔
- بڑوں کو چھوٹوں پر انتہائی شفقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے چھوٹوں کی رضامندی معلوم کرلینی چاہئے تاکہ باہمی احترام و محبت کی فضا قائم رہے۔
- چھوٹوں کو چاہئے کہ بزرگوں کی رضامندی کو ترجیح دیں۔
- انسان کو اپنے معاہدوں کی پاسداری کرنی چاہئے اور اپنی بات پر ثابت قدم رہنا چاہئے۔

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

رات میں سیر

مولانا حیدر علی مدنی*

"رات میں سیر"

سر بلال وائٹ بورڈ پر آج کے سبق کا عنوان لکھ چکے تو پھر بچوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا: بچو! آپ میں سے کس کس کو مسلمانوں کے پہلے خلیفہ کا نام پتا ہے؟

تقریباً سبھی بچوں نے ہاتھ کھڑا کر دیا اگرچہ سر کو پتا تھا کہ جواب کیا آئے گا پھر بھی چند بچوں سے باری باری پوچھا تو حسبِ توقع (As expected) ایک ہی جواب آیا یعنی: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

ارے بچو! یہ آپ کا نام نہیں تھا بلکہ کنیت اور لقب (Title) تھا جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کا اصل نام حضرت عبد اللہ تھا۔

معاویہ: لیکن سر! آپ مشہور تو حضرت صدیق کے نام سے ہی ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ کو صدیق کیوں کہا جاتا ہے؟

آپ کے سوال کے جواب میں ہی تو ہمارا آج کا سبق چھپا ہوا ہے بیٹا، سر بلال نے مسکراتے ہوئے کہا: تو بچو بات ہے آج سے کئی سو سال پہلے کی، اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچا ابو طالب اور پیاری زوجہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا دنیا سے پردہ فرما چکے تھے، یعنی مکہ مکرمہ میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بڑی حمایت ختم ہو چکی تھی ایسے میں آپ نے مکہ سے دور ایک انتہائی پُر فضا مقام طائف کو اسلام کا مرکز بنانے کے ارادے سے سفر کیا لیکن وہاں کے نادان لوگوں نے بھی آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پر خلوص پیغام قبول کرنا تو دور اُلٹا آپ کو بہت تکالیف پہنچائیں، ایسے وقت میں اللہ پاک نے اپنے محبوب کی دلجوئی و خوشنودی کے لئے آپ کو وہ عظیم معجزہ عطا فرمایا جسے مسلمان معراج کے نام سے جانتے ہیں۔

سر معراج ہے کیا چیز؟ جیسے ہی سر بلال سانس لینے رکے تو ایک بچے نے پوچھ لیا۔

جی جی بیٹا اسی طرف آرہا ہوں۔ ہوا کچھ یوں کہ ایک رات نماز پڑھنے کے بعد آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آرام فرمارہے تھے کہ جبریلِ امین حاضر ہوئے اور پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسجد الحرام سے جبریلِ امین کے ساتھ ایک عظیم اور برکت والی سیر پر روانہ ہوئے۔ سب سے پہلے مسجد اقصیٰ پہنچے جہاں پہلے ہی سارے نبی علیہم السلام موجود تھے اور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی امامت میں سب نے نماز ادا کی۔ اس کے بعد آسمانوں کی سیر شروع ہوئی جس میں آپ کو ساتوں آسمانوں پر انبیائے کرام سے ملاقات اور جنت کی سیر کروائی گئی، دوزخ دکھلائی گئی، سب سے بڑھ کر اس رات میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اللہ پاک کا دیدار بھی کیا اور پھر صبح ہونے سے پہلے پہلے واپس اپنے گھر بھی تشریف لے آئے۔

اُسید رضا: سر آسمانوں پر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ملاقات سارے انبیا سے کروائی گئی تھی؟

سر بلال: نہیں بیٹا، سات آسمان ہیں تو ہر آسمان پر ایک نبی سے ملاقات ہوئی، پہلے پر حضرت آدم علیہ السلام سے، تیسرے پر حضرت

*مدرس جامعۃ المدینہ، فیضان آن لائن اکیڈمی

یوسف سے، چوتھے پر حضرت ادریس سے، پانچویں پر حضرت ہارون سے، چھٹے پر حضرت موسیٰ سے، ساتویں پر حضرت ابراہیم سے، بس صرف دوسرا آسمان تھا جہاں دو انبیائے کرام سے ملاقات ہوئی حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السّلام۔

لیکن سر کیا یہ سارا سفر صرف ایک رات میں ہو گیا تھا؟

ایک رات میں نہیں کامران بیٹا بلکہ ایک رات کے بھی تھوڑے سے حصے میں۔ ایک دلچسپ بات بتاؤں آپ سب کو، جب نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم واپس تشریف لائے تو آپ کا بستر مبارک ابھی گرم کا گرم ہی تھا۔

معاویہ: سر میرا سوال تو رہ ہی گیا۔

جی جی بیٹا! اب آپ کے جواب کی ہی باری ہے، تو بچو! ہمارے بزرگوں نے اس کی بڑی دلچسپ وجہ لکھی ہے: معراج سے واپسی پر صبح کو جب حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ واقعہ لوگوں کو سنایا تو مشرکینِ مکہ آپ کا مذاق اڑانے لگے اور ان میں سے کچھ لوگ دوڑتے ہوئے حضرت ابوبکر صدیق کے پاس تصدیق (Confirmation) کروانے پہنچے اور کہنے لگے کہ آپ کے دوست ایسا (یعنی راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی سیر کرنے کا) کہہ رہے ہیں، کیا آپ اس بات کو مانتے ہیں؟

حضرت ابوبکر صدیق نے پوچھا: کیا آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے واقعی ایسا کہا ہے؟

مشرکین کہنے لگے: جی ہاں۔ تو حضرت صدیق نے بلا جھجک اس واقعہ کی تصدیق کر دی۔ تو اس دن پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ اے ابو بکر! اللہ نے تمہیں صِدّیق کا نام دیا ہے۔

تو پیارے بچو یاد رکھیں! یہ زمین، سورج، چاند، آسمان ساری کائنات کا سسٹم اللہ پاک کا بنایا ہوا ہے تو وہ جس کے لئے چاہے ان کا فاصلہ سمیٹ کر چھوٹا کر دے اور جس کے لئے چاہے طویل کر دے لہٰذا ایسے معجزات میں کبھی بھی شک نہیں کرنا چاہئے بلکہ ہمیں تو صدیقِ اکبر کی پیروی کرتے ہوئے اللہ رسول کی باتوں کے آگے نہ عقل کے گھوڑے دوڑانے چاہئیں اور نہ ہی لوگوں کی باتوں کی پرواہ کرنی چاہئے بلکہ فوراً انہیں سچے دل سے مان لینا چاہئے۔

جملے تلاش کیجئے! پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

1 بعض بچوں کی طبیعت میں سختی پائی جاتی ہے۔ 2 لوگوں کو معجزۂ معراج کے بارے میں بتایا۔ 3 معمول کو دلچسپ بنانے کے لئے مختلف سرگرمیاں شامل کریں۔ 4 اے ابو بکر! اللہ نے تمہیں صدیق کا نام دیا ہے۔ 5 اپنی استطاعت کے مطابق دوسروں کی مشکل دور کرنی چاہئے۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی مجلس تقسیم رسائل کے تعاون سے مدنی چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں)

جواب دیجئے

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 01: اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو معراج کب کروائی تھی؟

سوال 02: وہ کون سے صحابی ہیں جنہیں رئیسُ المفسرین کہا جاتا ہے؟

› جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے › کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے › یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر 923012619734+ پر واٹس ایپ کیجئے › 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی مجلس تقسیم رسائل کے تعاون سے تین خوش نصیبوں کو مدنی چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں)

بچّوں اور بچیوں کے 6 نام

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: آدمی سب سے پہلا تحفہ اپنے بچّے کو نام کا دیتا ہے لہٰذا اُسے چاہئے کہ اس کا نام اچھا رکھے۔ (جمع الجوامع، 3/285، حدیث:8875) یہاں بچّوں اور بچیوں کے لئے 6 نام، ان کے معنیٰ اور نسبتیں پیش کی جارہی ہیں۔

بچوں کے 3 نام

نام	پکارنے کے لئے	معنیٰ	نسبت
محمد	وسیم	خوبصورت	رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صفاتی نام
محمد	مُنیر	روشن کرنے والا	رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صفاتی نام
	عَبَّاس	وہ شیر جسے دیکھ کر دوسرے شیر بھاگ جاتے ہوں	رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچا جان کا نام

بچیوں کے 3 نام

حلیمہ	بُردبار/برداشت والی	رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رضاعی (دودھ کے رشتے) کی امی جان کا نام
رُقَیَّہ	ترقی کرنے والی	رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری شہزادی کا بابرکت نام
اَرْوٰی	حسین وجمیل	صحابیہ رضی اللہ عنہا کا بابرکت نام

(جن کے ہاں بیٹے یا بیٹی کی ولادت ہو وہ چاہیں تو ان نسبت والے 6 ناموں میں سے کوئی ایک نام رکھ لیں۔)

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 جنوری 2025ء)

نام مع ولدیت:---------------- عمر:---- مکمل پتا:--

موبائل/واٹس ایپ نمبر:-------------------------------- (1) مضمون کا نام:------------------------ صفحہ نمبر:-------

(2) مضمون کا نام:---------------- صفحہ نمبر:------ (3) مضمون کا نام:------------------------ صفحہ نمبر:-------

(4) مضمون کا نام:---------------- صفحہ نمبر:------ (5) مضمون کا نام:------------------------ صفحہ نمبر:-------

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان مارچ 2025ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

جواب یہاں لکھئے

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 جنوری 2025ء)

جواب 1:.. جواب 2:..

نام:............................ ولدیت:............................ موبائل/واٹس ایپ نمبر:............................

مکمل پتا:____

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان مارچ 2025ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

بچوں کو وقت کا پابند بنائیں

(Make children punctual)

ڈاکٹر ظہور احمد دانش عطاری مَدَنی*

زندگی وقت کا نام ہے اور جس نے وقت کی قدر نہ کی گویا اس نے زندگی ضائع کی۔ ہم نہیں چاہتے ہماری آغوش میں پلنے والے ہمارے پھول سے پیارے بچے زندگی ضائع کریں لہٰذا ہمیں چاہئے کہ وقت کی پابندی کا ہنر دے کر انہیں زندگی کی قدر سکھائیں۔ آیئے! وہ طریقے جاننے کی کوشش کرتے ہیں جن کی مدد سے ہم اپنے بچوں کو وقت کا پابند بنا سکتے ہیں۔

سراپا ترغیب بنیں

- والدین خود وقت کا پابند بنیں۔ اگر آپ خود وقت پر کام کرتے ہیں تو آپ کا بچہ بھی آپ کو دیکھ کر یہ عادت اپنائے گا۔
- وقت پر اُٹھیں، وقت پر کھانا کھائیں اور وقت پر کاموں کو انجام دیں۔
- اپنے بچے کو اپنے ساتھ شامل کریں تاکہ وہ آپ کے کاموں کو دیکھ سکے۔

ڈیلی روٹین شیڈول

- بچوں کے لئے روزانہ کا معمول بنائیں اور اس پر عمل کروائیں۔ کچھ وقت کا جدول بنائیں اور اسے دیوار پر لگا دیں تاکہ وہ اپنی سرگرمیوں کو منظم کر سکیں۔
- سونے اور اٹھنے کا ایک خاص وقت مقرر کریں۔
- کھانے اور کھیلنے کا وقت طے کریں۔
- معمول کو دلچسپ بنانے کے لئے مختلف سرگرمیاں شامل کریں۔

وقت کی اہمیت پر بریفنگ

- اپنے بچے کو وقت کی اہمیت سمجھائیں۔
- انہیں بتائیں کہ وقت کی پابندی کیسے ان کی زندگی کو آسان بنا سکتی ہے۔
- انہیں احادیث، واقعات اور کہانیاں سنائیں یا مثالوں کے ذریعے سمجھائیں کہ وقت کی اہمیت کیا ہے۔

وقت کا حساب لگانا سکھائیں

- اپنے بچے کو گھڑی دیکھنا اور وقت کا حساب لگانا سکھائیں۔
- انہیں الارم گھڑی یا ٹائمر استعمال کرنا سکھائیں تاکہ وہ

*مدنی چینل فیضانِ مدینہ، کراچی

وقت پر اٹھ سکیں۔

حوصلہ افزائی بھی اور پوچھ گچھ بھی

- جب آپ کا بچہ وقت کا پابند ہو تو اس کی تعریف کریں اور انعام دیں۔
- اگر وہ وقت کا پابند نہ ہو تو اسے سمجھائیں اور تنبیہ کریں۔
- تنبیہ کرتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ وہ بدظن اور متنفر نہ ہو بلکہ سمجھے۔

تفریح سے بھرپور طریقے

- مختلف سرگرمیوں کے ذریعے انہیں وقت کا حساب لگانا سکھائیں۔
- انہیں وقت کے بارے میں لطیفے یا کہانیاں سنائیں۔

صبر اور بردباری

- بچوں کو وقت کا پابند بننے میں وقت لگ سکتا ہے۔
- صبر سے کام لیں اور انہیں ہر قدم پر حوصلہ دیں۔
- اگر وہ غلطی کریں تو انہیں ڈانٹیں نہیں بلکہ سمجھائیں۔

مختلف قسم کی یادداشت

وقت کا پابند بننے کے لئے مختلف قسم کی یادداشت کا استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً، بچوں کو اپنی روزانہ کی سرگرمیوں کو یاد رکھنے کے لئے بصری اور سمعی یادداشت کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔

نماز کا وقت

اسلام میں نماز کا وقت مقرر ہے اور اسے وقت پر ادا کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ یہ بچوں کو وقت کی اہمیت سکھانے کا ایک بہترین طریقہ ہے۔

روزے کا وقت

رمضان میں روزے رکھنے کا حکم ہے اور اسے بھی وقت پر شروع اور ختم کرنا ضروری ہے۔ یہ بچوں کو صبر اور وقت کا پابند ہونے کی تربیت دیتا ہے۔

اجتماعی زندگی

وقت کی پابندی ایک سماجی فرض بھی ہے اور یہ دوسروں کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنے میں مدد کرتی ہے۔

قارئین کرام! پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں بہت سے لوگ دھوکے میں ہیں، ایک صحت اور دوسری فراغت۔

(بخاری،4/222،حدیث:6412)

ہر انسان کے پاس ایک دن میں 24 گھنٹے 1440 منٹ اور 86400 سیکنڈ ہوتے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ قدرت کے عطا کردہ اس وقت کو وہ کن کاموں میں صَرف کرتا ہے۔ ہماری کوشش ہوتی ہے کہ ہم بچوں کی نفسیات کے تمام تر پہلوؤں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے متعلقہ موضوع پر مؤثر معلومات پیش کر سکیں۔ وقت کی پابندی کے حوالے سے بھی ہم نے کوشش کی ہے کہ بچوں کی عمر، صلاحیت، ذہنی سطح کے مطابق آپ کو مفید مشورے دے سکیں۔ آپ ان مشوروں پر عمل کر کے دیکھئے گا اللہ پاک نے چاہا تو آپ اس کے مثبت نتائج پائیں گے۔ اللہ کریم ہمیں وقت درست اور نیک کاموں میں صَرف کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سیرت جاننے کیلئے مکتبۃُ المدینہ سے کتاب "فیضانِ امیر معاویہ" حاصل کیجئے یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net یا اس Q-RCode سے ڈاؤن لوڈ کیجئے۔

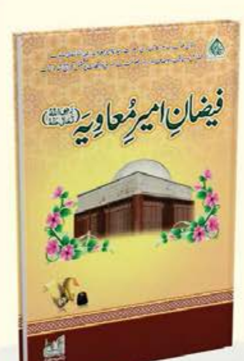

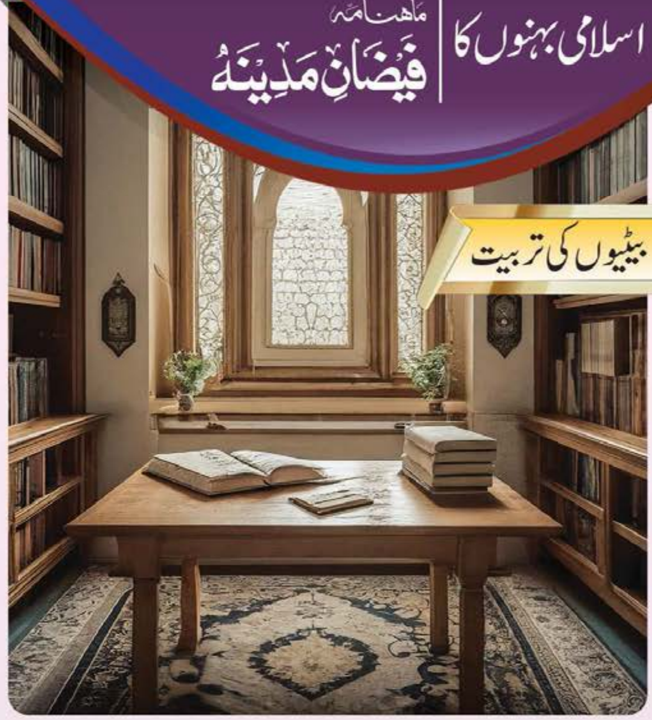

بیٹیوں کی تربیت

بیٹیوں کی استانی کیسی ہو؟

اُمِّ میلاد عطاریہ*

تاتوانی دور شو از یار بد یار بد بد تر بود از مار بد
مار بد تنہا ہمیں بر جان زند یار بد بر جان و ایمان زند [1]

یعنی جب تک ممکن ہو برے ساتھی سے دور رہو کیونکہ برا ساتھی برے سانپ سے بھی زیادہ خطرناک اور نقصان دہ ہے اس لئے کہ خطرناک سانپ تو صرف جان یعنی جسم کو تکلیف یا نقصان پہنچاتا ہے جبکہ برا ساتھی جان اور ایمان دونوں کو برباد کر دیتا ہے۔ ہر صحبت خواہ اچھی ہو یا بری اپنا ایک اثر رکھتی ہے اسی حقیقت کو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ ”اچھے اور برے مصاحب کی مثال، مشک اٹھانے والے اور بھٹی جھونکنے والے کی طرح ہے، کستوری اٹھانے والا تمہیں تحفہ دے گا یا تم اس سے خریدو گے یا تمہیں اس سے عمدہ خوشبو آئے گی، جبکہ بھٹی جھونکنے والا یا تمہارے کپڑے جلائے گا یا تمہیں اس سے ناگوار بو آئے گی۔“[2]

آج کے دور میں اچھی صحبت بہت کم میسر آتی ہے اس معاملے میں حسّاس والدین اپنے بچوں کو بچپن سے ہی بُری صحبت سے بچانے کی کوشش کرتے ہیں، بالخصوص بیٹیوں کو کہ ایک عورت ہی آگے چل کر نسلوں کی تربیت کرتی ہے اسی لئے بیٹی کو بچپن سے ہی ایسی صحبت دی جائے کہ اس صحبت کا اچھا اثر اُس کے بڑے ہونے کے بعد بھی اس پر چھایا رہے، اور وہ اپنی آنے والی نسلوں کی بھی اچھی تربیت کر سکے۔ بچے کی پہلی درسگاہ تو اس کی ماں کی گود ہوتی ہے اس کے بعد اس کا باقاعدہ تعلیم و تعلم کا سلسلہ شروع کیا جاتا ہے، اور ایک اچھے استاذ کا انتخاب کیا جاتا ہے، لڑکوں کو مرد استاذ اور لڑکیوں کو عورت استانی کے پاس ہی پڑھوایا جائے۔ اِسی مناسبت سے ہم آج بات کرتے ہیں کہ بیٹیوں کی ٹیچر کیسی ہوں؟ چونکہ طالبِ علم طویل عرصے تک روزانہ استاذ کی صحبت میں بیٹھتے ہیں لہٰذا استاذ کی ذات میں پائے جانے والے اوصاف غیر محسوس طور پر اس کے تلامذہ (Students) میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ اگر ٹیچر خوش اخلاق ہے تو اس کی اسٹوڈنٹس بھی حسنِ اخلاق کی مظہر ہوں گی، اگر ٹیچر مسلمانوں کی خیر خواہی کا جذبہ رکھتی ہے تو اس کی اسٹوڈنٹس بھی مسلمانوں کی مدد کرنے میں خوشی محسوس کریں گی، اگر ٹیچر نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا جذبہ رکھتی ہے تو اس کی اسٹوڈنٹس بھی نیکی کی دعوت کو پھیلاتے ہوئے نظر آئیں گی، اگر ٹیچر عفو و درگزر کی پیکر ہے تو اس کی اسٹوڈنٹس بھی غصے سے کوسوں دور رہنے والی ہوں گی، اگر ٹیچر نیک اعمال پر عمل کرتی ہے تو اس کی اسٹوڈنٹس میں بھی عمل کا جذبہ بڑھے گا، اگر ٹیچر عاجزی اختیار کرنے والی ہے تو اس کی اسٹوڈنٹس بھی عاجزی کی پیکر بن کر رہیں گی، اگر ٹیچر خوش لباس ہے تو اس کی اسٹوڈنٹس کے لباس بھی صاف ستھرے دکھائی دیں گے، اگر ٹیچر اپنے معاملات (مثلاً قرض اور چیزیں اور تحفے نہ مانگنے) میں محتاط واقع ہوتی ہے تو اس کی اسٹوڈنٹس بھی اس کی پیروی کرنے میں فخر محسوس کریں گی، اگر ٹیچر مطالعے کا شوق رکھتی ہے تو اس کی اسٹوڈنٹس کے ہاتھوں میں بھی کتابیں دکھائی دیں گی، اگر ٹیچر اپنے اسلاف کا ادب کرتی ہے تو اس کی اسٹوڈنٹس بھی بزرگوں کا احترام کرنے والی ہوں گی، اگر

* نگرانِ عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

ٹیچر قناعت پسند ہے تو اس کی اسٹوڈنٹس بھی لالچ سے دامن بچا کر رکھیں گی، اگر ٹیچر کسی کا احسان لینے کی عادی نہیں ہے تو اس کی اسٹوڈنٹس بھی کسی سے احسان لینے پر تیار نہیں ہوں گی، اگر ٹیچر سلیقہ شعار ہے تو اس کی اسٹوڈنٹس کی چیزیں بھی کمرے میں بکھری ہوئی دکھائی نہیں دیں گی، اگر ٹیچر پرہیز گار ہے تو اس کی اسٹوڈنٹس بھی خوفِ خدا رکھنے والی ہوں گی۔ اسی طرح ہر کام میں جیسی ٹیچر ہو گی اس کا عکس اس کی اسٹوڈنٹس ہوں گی۔ ایک ٹیچر اپنے اسٹوڈنٹ کو ایک اچھا انسان اور باخبر شخص بننے میں مدد کرتی ہے۔ خیال رہے کہ ملک اور قوم کی تعمیر میں اساتذہ کا کردار کافی اہم ہوتا ہے کیونکہ ننھے ذہنوں کی آبیاری ان کے ہاتھوں میں ہوتی ہے۔

اساتذہ کیوں ضروری ہیں؟ ایک طالب علم کی عمر جیسے جیسے بڑھتی ہے، وہ ذہنی، جسمانی اور نفسیاتی طور پر اتنا ہی مستحکم ہوتا جاتا ہے۔

انسان کے وجود اور کمال میں 2 شخصیات کا کردار ہوتا ہے:

1 والدین: جو دنیا میں آنے کا سبب بنتے ہیں۔

2 استاذ: جو عالمِ مادہ سے عالمِ روحانیت کے ساتھ رابطہ مضبوط کرتے ہیں۔

والدین بولنا سکھاتے ہیں اور استاذ کب بولنا، کہاں بولنا اور کیسے بولنا سکھاتے ہیں۔ والدین کے ساتھ ساتھ روحانی باپ (استاذ) کا زیادہ کمال ہوتا ہے۔ کسی کو کسی پر کوئی فوقیت نہیں ہے اور نہ ہی کوئی فضیلت ہے لیکن جب علم سے اس کا واسطہ پڑا تو اعلیٰ فرد بن گیا۔ علم انسان کے اندر نیکی، تقویٰ، پرہیز گاری، زہد و اطاعت، خوفِ خدا اور حسنِ خلق جیسی صفات پیدا کرتا ہے۔ اللہ پاک نے ظلمت و اندھیروں میں ڈوبی انسانیت کی ہدایت کے لئے نبی آخر الزماں محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو معلّمِ انسانیت بنا کر بھیجا۔ اساتذہ روحانی والدین کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ماں باپ اس دنیا میں لاتے ہیں اور استاذ علم و ہنر سکھا کر انسان کو بلندیوں تک پہنچا دیتا ہے۔ استاذ ایک ایسا چراغ ہے جس کی روشنی معاشرے میں جہالت کے اندھیرے کو ختم کرتی ہے۔ استاذ معاشرے کا ایسا پھول ہے جس کی خوشبو سے معاشرے میں محبت کا رشتہ پروان چڑھتا ہے۔ ایک کامیاب شخص کے پیچھے ایک استاذ کا حقیقی کردار ہوتا ہے۔ ایک استاذ صرف بچوں کو تعلیمی مضامین ہی نہیں پڑھاتا بلکہ وہ بچوں کو اچھی راہ دکھاتا ہے۔ وہ بچوں کی پیشہ ورانہ تربیت کرتا ہے۔ وہ بچوں کو سماجی بہبود کا شعور فراہم کرتا ہے۔ وہ بچوں کی صلاحیتوں کو نکھارتا ہے۔ قدرت نے ہر انسان میں ایک خوبی ضرور رکھی ہوتی ہے اور استاذ وہ عظیم ہستی ہے جو اس پوشیدہ خوبی کو نہ صرف آشکار کرتا بلکہ اسے نکھارتا بھی ہے۔ تفسیرِ کبیر میں ہے: اُستاذ اپنے شاگرد کے حق میں ماں باپ سے بڑھ کر شفیق ہوتا ہے کیونکہ والدین اسے دنیا کی آگ اور مصائب سے بچاتے ہیں جبکہ اساتذہ اسے نارِ دوزخ اور مصائبِ آخرت سے بچاتے ہیں۔[3]

اسی لئے والدین اپنی بیٹیوں کے لئے ایسی ٹیچر کا انتخاب کریں کہ جس کا اچھا اثر ان کی بیٹی پر پڑے، ایسی ٹیچر کہ جو بے حیائی، بے پردگی و بدمذہبی کو فروغ نہ دیتی ہو۔ اس حوالے سے امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ اپنی مشہور کتاب ”غیبت کی تباہ کاریاں“ کے صفحہ 63 پر تحریر کرتے ہیں: بدمذہب سے دینی یا دنیاوی تعلیم لینے کی مُمانَعت کرتے ہوئے اِمامِ اَہلِ سنّت، امام اَحمد رَضا خان رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: غیر مذہب والیوں (یا والوں) کی صُحبت آگ ہے، ذی علم عاقِل بالغ مردوں کے مذہب (بھی) اس میں بگڑ گئے ہیں۔[4]

گناہوں کی آگ میں جلتے، گمراہیت کے بادلوں میں گھرے اس معاشرے میں سنّتوں کی خوشبوئیں پھیلاتا دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول کسی نعمت سے کم نہیں۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! دینی ماحول میں تربیت پا کر سنتیں اپنانے والا اس طرح زندگی بسر کرنے لگتا ہے کہ نہ صرف ہر آنکھ کا تارا بن جاتا ہے بلکہ اپنے سنتوں بھرے کردار سے کئی لوگوں کی اصلاح کا سبب بھی بن جاتا ہے۔ پھر زندگی کی میعاد گزار کر اس شان و شوکت سے دارِ آخرت روانہ ہوتا ہے کہ دیکھنے سننے والے رشک کرنے اور ایسی ہی موت کی آرزو کرنے لگتے ہیں۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور امیرِ اہلِ سنت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ کے عطا کردہ نیک اعمال پر عمل کو اپنا معمول بنا لیجئے، اِن شآءَ اللہ دونوں جہاں کی سعادتیں نصیب ہوں گی۔

(1) گلدستہ مثنوی بکھرے موتی، ص94 (2) مسلم، ص1116، حدیث: 2628 (3) تفسیر کبیر، 1 / 401 (4) فتاویٰ رضویہ 23 / 692۔

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مَدَنی*

1 ناپاکی کے دنوں میں احرام کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہندہ کو پاکستان سے عمرہ کے لئے جانا ہے جس کے لئے اس نے اپنے شوہر کے ساتھ ٹکٹ بھی کروالی ہے، لیکن جانے سے پہلے ہی ہندہ کے ایامِ حیض شروع ہو چکے ہیں، اس صورت میں وہ اگر عمرہ کی ادائیگی کے لئے پاکستان سے مکہ جاتی ہے، تو احرام کا کیا حکم ہو گا، کیا حیض کی حالت میں وہ احرام کی نیت کر سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جو شخص بھی بیرونِ میقات سے مکۂ معظمہ جانے کا قصد رکھتا ہو، اس کو میقات سے گزرنے سے پہلے احرام کی نیت کرنا ضروری ہے، بلا احرام میقات سے آگے جانا جائز نہیں، یہی حکم اس عورت کے لئے بھی ہے جس کو عمرہ کی ادائیگی کے لئے بیرونِ میقات سے مکۂ معظمہ جانا ہو، لیکن اس کے ماہواری کے ایام شروع ہو چکے ہوں۔

پوچھی گئی صورت میں مکۂ مکرمہ روانگی سے پہلے ہندہ کے ایامِ حیض شروع ہو گئے، تو اسے میقات سے گزرنے سے پہلے احرام کی نیت کرنا ضروری ہے کہ اس کے لئے بلا احرام میقات سے گزرنا ناجائز و گناہ ہے۔ ایسی خواتین جو حیض یا نفاس کی وجہ سے ناپاکی میں ہوں وہ بھی نیت سے پہلے غسل صفائی کر لیں جس کا مقصد میل کچیل دور کرنا ہوتا ہے جس طرح حالتِ پاکی میں نیت سے پہلے غسل کرنا مستحب ہوتا ہے۔ نیت اور تلبیہ کہتے ہی احرام کے احکام شروع ہو جائیں گے۔ مکہ پہنچ کر پاک ہونے کا انتظار کیا جائے اس حالت میں طواف کرنا یا مسجد میں جانا اس کے لئے جائز نہیں بلکہ مکۂ مکرمہ پہنچنے کے بعد اپنی رہائش گاہ پر رہے جب حیض سے فارغ ہو کر غسل کر لے، اس کے بعد مناسک کی ادائیگی کے لئے مسجدِ حرام جائے۔ (فتاویٰ قاضی خان، 1/265-الھدایۃ مع البنایۃ، 4/323-بہار شریعت، 1/1071)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 نومولود بچی کے بالوں کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ پیدائش کے بعد بچی کو گنجا کروا کر اُس کے بالوں کا کیا کریں؟ شریعت اس بارے میں کیا راہنمائی کرتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بچہ ہو یا بچی دونوں کے لئے حکم یہ ہے کہ پیدائش کے ساتویں دن اُس کا سر مونڈ کر اُن بالوں کے وزن برابر سونا یا چاندی صدقہ کرنا مستحب ہے، یہی بات خود رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرمان سے بھی ثابت ہے۔ البتہ بعض لوگوں میں ایک فضول رسم یہ پائی جاتی ہے کہ وہ بچّے کے پیدائشی بالوں کو سنبھال کر رکھتے ہیں، اس کا شریعت میں کوئی حکم نہیں، بلکہ شرعاً بالوں کو دفن کرنے کا حکم ہے، لہٰذا ان بالوں کو بھی ممکنہ صورت میں دفن کر دیا جائے۔

(ردّالمحتار مع الدر المختار، 9/554-بہار شریعت، 3/335-1/1044)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* محقق اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

Madani News of Dawat-e-Islami

شعیب احمد عطّاری*

دعوتِ اسلامی کے تحت مختلف مقامات پر اجتماعات کا انعقاد

پروفیشنلز فورم دعوتِ اسلامی کے تحت 28اور29 ستمبر 2024ء کو دو دن کا سنّتوں بھرا اجتماع عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہوا جس میں انجینئرز، I.T پروفیشنلز، پرنسپلز، پروفیسرز، ڈاکٹرز اور دیگر پروفیشنلز شریک تھے۔ امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ، نگرانِ شوریٰ مولانا عمران عطاری، رکنِ شوریٰ مولانا عبدُ الحبیب عطاری، مولانا محمد شفیق عطاری مدنی اور مولانا محمد جمیل عطاری مدنی سمیت دیگر مبلغین نے پروفیشنلز کی تربیت کی۔ ❁ بہاؤالدین زکریایونیورسٹی ملتان کے جناح آڈیٹوریم میں "محفلِ نعت" کا انعقاد ہوا جس میں رکنِ شوریٰ مولانا عبدالحبیب عطاری نے "اُسوۂ حسنہ اور آج کا نوجوان" کے موضوع پر بیان کیا۔ یونیورسٹی کے وائس چانسلر، فیکلٹی ممبران، پروفیسرز، لیکچرار اور دیگر ڈیپارٹمنٹس کے افراد سمیت اسٹوڈنٹس نے شرکت کی۔ ❁ پنجاب بار کونسل لاہور میں شعبہ رابطہ برائے وکلا کے تحت اجتماع ہوا جس میں رکنِ شوریٰ یعفور رضا عطاری نے "حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اخلاقِ حمیدہ اور ہمارا کردار" کے موضوع پر بیان کیا۔ ❁ مدرسۃُ المدینہ بالغان کے تحت مینا بازار پشاور کی ایک جامع مسجد میں "تقسیمِ اسناد اجتماع" کا انعقاد کیا گیا جس میں ناظرہ قراٰنِ پاک مکمل کرنے والے عاشقانِ رسول، مدرسین، مبلغین اور ذمہ داران نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ مولانا محمد عقیل عطاری مدنی نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ ❁ اسلام آباد میں قائم نیسپاک ہاؤس میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام محفلِ نعت کا اہتمام کیا گیا جس میں جنرل منیجر سلمان شاہد، جنرل منیجر مختار ارشد، جنرل منیجر عبد الباسط اعجاز، شعبہ انجینئرنگ سے وابستہ افراد اور دیگر اسٹاف کی شرکت ہوئی۔ رکنِ شوریٰ عبد الوہاب عطاری نے خصوصی بیان فرمایا۔ ❁ نشتر اسپتال ملتان کے آڈیٹوریم میں سنّتوں بھرا اجتماع منعقد ہوا۔ رکنِ شوریٰ محمد سلیم عطاری نے بیان کیا جس میں انہوں نے احادیث کی روشنی میں "کامل مؤمن" ہونے کی نشانیاں بیان کیں۔ ❁ سندھ ہائی کورٹ کراچی میں محفلِ نعت کا انعقاد ہوا جس میں سینئر جج جسٹس نعمت اللہ سمیت ججز، سپریم کورٹ، ہائی کورٹ اور ڈسٹرکٹ کورٹ کے وکلا نے شرکت کی۔ مولانا محمد شفیق عطاری مدنی نے بیان کیا۔ ❁ ڈسٹرکٹ ملیر جیل کراچی میں محفلِ نعت کا سلسلہ ہوا جس میں جیل سپرنٹنڈنٹ سیّد ارشد حسین شاہ، DSP مرید عباس شیخ، DSP ذوالفقار علی پیرزادہ اور جیل انتظامیہ سمیت قیدیوں نے شرکت کی۔ مولانا محمد شفیق عطاری مدنی نے بیان کیا۔ ❁ کھارادر کراچی میں حضرت دولہا شاہ سبزواری رحمۃُ اللہ علیہ کے سالانہ عرس کے موقع پر سنتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں زائرین اور ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ مولانا ابوماجد محمد شاہد عطاری مدنی نے سنّتوں بھرا بیان کیا۔

کورنگی کراچی میں مدنی کلینک کا افتتاح

کراچی کے علاقے کورنگی نمبر 3 اسٹاپ نزد گلستانِ نذیر چورنگی میں مسلمانوں کی خیر خواہی کا جذبہ رکھتے ہوئے دعوتِ اسلامی نے مدنی کلینک کا افتتاح کر دیا ہے۔ اس موقع پر افتتاحی تقریب منعقد کی گئی جس کا آغاز تلاوت و نعت سے ہوا۔ تلاوت و نعت کے بعد رکنِ شوریٰ مولانا عبد الحبیب عطاری نے سنّتوں بھرا بیان کیا۔ واضح رہے کہ مدنی کلینک میں کم فیس پر اعلیٰ معیار کی میڈیکل سہولت دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔

* شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز، کراچی

دعوتِ اسلامی کے تحت بیرونِ ملک میں ہونے والے مختلف دینی کاموں کی جھلکیاں

● نیپال کے شہر نیپال گنج میں واقع مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام ”تقسیمِ انعامات اجتماع“ کا انعقاد ہوا جس میں جامعۃُ المدینہ بوائز کے اساتذہ و طلبۂ کرام اور ان کے سرپرستوں سمیت دیگر شخصیات نے شرکت کی۔ اجتماع کے اختتام پر جامعۃُ المدینہ کے ششماہی امتحانات میں نمایاں کارکردگی حاصل کرنے والے طلبۂ کرام میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ ● لسبن پرتگال کے علاقے اوڈی کی جامع مسجد غوثیہ میں دعوتِ اسلامی کے تحت ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں مدرسۃُ المدینہ بوائز کے اسٹوڈنٹس سمیت دیگر بچوں، سرپرستوں اور بزنس کمیونٹی سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ مبلغِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرا بیان کرتے ہوئے شرکا کو عالمی سطح پر ہونے والی خدماتِ دعوتِ اسلامی کے بارے میں بتایا۔ ● Rochdale UK میں موجود مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں دعوتِ اسلامی کے فلاحی شعبے FGRF کے تحت ”فری ہیلتھ کیمپ“ لگایا گیا جس میں آنے والے عاشقانِ رسول نے میڈیکل چیک اپ کروائے جبکہ میڈیکل اسٹاف کی جانب سے عاشقانِ رسول کو علاج کے متعلق راہنمائی بھی دی گئی۔ ● افریقی ملک یوگنڈا کے سٹی کمپالا کی چیبولی مسجد میں رکنِ شوریٰ مولانا محمد اسد عطاری مدنی نے دیگر اسلامی بھائیوں کے ہمراہ نائب مفتی آف یوگنڈا شیخ ابراہیم مصطفےٰ، شیخ اسماعیل اور شیخ یاسر سمیت دیگر عہدیداران سے ملاقات کی اور اُنہیں عالمی سطح پر ہونے والے دینی و فلاحی کاموں کے حوالے سے معلومات فراہم کیں۔ ● نارائن گنج ڈھاکہ بنگلہ دیش کی جامع مسجد علی میں دعوتِ اسلامی کے تحت مدنی قافلہ اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں رکنِ شوریٰ عبد المبین عطاری نے بیان فرمایا اور دینی کاموں کی ترویج کے لئے عاشقانِ رسول کو مدنی قافلوں میں سفر کرنے کا ذہن دیا۔ ● نیپال کے مختلف شہروں کھٹمنڈو، بوٹوالا اور پوکھارا میں نیکی کی دعوت کے سلسلے ہوئے جس میں بزنس کمیونٹی و مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے اسلامی بھائیوں کی شرکت ہوئی۔ رکنِ شوریٰ محمد رفیع عطاری نے سنّتوں بھرے بیانات کئے۔ ● استنبول ترکیہ کے علاقے غازی انتیب کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں قائم مدرسۃُ المدینہ کی برانچ میں ”تقسیمِ اسناد اجتماع“ کا انعقاد کیا گیا جس میں مدرسۃُ المدینہ کے اساتذہ و اسٹوڈنٹس کی شرکت ہوئی۔ اس دوران مدرسۃُ المدینہ سے ناظرہ قراٰنِ کریم مکمل کرنے والے اسٹوڈنٹس میں تحائف اور سرٹیفکیٹس تقسیم کئے گئے۔

دعوتِ اسلامی کے تحت مختلف مقامات پر اجتماعات کا انعقاد

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ اور آپ کے خلیفہ حضرت مولانا عبید رضا عطاری مدنی دامت برکاتہم العالیہ ہر ہفتے ایک مدنی رسالہ پڑھنے / سننے کی ترغیب دلاتے اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازتے ہیں، اکتوبر 2024ء میں دیئے گئے 5 مَدَنی رَسائل کے نام اور ان کی کارکردگی پڑھئے: 1 روضۂ رسول کے بارے میں دلچسپ معلومات: 24 لاکھ، 36 ہزار 563 2 غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مقام و مرتبہ: 28 لاکھ، 1 ہزار 484 3 بیاناتِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ: 23 لاکھ، 92 ہزار 335 4 اچھی صحت رکھنے والی غذاؤں کے بارے میں 16 سوال جواب: 25 لاکھ، 47 ہزار 511 5 کھانے کی 92 سنّتیں اور آداب: 26 لاکھ، 25 ہزار 505۔

اکتوبر 2024ء میں امیرِ اہلِ سنت کی جانب سے جاری کئے گئے پیغامات کی تفصیل

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ نے اکتوبر 2024ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر، دعوتِ اسلامی) کے شعبہ ”پیغاماتِ عطّار“ کے ذریعے تقریباً 3304 پیغامات جاری فرمائے جن میں 518 تعزیت کے، 2589 عیادت کے جبکہ 197 دیگر پیغامات تھے۔ اِن پیغامات کے ذریعے امیرِ اہلِ سنّت نے بیماروں سے عیادت کی، اُنہیں بیماری پر صبر کا ذہن دیا جبکہ مرحومین کے لواحقین سے تعزیت کرتے ہوئے مغفرت اور بلندیِ درجات کی دعا کی۔

دعوتِ اسلامی کی تازہ ترین اپڈیٹس کے لئے وزٹ کیجئے

news.dawateislami.net

ADMISSIONS OPEN

PRE-PRIMARY TO SECONDARY | **SESSION 2025-26**

ACADEMIC EXCELLENCE WITH ISLAMIC TARBIYAH

Salient Features

- Quranic Education
- Focus on Tarbiyah
- Character Building
- Holistic Development
- Co-Curricular Activities

Contact for details
0313-2626024

ENROL NOW
LIMITED SEATS

SCAN ME

VISIT YOUR NEAREST CAMPUS TODAY!

For online registration
www.darulmadinah.net

info@darulmadinah.net
Follow us on

رَجَبُ الْمُرَجَّب
کے چند اہم واقعات

مزید معلومات کے لئے پڑھئے	نام / واقعہ	تاریخ / ماہ / سن
ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب 1438ھ اور "فیضانِ امام موسیٰ کاظم"	یومِ وِصال حضرت امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ	5 رجب 183ھ
ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب 1438 تا 1440ھ	یومِ عرس حضرت خواجہ غریب نواز حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ	6 رجب 633ھ
ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب 1439ھ	یومِ وصال حضرت سیّد میر موسیٰ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	13 رجب 763ھ
ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب 1438، 1439ھ	یومِ وصال عمِ رسول حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ	12 یا 14 رجب 32ھ
ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب 1438، 1444ھ اور "فیضانِ امام جعفر صادق"	یومِ عرس تابعی بزرگ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ	15 رجب 148ھ
ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب 1439ھ	یومِ وصال قاضی ضیاء الدین معروف جیا عثمانی قادری رحمۃ اللہ علیہ	21 رجب 989ھ
ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب 1438 تا 1445ھ اور "فیضانِ امیر معاویہ"	یومِ عرس صحابیِ رسول کاتبِ وحی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ	22 رجب 60ھ
ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب 1439ھ	یومِ وصال امامُ المحدثین حضرت امام مسلم بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ	24 رجب 261ھ
ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب 1438، 1440ھ اور "حضرت عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات"	یومِ وصال تابعی بزرگ ثانیِ عمر حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ	25 رجب 101ھ
آداب مرشد کامل، صفحہ 252 تا 255	یومِ شہیدانِ دعوتِ اسلامی محمد سجاد عطاری اور محمد اُحد رضا عطاری	25 رجب 1416ھ
ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب 1438 تا 1445ھ اور "فیضانِ معراج"	اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو معراج شریف کا عظیم معجزہ عطا فرمایا	27 رجب سن 11 نبوی
ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب 1438ھ	یومِ وصال امامُ الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ	27 رجب 297ھ
شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، صفحہ 91	یومِ وصال حضرت ابو صالح عبد اللہ نصر رحمۃ اللہ علیہ	27 رجب 632ھ
"فیضانِ فاروقِ اعظم، جلد 2، صفحہ 591 تا 618"	واقعہ جنگِ یرموک جس میں صرف 41 ہزار مسلمانوں نے 6 سے 7 لاکھ رومیوں کے دانت کھٹے کر دیئے اور اللہ پاک نے مسلمانوں کو عظیم فتح عطا فرمائی۔	رجب 15ھ

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ کر کے پڑھئے اور دوسروں کو شیئر بھی کیجئے۔

اللہ

اللہ کا پیارا مہینا آگیا رجب

مدینہ

اللہ کا پیارا مہینا آگیا رجب — قلب و جگر پر چھا گیا اک کیف سا عجب

سارے جہاں پر چھا گیا ابرِ کرم ہے اب — آیا رجب ماہِ رجب پھر آگیا رجب

ماہِ رجب کا واسطہ سستی ہو میری دور — نفلی عبادت کر سکوں فرما کرم اے ربّ!

رب کی عبادت کا رجب میں بیج بوئیے — اور کیجئے رو رو کے رب سے مغفرت طلب

افسوس! مجھ سے نیکیاں کچھ بھی نہ ہوسکیں — کر مغفرت بہرِ رجب اے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے رب

جنّت میں مولیٰ محل دے گا روزہ دار کو — اے بھائیو! روزے رکھو ماہِ رجب میں سب

اللہ تو غفّار میں بے حد گناہگار — ماہِ رجب کا واسطہ تو بخش بے سبب

۲۹ جمادی الاُخریٰ ۱۴۴۴ھ
22-1-23

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ و نافلہ اور دیگر عطیات (Donation) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے! آپ کا چندہ کسی بھی جائز دینی، اِصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔
بینک کا نام: MCB اکاؤنٹ ٹائٹل: DAWAT-E-ISLAMI TRUST بینک برانچ: MCB AL-HILAL SOCIETY، برانچ کوڈ: 0037
اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نافلہ) 0859491901004196 اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 0859491901004197

978-969-722-757-0
01130291
فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net